Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1542

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम जदीद उरदू कोर्स

लेखक शिक्षा विभाग पंजाब

प्रकाशन वर्ष

आमत संख्या 1542

CC-0. In Pu

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1542

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

1542
Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بدید اردو کورس

حصّۂ دوم

صبح

یہ دلفریب گھڑی علے العموم پسند کی جاتی ہے
واقعی عجیب سہانا وقت ہوتا ہے - جبکہ ہر
ے کی طبیعت میں ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے
وشش میں ایک تازگی ہوتی ہے - جذبات
ر انگیختہ ہو جاتے ہیں - اور ہر شخص سچے
سے اپنے کام میں مصروف ہوتا ہے - اس
ت شیخ و برہمن دونوں کی عبادت میں خلوص
ر اثر پیدا ہوتا ہے - کھیت جوتنے والا جتنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کام اس وقت کی دو گھڑیوں میں کر لیتا ہے۔ دن بھر میں نہیں کر سکتا۔ شاعر جتنی خیال آفرینی اس وقت کر سکتا ہے۔ اور کسی وقت ممکن نہیں مسافر سے جیسی سریع السیری اس نور کی گھڑی میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور وقت دشوار ہے ٭

اس وقت کے مختلف پہلوؤں پر نظر ڈالی جائے۔ تو عجیب عجیب متضاد کیفیتیں نظر آتی ہیں۔ یوں تو زاہد کی نماز۔ برہمنوں کی پوجا۔ مسافروں کے راہ طلب میں قدم رکھنے سب میں نمایاں فرق اور ایک خاص کیفیت ہے۔ اور جہاں دیکھو ایک نیا سماں نظر آئیگا۔ مگر اس گھڑی کی بعض حالتیں بہت ہی ممتاز اور دل پر اثر ڈالنے والی ہیں ٭

صبح کی اصلی حیثیتیں دو ہی ہیں۔ رات کا ختم ہونا۔ اور دن کا بر آمد ہونا۔ پہلی حیثیت سے اس پر کسی گذشتہ کیفیت کا خاتمہ ہوتا ہے۔ دوسری حیثیت سے ایک خاص زندگی کا آغاز اور دونوں میں خوشی و غم اور راحت و الم کے دونوں پہلو موجود ہیں۔ صبح و شام کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ ان اوقات میں دو وقت ملتے ہیں۔ ہاں ملتے تو ضرور ہیں۔ مگر اس کو ملنا نہ کہنا چاہیئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکہ رخصت ہونے کے لئے ملتے ہیں ایک
وقت آتا ہے اور ایک جاتا ہے۔ کبھی آنے
والا اس قدر عزیز ہوتا ہے۔ کہ جانے والے
کی لائی ہوئی تمام تکلیفیں دور ہو جاتی ہیں۔
اور کبھی جانے والا اس درجہ محبوب ہوتا ہے
کہ اس سے چھوٹنے اور فراق کی ظالم گھڑی
سے سابقہ پڑنے کا غم ہوتا ہے۔ وہ بھی صبح
ہے جبکہ شب گذشتہ کے عیش و طرب کا خاتمہ
ہوتا ہے۔ وہ بھی صبح ہے جب رات بھر کے
غم و الم کی بیقراری کا خاتمہ ہوتا ہے اور
آفتاب اپنی امید بھری صورت دکھا کے دل
میں آرزوؤں کا چراغ روشن کرتا ہے۔ مگر
ان دونوں صبحوں سے زیادہ تر متاثر شعرا ہوتے
ہیں۔ لیکن کاروباری دنیا کی ایک دُوسری صبح ہے
اُسے ان صبحوں سے کوئی سروکار نہیں۔ رنج و
راحت دنیا میں توام ہیں۔ مگر صبح نہ ان کے
رنج کو بڑھاتی ہے۔ نہ اُن کے غم کو۔ بلکہ
غور سے دیکھو تو ان کی صبح ہمیشہ امید و آرزو
کی صبح ہوتی ہے۔ ہاں اس عالم میں بھی اُن
کی آنکھ کھلتے ہی رنج و الم اور درد و غم
سے بعض دو چار ہو جاتے ہوں۔ مگر اکثر بلکہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تقریباً سبھی کے لئے صبح تازہ امیدیں لے کے آتی ہے۔ اور اُن کی امید اور آرزو سے بھرے ہوئے چہرے اس وقت چمکنے لگتے ہیں۔ اور رات کی تیرگی دور ہونے کے بعد کون ہے جس کے چہرے پر صبح کا آفتاب امید کا سنہرا غازہ نہ مل دیتا ہو +

اس وقت کا آرزو بھرا سین تو ذرا دیکھو کہ کس قدر دلچسپ ہے۔ صبح کے تارے نے جگمگا کے اپنی نیم باز مستانہ آنکھوں کے اشارے سے شیخ و برہمن دونوں کو جگا دیا ہے۔ عالم پر سے رات کا موت کا سناٹا دور ہوا۔ اور مرغ سحر کے ساتھ موذن نے اذان دی۔ برہمن نے صدائے ناقوس بلند کی۔ اور کلیسا والے نے گھنٹہ بجایا۔ ان سب کے ساتھ مرغانِ سحر بھی دلچسپ نغموں سے اپنی بیداری کا ثبوت دینے لگے۔ سب لوگ بستر سے خوش و خرم ہنستے کھل کھلاتے اُٹھے۔ اور اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہونے کی تیاریاں کرنے لگے +

سب سے پہلے کسان اپنے بیلوں کو کھول کے اور ہل کندھوں پر رکھ کے کھیتوں کی طرف چلا۔ کارخانوں میں صبح کی سیٹی بجی۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مزدوروں کا غول خوش خوش بڑی بڑی فیکٹریوں
کی طرف روانہ ہؤا۔ اور ہر شخص اپنے کام میں
لگا۔ گویا عالم کی مشین جو کچھ رات گئے بگڑ
گئی تھی۔ اور ساری رات بند رہی تھی۔ پھر
چلنا شروع ہوئی۔ صبح کی خوش خرام نسیم لہلہاتی
ہوئی کھیتوں کو لہلہا رہی ہے۔ جن کا حسن اس
وقت بہار پر ہے۔ اور جن کی بہار نظروں میں کھبی
جاتی ہے۔ سب سے زیادہ پر لطف نظارہ ان کمسن
بچوں اور نوعمر لڑکوں کا ہے۔ جو گھروں سے نکل
نکل کر کھیلتے کودتے سکولوں کی طرف چلتے ہیں۔ یہ
زمین کی سب سے زیادہ قیمتی پیداوار ہیں۔ اور انھیں
کے دم سے زمانہ کی آیندہ امیدیں وابستہ ہیں۔ ہماری
آرزوئیں اُن کے تر و تازہ اور بشاش چہروں سے نمایاں
ہیں ؛

ان تمام چیزوں کو دیکھ کے کون ہے۔ جس
کی مردہ امیدیں بھی زندہ نہ ہو جاتی ہوں۔ اور
جس کے دل میں ذرا بھی یاس کا خوف باقی رہتا
ہو۔ اس سے ثبوت ملتا ہے۔ کہ دنیا فی نفسہٖ خوشیوں
اور امیدوں سے بھری ہوتی ہے۔ اور ہر چیز ہم
سے کامیابی اور مقصدوری کا وعدہ کرتی ہے۔ ان
باتوں کو کارکنانِ قدرت ہر صبح کو نہایت وضاحت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے آشکارا کر دیا کرتے ہیں - لہذا صبح کامیابی و مقصد دری ہی سے بھری ہوئی ہے - رہا یہ کہ بعض لوگ شاکی نظر آتے ہیں - وہ ان کا ذاتی نقص ہے - صبح تو بُری نہیں ہے - لیکن ہاں انسان کو اختیار ہے - کہ اپنی صبح بری بنالے یا بھلی +

مولوی عبدالحلیم شرر

الفاظ و معنی

سریع السیری - تیز چلنا +

توام - اکٹھے - جوڑواں +

غازہ - پوڈر +

متضاد - مخالف - ایک دوسرے کی ضد +

سابقہ پڑنا - سامنا ہونا - پالا پڑنا +

سوالات

۱ - دلفریب - سریع السیری - متضاد - اور توام کے معنی بتاؤ +

۲ - جذباتِ دل - زاہد - متاثر - نیم باز - مرغِ سحر - مؤذن - خوش خرام قواعد میں کیا ہیں ؟

۳ - اوقات - جذبات - شعرا کے واحد لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مثنوی

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ — کہ تھا وہ شہنشاہ گیتی پناہ
بہت حشمت و جاہ و مال و منال — بہت فوج سے اپنی فرخندہ فال
کسی طرح کا وہ نہ رکھتا تھا غم — مگر ایک اولاد کا تھا الم
وزیروں کو اک روز اُس نے بُلا — جو کچھ دل کا احوال تھا سب کہا
فقیر اب نہ ہوں تو کروں کیا علاج — نہ پیدا ہوا وارثِ تخت و تاج
جوانی تو میری گئی سب بسر — نمودار پیری ہوئی سر بسر
بہت ملک پر جان کھویا کیا — بہت فکر دنیا میں سویا کیا
وزیروں نے کی عرض کاٹے[1] آفتاب — نہو تجھ کو ذرّہ کبھی اضطراب
فقیری جو کیجے تو دنیا کے ساتھ — نہیں خوب جانا ادھر خالی ہاتھ
کرو سلطنت لیکن اعمال نیک — کہ تا دو جہاں میں رہے حال نیک
رکھو یاد عدل و سخاوت کی بات — کہ اس فیض سے ہے تمہاری نجات
گر ہاں جو اولاد کا ہے یہ غم — سو اس کا تردد بھی کرتے ہیں ہم
عجب کیا کہ ہووے تمہارے خلف — کرو تم نہ اوقات اپنی تلف
بلاتے ہیں ہم اہلِ تنجیم کو — نصیبوں کو اپنے ذرا دیکھ لو
تسلّی گو دی شاہ کو اس نمط — ولے اہلِ تنجیم کو بھیجے خط
نجومی و رمّال اور برہمن — غرض یاد تھا جن کو اس ڈھب کا فن

---

[1] کہ اے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلا کر اُنہیں شاہ کہنے لے گئے
جو ہیں رو برو سب وہ شہ کے گئے

پڑا جب نظر وہ شہِ تاج و تخت
دعا دی کہ ہوں شہ کے بیدار بخت

کیا قاعدے سے ٹھہر کر سلام
کہا شہ نے ہیں تم سے رکھتا ہوں کام

نکالو ذرا اپنی اپنی کتاب
مرا ہے سوال اس کا لکھو جواب

نصیبوں میں دیکھو تو میرے کہیں
کسی سے بھی اولاد ہے یا نہیں

جماعت نے رمّال کی عرض کی
کہ ہے گھر میں امید کی کچھ خوشی

یہ سُن ہم سے اے عالموں کے شفیق
بہت ہم نے تکرار کی ہر طریق

بیاض ہم نے دیکھی جو اس رمل کی
تو ایک ایک نقطہ ہے فردِ خوشی

ہے اس بات پر اجتماعِ تمام
کہ طالع میں فرزند ہے تیرے نام

نجومی بھی کہنے لگے دو جواب
کہ ہم نے بھی دیکھی ہے اپنی کتاب

نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل
عمل اپنا سب کر چکا ہے زحل

ستاروں نے طالع کے بدلے ہیں طور
خوشی کا کوئی دن میں آتا ہے دور

کیا پنڈتوں نے جو اپنا بچار
تو کچھ انگلیوں پر کیا پھر شمار

جنم پترہ شاہ کا دیکھ کر
تلا اور برچھک پر کر نظر

کہا رام جی کی ہے تجھ پر دیا
چندرماں سا بالک ترا ہوئیگا

مقدر ترے چاہیئے ہو پسر
کہ دیتی ہے یہ اپنی پوتھی خبر

ولیکن مقدر ہے کچھ اور بھی
کہ ہیں اس بھلے میں بُرے طور بھی

یہ لڑکا تو ہوگا ولے کیا کہیں
خطر ہے اسے بارھویں برس میں

نہ آئے یہ خورشید بالائے بام
بلندی سے خطرہ ہے اس کو تمام

نہ نکلے یہ بارہ برس رشکِ ماہ
رہے برج میں یہ مہ چاردہ

کہا سُن کے یہ شہ نے انکے تئیں
کہو جی کا خطرہ تو اُس کو نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہا جان کی سب طرح خیر ہے — مگر دشتِ غربت کی کچھ سیر ہے
ہوئی کچھ خوشی شاہ کو اور الم — کہ دنیا میں توام ہے شادی و غم
کہا شہ نے اس پر نہیں اختیار — جو چاہے کرے میرا پروردگار
خدا پر ز بس اس کو تھا اعتقاد — لگا مانگنے اپنے حق سے مراد
سحاب کرم نے کیا جو اثر — ہوئی کشت امید کی بارور
جو کچھ دل پہ گذرے تھے رنج و تعب — مبدل ہوئے وہ خوشی ساتھ سب
گئے نو مہینے جو اس پر گذر — ہوا گھر میں شہ کے تولد پسر
عجب صاحبِ حسن پیدا ہوا — جسے مہر و مہ دیکھ شیدا ہوا
ہوا وہ جو اس شکل سے دلپذیر — رکھا نام اس کا شہِ بینظیر
خواصوں نے خواجہ سراؤں نے جا — کئی نذریں گذرانیاں اور کہا
مبارک تجھے اے شہِ نیک بخت — کہ پیدا ہوا وارثِ تاج و تخت
سکندر نژاد اور دارا حشم — فلک مرتبت اور عطارد رقم
رہے اس کے اقلیم زیر نگیں — غلامی کریں اس کی خاقانِ چیں
یہ سنتے ہی مژدہ بچھا جا نماز — کئے لاکھ سجدے کہ اے بے نیاز
تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو تجھ سے یایوس امیدوار

میر حسن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

تلا - ترازو - برج میزان + ساتویں راس +

برچھک - برج عقرب - آسمان کا آٹھواں برج +

مزرعِ آخرت - آخرت یا عاقبت کی کھیتی +

کشت - کھیتی +

زحل - وہ ستارہ جو ساتویں آسمان پر نہایت سست اور نحس خیال کیا جاتا ہے +

عطارد - رہبرِ فلک +

اہل تنجیم - نجومی - ہیئت دان +

رمّال - رمل کے علم کا ماہر - فال نکالنے والا +

اجتماعِ تمام - سب کا اتفاق +

مہِ چاردہ - چودھویں رات کا چاند - بدر - مراد نہایت خوبصورت لڑکا +

توام - اکٹھے - دو دو بچے جو اکٹھے ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوں +

کشتِ امّید کا بارور ہونا - امید کی کھیتی کا پھل لانا - امید کا بر آنا +

سحابِ کرم - بخشش کا بادل +

تعب - تکلیف +

زبس - ازبس - بہت زیادہ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱ - دل پر داغ ہونا - توام - اہلِ تنجیم - طالع شناس
کشتِ امید کا بارور ہونا کے معنے بتاؤ +

۲ - اوقات - اولاد - اعمال کے واحد بتاؤ +

الیاس

الیاس مشرقی روس میں روفا کے قریب رہتا تھا - جب اس کے باپ نے رحلت کی تو اُسے صرف سات گھوڑے - دو گائیں اور بیس بھیڑیں ورثہ میں ملیں - لیکن الیاس اور اس کی بیوی ابتدا سے محنت کے عادی تھے - ان کی طبیعت میں آرام طلبی نہ تھی - صبح سے شام تک عرق ریزی کرتے - گجر دم جاگتے - اور دیر سے سوتے تھے - نتیجہ یہ ہؤا کہ ان کی دولت سال بسال بڑھنے لگی - وہ دولتمند ہو گئے - اور یہ ہی اُن کی آرزو تھی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اب الیاس کے ہاں لہر بہر ہوگئی - اس کے اصطبل میں دو سو گھوڑے ہنہناتے تھے - مویشی کی تعداد ڈیڑھ سو سے کچھ اوپر تھی - اور اس کے چرواہے بارہ سو بھیڑوں کے گلے چراتے تھے - کسی زمانے میں وہ اور اس کی بیوی خود تمام گھر کا انتظام کرتے تھے - اب کئی خدمتگار اور مامائیں موجود تھیں - جو دودھ دہتی تھیں - دہی بلوتی تھیں - مکھن نکالتی تھیں - اور پنیر اور ربڑی اور طرح طرح کی لذیذ مٹھائیاں بناتی تھیں - اب وہ صاحبِ اقبال تھا - اور صاحبِ اقبال کو کوسنا اور اس سے ناحق حسد کرنا دنیا کا شیوہ ہے - اُس کے کئی دشمن پیدا ہوگئے - جو اُسے دیکھ کر جلتے تھے - اور جل بھن کر کہا کرتے تھے " بابا الیاس بڑا خوش نصیب ہے "

الیاس دل کا سخی تھا - اس کا دسترخوان مہمانوں کے لئے ہر وقت بچھا رہتا تھا - نزدیک دور سے دوست اور احباب آتے تھے - اُس کے ہاں ٹھیرتے اور پرتکلف دعوتیں اُڑاتے اس کے دو لڑکے تھے - اور ایک لڑکی - سب کی شادی ہوچکی تھی - تنگی کے زمانہ میں تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لڑکے کاہل نہ تھے ۔ مگر فارغ البال ہو کر نکمے ہو گئے ۔ بڑا لڑکا تو ہر وقت مخمور رہنے لگا آخر ایک دن بدمست ہو کر کسی شرابی سے لڑا بھڑا ۔ اور چھری کے زخم سے ڈھیر ہو کر رہ گیا ۔ چھوٹا لڑکا زن مرید تھا ۔ اس کی بیوی اتنی مغرور اور سرکش تھی ۔ کہ خدا کی پناہ ! اُس نے سکھا پڑھا کر باپ بیٹے کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا ۔ باپ نے مجبور ہو کر اس نافرمان فرزند اور خودسر بہو کو چند مویشی اور ایک رہایشی مکان دے کر علحدہ کر دیا ۔

دنیا کے آئین عجیب ہیں ۔ کبھی دن ہے کبھی رات ۔ کبھی گرمی ہے ۔ کبھی سردی ۔ کبھی آندھی کبھی بارش ۔ کچھ عرصہ بعد انقلاب آیا ۔ تمام بھیڑیں طاعون کا شکار ہوئیں ۔ خشک سالی نے فصل کو برباد کر دیا ۔ خانہ بدوش قزاق گھوڑے اور مال مویشی ڈاکہ مار کر لے گئے ۔ اور فیاض الیاس جو روپے کو ٹھیکری سمجھتا تھا ۔ پھر نادار ہو گیا ۔ اب وہ جوان نہ تھا ۔ کہ تنگی ترشی کا ہنس کر مقابلہ کرتا ۔ اب اُس کی عمر ستر سال کی تھی ۔ اور غضب یہ ہوا کہ اس کا لڑکا علٰحدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو کر کہیں جا چکا تھا ۔ اور خدا جانے کہاں تھا۔ بیٹی عالم شباب میں داغ دے کر آغوشِ لحد میں سو رہی تھی ۔ گھر کا تمام اثاثہ کوڑیوں کے مول بک چکا تھا ۔ اب اس کے اور اس کی بیوی شماگی کے پاس صرف تن کے کپڑے باقی تھے ۔

محمد شاہ ایک خوش حال سوداگر تھا ۔ الیاس سے بوجہ ہمسایگی اس کی جان پہچان تھی ۔ اُسے رحم آیا ۔ اور میاں بیوی کو معمولی تنخواہ پر ملازم رکھ لیا ۔ خدا کی شان الیاس اور اس کی بیوی جو کبھی مخدوم تھے خادم بن گئے ۔ ابتدا میں چند دن اُنہیں تکلیف محسوس ہوئی ۔ مگر پھر مشقت کے عادی ہو گئے ۔ اور محمد شاہ کا کام محنت اور نمک حلالی سے کرنے لگے ۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ محمد شاہ کے ہاں چند مہمان آئے ہوئے تھے ۔ ان میں سے ایک مشہور ملاّ بھی تھا ۔ میزبان اور مہمان قسم قسم کے کھانے تناول فرما رہے تھے ۔ اور الیاس کمربستہ خدمت میں موجود تھا ۔ اتفاقاً وہ کسی کام کے لئے کسی دوسرے کمرے میں گیا ۔ تو میزبان نے مہمانوں کو مخاطب کر کے کہا ۔ کہ صاحبو ! آپ نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الیاس سوداگر کا نام سنا ہوگا - یہ بڈھا وہی الیاس
ہے - گردشِ زمانہ نے محتاج کر دیا - مہمان الیاس
کے نام سے خوب واقف تھے - سب متعجب
ہوئے - سب نے کہا کہ اس کو بلاؤ - ہم
اس سے گفتگو کرنا چاہتے ہیں - جب سب
کھانا نوش کر چکے تو شماگی پسِ پردہ بیٹھ
گئی - اور الیاس ان کے روبرو دو زانو متمکن
ہوا - ملاّ بولا - کہ دولت ایک چکّر ہے - کسی
کو اٹھاتا ہے - کسی کو گراتا ہے - الیاس!
تمہارا گذشتہ ایام کو یاد کر کے غمگین ہونا
حق بجانب ہے - الیاس نے مسکرا کر کہا -
کہ حضرات یہ سوال میری بیوی سے کیجئے
شماگی نے کہا - کہ ہم نے پچاس سال خوشحالی
میں بسر کئے - لیکن سچی راحت کبھی میسّر نہ
ہوئی - اسے ہنسی یا مذاق نہ سمجھئے - جب ہم
امیر تھے - تو طرح طرح کے جھمیلے گلے کا ہار
تھے - ہزاروں جھگڑے لاکھوں بکھیڑے - تنہا بیٹھ
کر راز و نیاز کو تو جانے دو خدا کو یاد
کی بھی فرصت نہ تھی - کبھی مہمانوں کی
خیال تھا - اور کبھی دولت بڑھانے
میں غلطاں اور پیچاں رہتے تھے - کا ایسا
چیلا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتھ تفکرات بھی رخصت ہوئے - اپنی خوشی سوتے اور اپنی خوشی جاگتے ہیں - بساط کے بموجب اپنے آقا کی خدمت کرتے ہیں - مالک کا نقصان اپنا زیان سمجھتے ہیں - کام کے بعد تیار کھانا مل جاتا ہے - جاڑے میں لحاف توشک سب کچھ ہے - پچاس سال کے بعد حقیقی راحت اور سچی خوشی کا منہ دیکھا ہے - خدا کا شکر ہے - ملاّ نے کہا - کہ الیاس بالکل سچ کہ رہا ہے - ان الفاظ کا مہمانوں پر بڑا اثر ہوا اور سب غور و فکر میں شامل ہو گئے +

ٹالسٹائی

الفاظ و معنی

گجر دم - گجر بجے - تڑکے - بہت سویرے - علے الصباح

لہر بہر ہونا - کشایش یا فراخی ہونا +

ڈھیر ہو کر رہ گیا - وہیں مرگیا +

تنا و غوشِ لحد - قبر کی گود +

میں مرجودیہ - جورو کا غلام - عورت کے کہنے پر چلنے اور دوسرے کے حکم کو ماننے والا +

کو مخاطب کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ کہانی کو اپنے الفاظ میں زبانی بتاؤ ؛
۲۔ اس سے تم کیا سبق سیکھتے ہو ؟
۳۔ "جاڑے میں لحاف ۔ توشک ۔ سب کچھ ہے" کی صرفی تحلیل کرو ؛

راجہ گوپی چند

روایت ہے کہ گوپی چند اک سلطانِ ذیشاں تھا
عجب زرخیز ملکِ گوڑ جس کے زیرِ فرماں تھا
رعیّت پروری اور عدل میں بے مثلِ دوراں تھا
فضائل میں ملائک سے بھی افضل تر وہ انساں تھا
مچی تھی شش جہت میں دھوم اُس کے عہدِ شاہی کی
کہ شہرت چار دانگ عالم میں تھی عالم پناہی کی
مہاراجہ کا اک دن جلسۂ یومِ ولادت تھا
طرب انگیز دار السلطنت میں جوشِ عشرت تھا
کہ چیلا

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عیاں اس روز خورشیدِ سحر سے نورِ فرحت تھا
خوشی کا دور تھا ہر سمت سامانِ مسرت تھا
ہوا تھی فرح بخش جاں نسیمِ خرّمی بن کر
نشاط انگیز تھا آبِ رواں موجِ رواں بن کر
مہاراجہ نے بہرِ غسل کی جب جلوہ فرمائی
ادب کے ساتھ غازہ لے کے آئی شانِ زیبائی
لطافت بن کے پانی میں ملی خوبی و رعنائی
صفائی تھی کہ آب و تاب محوِ حسن افزائی
ادائیں دیکھ کر بیٹے کی بھولی بھالی صورت کی
دلِ مادر پہ اس نظارہ نے برپا قیامت کی
خدا جانے خوشی نے کیا کیا الٹا اثر پیدا
خیالاتِ غم افزا سے دگرگوں ہو گیا نقشہ
اُمنڈ آیا کلیجہ آہ قابو میں کہاں دل تھا
نکل ہی آئے آنسو گو بہت کچھ ضبط نے روکا
لبِ بام ایک غرفہ میں کھڑی تھی مادرِ سلطاں
گرے نورِ نظر پر اشکِ گرمِ دیدۂ گریاں!
عجب عالم تھا گوپی چند کی حیراں طبیعت تھی
تناور غوثِ دریچہ کی طرف دیکھا تو ماں کی غیر حالت تھی
میں موجود اسی چھائی تھی چہرہ پر اور غمگین صورت تھی
دوسرے کمرے دیکھ کر کب ضبط کی بیٹے میں طاقت تھی
کو مخاطب کر میں جا کر ماں سے رونے کا سبب پوچھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ادب سے باعثِ غم موجبِ رنج و تعب پوچھا
کہا دل تھام کر مینا وتی نے سوزِ پنہانی
فنا ہو جائیگی کل کائناتِ عالمِ فانی
بہارِ نوجوانی کی سمجھ کچھ روز مہمانی
نہ ہوگا چاند سی صورت پہ تیرے حسنِ نورانی
یہ جسمِ خوبصورت ایک دن ہے خاک ہونے کو
مقرر وقت ہے ہستی کا قصہ پاک ہونے کو
عبث عمرِ دو روزہ پر خیالِ جاہ و حشمت ہے
بقا جس کو نہیں اُس چیز سے ناحق محبت ہے
جہانِ بیوفا میں ہیچ فکرِ مال و دولت ہے
مہاراجہ ہے تو ایسا تصوّر عین غفلت ہے
کہاں ہے باپ تیرا جس نے برسوں بادشاہت کی
مناتے تھے خوشی سب اُس کے بھی روز ولادت کی
کہاں کا تاج! مارو لات تختِ بادشاہت پر
وہی انجام ہیں ہے خاک ڈالے جاہ و حشمت پر
وہی مسرور دائم ہے۔ نہ بھولے عیش و عشرت پر
وہ ہے انسان نظر جس کی ہو یکساں رنج و راحت پر
مٹا کر ہستیِ فانی نشانِ بے نشاں پائے
تمنا ہے یہ میری تو حیاتِ جاوداں پائے
اثر دل پر پڑا جادو بھری تقریر کا ایسا
ہوا القصّہ گوپی ناتھ گورکھ ناتھ کا چیلا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گلے میں ڈال لی کفنی سنبھالا ہاتھ میں مالا
خدا کی شان ہے دم بھر میں جوگی ہوگیا راجہ
حقیقت کھل گئی جب اس جہانِ بے حقیقت کی
تعلق ہائے دنیائے دنی سے قطعِ الفت کی
گرو کا واجب التعمیل یہ ارشادِ اوّل تھا
کہ جس کو سُن کے ہر فردِ بشر کا دل تڑپ اُٹھا
ادا اس طرح سے کرنا ہے فرضِ اوّلیں اپنا
محل سے رانیوں کے مانگ لاؤ بھیک کا ٹکڑا
غرورِ بادشاہی سر سے تا یکسر نکل جائے
فقیری کا قدم راہِ حقیقت پر سنبھل جائے
وہ کشکول گدائی ہاتھ میں لے کر وہاں پہنچا
صدا دی "بھیک دینا مائیو سب کا بھلا ہوگا"
اثر آواز نے پیدا کیا شورِ قیامت کا
فغان و نالہ سے رنواس میں کہرام تھا برپا
ہر اک رانی مجسّم صورتِ تصویرِ ماتم تھی
سراسر رُوح فرسا دل پہ طاری حالتِ غم تھی
یہاں سے چل کے مانگی بھیک ماں کے آستانہ پر
تہِ دل سے دعائیں ماں نے دیں بیٹے کو خوش ہوکر
مبارک ہو لباسِ فقر تجھ کو اے خرد پرور
گدائی اس کے کوچہ کی شہنشاہی سے ہے بہتر
وزیروں کے بھی گھر پر بھیک مانگی جاکے سلطاں نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

1542

مٹائی نخوتِ شاہی یہاں تک شاہِ ذیشاں نے
غرض صحرا کی جانب شہر سے اُس نے عزیمت کی
غم و اندوہ سے ناگفتہ بہ حالت تھی خلقت کی
اُسے پروا نہ تھی مطلق کسی کے رنج و فرحت کی
وہاں کایا پلٹ ہی ہو چکی تھی قلب وطینت کی
حباب آسا ملا تھا ٹوٹ کر بحرِ حقیقت میں
بسر کی عمر گوپی چند نے زہد و عبادت میں

کندن لعل شرر سہارپوری

الفاظ و معنی

رعنائی - شوخی +
دنیاے دنی - کمینی - ہیچ دنیا +
حباب آسا - حباب یا بلبلے کی مانند +
غرفہ - جھروکا - دریچہ - کھڑکی +
عزیمت - عزم - ارادہ +

سوالات

۱ - اس نظم کے مضمون کو سلیس اردو میں لکھو +
۲ - خصائل - ملائک - خلائق - اخلاق کے واحد بتاؤ +

पुस्तकालय

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۔ مُلک ۔ مِلک ۔ مَلِک ۔ مَلَک ۔ یوم ۔ سلطان ۔ خلقت ۔ قلب فکر کی جمع کیا ہے ؟

۴۔ کایا پلٹ جانا ۔ ناگفتہ بہ ۔ القصّہ ۔ قیامت برپا کرنا ۔ کے معنے بتاؤ۔ اور اپنے فقروں میں استعمال کرو +

۵۔ رُوح فرسا ۔ خرد پرور ۔ نشاط انگیز ۔ خیالاتِ غم ۔ فانی ۔ غمگین قواعد میں کیا ہیں ؟

برف اور اُس کی شکلیں

ہند کے رہنے والے جنھوں نے ہمالیہ پہاڑ کی جانچ نہیں کی ہے ۔ اس بات کا اندازہ نہیں لگا سکتے ۔ کہ قدرتی برف کے کتنے بڑے بڑے ذخیرے دنیا میں پائے جاتے ہیں ۔ اور ان سے کیسی کیسی عالیشان کیفیات ظہور میں آتی ہیں ۔ البتہ ہر شخص اُس مصنوعی برف سے واقف ہے ۔ جو گرمی کے دنوں میں پانی ٹھنڈا کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے ۔ گو اس مصنوعی برف سے قدرتی برف کے تودوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا۔ تاہم اس میں شبہ نہیں کہ مصنوعی برف ایک چھوٹے پیمانہ پر قدرتی برف کا نمونہ ہے۔

قدرتی برف کی تمام خاصیتیں مصنوعی برف میں موجود ہیں۔ اوّل یہ کہ دونوں قسمیں پانی سے ہلکی ہیں۔ کیونکہ جب برف کا ٹکڑا پانی میں ڈالا جاتا ہے۔ تو اُوپر تیرنے لگتا ہے۔ دوسرے یہ کہ جب برف پانی کی شکل اختیار کرتی ہے۔ تو بہت سی گرمی جذب کرتی ہے۔ گو اس پانی کا درجہ حرارت اتنا ہی رہتا ہے۔ جتنا کہ برف کا تھا۔ یعنی برف کے پگھلنے کے لئے بہت سی گرمی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر برف کا درجہ حرارت صفر ہو اور ایک سیر برف کو ایک سیر ایسے پانی میں حل کریں جس کا درجۂ حرارت ۸۰ ہے تو دو سیر ایسا پانی حل ہوگا جس کا درجۂ حرارت صفر ہوگا۔ یعنی پانی کی تمام گرمی برف کے پگھلانے میں خرچ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب پانی جم کر برف کی شکل میں مبدّل ہو جاتا ہے۔ تو بہت سی سی گرمی خارج ہوتی ہے۔ تیسرے یہ کہ زیادہ دباؤ پڑنے پر برف پگھلنے لگتی ہے۔ اگر برف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے ایک ٹکڑے کو دوسرے سے دبائیں تو جوڑ
کے مقام پر پانی پیدا ہوگا اگر جمتے پانی
پر دباؤ زیادہ کر دیا جائے۔ تو بغیر زیادہ
سردی پہنچائے نہ جمے گا۔ اس سے نتیجہ نکلتا
ہے۔ کہ دباؤ کی کمی کی حالت میں پانی کو
منجمد ہونے کے لئے کم سردی درکار ہوگی +
خطِ استوا سے جس قدر شمال یا جنوب
کی جانب چلیں سردی بڑھتی جاتی ہے۔ حتیٰ
کہ منطقہ معتدلہ سے گزر جانے کے بعد زمین
اور سمندر میں برف ملنے لگتی ہے۔ اور قطبین
کے قریب کے حصے تو بالکل برف سے ڈھکے
ہیں۔ اکتوبر سے مارچ تک نصف کرۂ شمالی میں
اور اپریل سے ستمبر تک نصف کرۂ جنوبی میں
سردی زیادہ ہوتی ہے۔ علاوہ بریں بلند مقامات
زیادہ سرد ہوتے ہیں۔ اور ایک خاص بلندی
کے بعد پہاڑوں کی چوٹیاں برف سے ڈھکی
ہوئی پائی جاتی ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ
مقامات جو نسبتاً آفتاب کے زیادہ نزدیک
ہوتے ہیں۔ وہاں سردی کیوں زیادہ ہوتی ہے
محققین اس کے مختلف وجوہ بتلاتے ہیں۔ مگر
اس کی اصل وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بلندی پر ہوا کا دباؤ کم ہوتا ہے۔ اس لئے پہاڑوں میں تبخیر زیادہ اور جلد جلد ہوتی رہتی ہے۔ لہذا حرارت کا تیسرا حصّہ اس علاج صرف ہو جاتا ہے۔ اب ہم برف کی مختلف صورتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں ؛

بلند ٹیلوں اور پہاڑوں میں اکثر مقامات پر برف ہمیشہ جمی رہتی ہے۔ انہیں برف کا مخزن کہنا چاہیئے۔ منطقہ باردہ میں یہ کئی میل لمبے اور سینکڑوں گز گہرے ہوتے ہیں۔ برف کی مقدار میں کمی چار اسباب سے واقع ہوتی ہے اوّل تبخر سے۔ دوم پگھلنے سے۔ سوم اویلانش یعنی بڑے بڑے ٹکڑوں کی صورت میں بہنے سے اور چہارم برفانی دریاؤں کی جنہیں انگریزی میں گلیشیر کہتے ہیں شکل اختیار کرنے سے۔ یہاں پہلے اور دوسرے اسباب کے بیان کی ضرورت نہیں۔ تیسرا ذریعہ یعنی اویلانش نہایت خطرناک ہے۔ جس سے یکایک جان و مال کا نقصان ہو جاتا ہے۔ اور تباہی پھیل جاتی ہے۔ خاص کر موسمِ بہار اور موسمِ گرما میں برف کے ضخیم ٹکڑے یکایک پہاڑ سے پھسلنے لگتے ہیں۔ اور درختوں چٹانوں اور جھونپڑوں کو کچلتے۔ کھیتی کو برباد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور باغوں کو ضائع کرتے پیچھے اُترتے چلے آتے ہیں - سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں لوگ ان سے بچنے کے لئے یہ ترکیب عمل میں لاتے ہیں - کہ گاؤں کی جس جانب سے ان کے نازل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے - اس جانب درخت لگا کر ایک دیوار سی بنا دیتے ہیں - جو اویلانش یا برف کے پھسلتے ہوئے تودے کی راہ میں حائل اور گاؤں کی طرف بڑھنے میں مانع اور مزاحم ہوتی ہے - جب اویلانش زیادہ نیچے اُتر کر کسی دریا کی تہ پر بیٹھ جاتا ہے - اور اُس کے بہتے ہوئے پانی کو روک دیتا ہے - تو اور بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتا ہے - کیونکہ دریا کا پانی اس کے پیچھے جمع ہوتا رہتا ہے اور آخرکار دفعتاً اس کو اپنے بہاؤ پر لے کر بڑے زور سے رواں ہوتا ہے - اور کنارے کے گاؤں اور شہروں پر بربادی اور تباہی لاتا ہے - برف کے ان ضخیم ٹیلوں کے سبب اکثر تیز ہوا بھی چلنے لگتی ہے - اور اس طوفانِ باد سے بعض اوقات مکانات گر پڑتے ہیں - اور ہزارہا جانیں ضائع ہو جاتی ہیں +

برف ہی سے گلیشیر یعنی برفانی دریا کا وجود بھی ظہور میں آتا ہے - مگر برفانی دریا اولانش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی طرح سیدھے سفر نہیں کرتا - بلکہ پانی کی
طرح دریاؤں کی گھاٹی یا طاس میں بہتا ہے -
اس کی رفتار بھی اوسط درجے کی ہوتی ہے -
کیونکہ اُوپر سے نیچے تک پانی منجمد شکل میں
بہتا ہے - اسی وجہ سے بعض اوقات ان برفانی
دریاؤں کی رفتار نہایت سست ہوتی ہے - یعنی
ایک دن (۲۴ گھنٹے) میں صرف گیارہ بارہ انچ
سے لے کر پچاس ساٹھ انچ تک کی مسافت
طے کرتے ہیں - گرمیوں میں ان کی رفتار زیادہ
ہو جاتی ہے - اور جاڑوں میں کم - جب کبھی
برفانی دریا میں چند اور برفانی دریا آکر مل
جاتے ہیں - تو ان کے اتصال سے ایک بہت
بڑا دریا بن جاتا ہے - مثلاً گرین لینڈ میں دو
تین ہزار فٹ گہرے اور پچاس میل سے زیادہ
چوڑے برفانی دریا سمندر تک پہنچتے ہیں ٭

دریا کی طرح گلیشیر بھی اپنے ساتھ بلند مقامات
سے پتھر مٹی وغیرہ نشیب میں لے جاتے ہیں -
بلکہ ان سے یہ کام زیادہ آسانی کے ساتھ انجام
جاتا ہے - کیونکہ کنکر - پتھر اور بڑی بڑی چٹانیں
بھی جو پہاڑوں سے ٹوٹ کر آتی ہیں - ان کے
ساتھ بہت دور دور یہانتک کہ بعض دفعہ سمندر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں بھی جا گرتی ہیں - پانی جب کسی گڑھے یا شگاف
میں بہ کر جم جاتا ہے - تو اپنی خاصیت کے مطابق
پھیلتا ہے - اور جگہ نہ پا کر اس قدر زور دیتا
ہے - کہ بڑی بڑی چٹانیں ٹوٹ جاتی ہیں - اور
وہ برفانی دریا میں بہتی چلی جاتی ہیں ٭

علاوہ بریں گلیشیر اپنے دونوں کناروں سے
بھی پتھر اور مٹی وغیرہ توڑ کر بہا لے جاتا ہے
اور یہ اکثر اس کی سطح پر بھی نظر آتے ہیں ٭
جب آفتابِ عالمتاب کی کرنوں سے برف
پگھلتی ہے - اور چھوٹے چھوٹے نالے بہنے لگتے
ہیں - تو برفانی دریا کبھی اِدھر اُدھر گھاٹی کی
اطراف میں یا کبھی عین اس کے بیچ میں کنکروں
اور پتھروں کا ڈھیر لگاتا جاتا ہے - اور اس طرح
بعض اوقات میلوں کے فاصلے پر ڈال دیتا
ہے - بلکہ چھوٹے موٹے بچے کھچے کنکر پتھر سمندر
تک لے جاتا ہے - گلیشیر کے نیچے کے پتھر
متواتر رگڑ سے گول اور چکنے ہو جاتے ہیں -
اور تہ کی چٹانوں میں بیٹھ جاتے ہیں - ان پتھروں
اور چٹانوں کی ناہمواری اور نشیب و فراز نیز
ان کے دباؤ کے سبب نیچے کی برف پگھلتی ہے
جس سے برفانی دریا کو بہنے میں مدد ملتی ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گلیشیر جب کسی دریا کو کاٹتا ہوا گذرتا ہے تو یہ بھی مثل اویلانش کے بربادی کا سبب ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس کے پیچھے دریا کا پانی جمع ہوجاتا ہے۔ اور ایک طویل اور عریض جھیل کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ پانی یا تو زور کر کے گلیشیر کو توڑ دیتا ہے۔ جس سے درخت جانور اور گاؤں تباہ ہو جاتے ہیں یا کوئی دُوسرا راستہ پا کر بعض اوقات بلندی سے نشیب میں گرتا ہے۔ امریکہ کے مشہور آبشار نیاگرا کا وجود اسی طرح ظہور میں آیا۔ گلیشیر جب دریا کے راستے میں حائل ہؤا۔ تو اس قدر پتھر اور چٹانیں ساتھ لایا کہ ایک خاصی دیوار بن گئی۔ اور اس کے پیچھے پانی کی جھیل نمودار ہوگئی ٭

ہمالیہ پہاڑ کی چوٹیوں سے بھی برفانی دریا اُترتے ہیں۔ مگر گرمی کی وجہ سے رستہ میں ہی پگل جاتے ہیں۔ اور زیادہ نشیب تک نہیں پہنچتے۔ سب سے بڑے برفانی دریا منطقہ باردہ میں پائے جاتے ہیں۔ مثلاً گرین لینڈ میں تین تین ہزار فٹ گہرے اور میلوں چوڑے گلیشیر ہیں۔ جزیرہ نمائے الاسکا کے جنوب مغرب میں میلسپینا گلیشیر کم سے کم ڈیڑھ ہزار میل جگہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گھیرے ہوئے ہیں - چند اور بڑے بڑے برفانی
دریا پہاڑوں سے بہ کر اس میں آ ملتے ہیں
برف کی سطح پر پتھر اور بالو کے ڈھیر جابجا
کثرت سے نظر آتے ہیں - معلوم ہوتا ہے کہ
اب یہ برفانی دریا رفتہ رفتہ گھل رہا ہے ٭
برفانی دریا سمندر میں پہنچتے ہیں - تو ان کی
برف کے بہت بڑے ٹکڑے ٹوٹ کر پانی میں
بہ نکلتے ہیں - ان ٹکڑوں کو انگریزی میں آئسبرگ
کہتے ہیں - مگر ان کی ضخامت کا اندازہ برف
کے معمولی ٹکڑوں کو دیکھنے والے نہیں کر سکتے
آئسبرگ بڑے بڑے ٹیلوں اور چٹانوں سے بھی
زیادہ بڑے ہوتے ہیں - ان کو برف کے تیرتے
ہوئے پہاڑ کہا جائے تو بیجا نہیں - ان کے
اندر پتھر اور چٹانیں چھپی ہوئی ہوتی ہیں - قریباً
ان کا آٹھواں حصّہ سمندر کی سطح کے اوپر
رہتا ہے - اور باقی پانی کے اندر - یہ بہتے بہتے
بہت دور نکل جاتے ہیں - یعنی قطب کے پاس
سے بہ کر خط استوا کے قریب تک آ جاتے
ہیں - اور پھر بھی نہیں گلتے - اس حقیقت سے
ان کی جسامت کا کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے ٭
آئسبرگ کو بہت دور نکل آنے میں زیادہ تر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحری چشموں سے مدد ملتی ہے۔ گرین لینڈ کے پورب اور پچھم میں دو بحری چشمے اُتر سے دکھن کو بہتے ہیں۔ اور گرین لینڈ کے نیچے مل کر بر اعظم کے ساتھ ساتھ دکھن کو رواں ہوتے ہیں۔ ان کے بہاؤ میں برف کے پہاڑ بہت دُور تک بحر ظلمات میں نکل آتے ہیں۔ کئی جہاز اِن کے بہاؤ میں یا تو بہت دُور دکھن کو بہ جاتے ہیں۔ یا برف میں گھر کر جم جاتے ہیں +

سنہ ۱۸۵۴ء میں ایک جہاز رزولیٹ نامی کو برف نے گھیر لیا تھا۔ اس کے ٹکڑے سولہ مہینے بعد گیارہ گیارہ سو میل کے فاصلے پر ملے +

اسی طرح سنہ ۱۸۷۲ء میں پولیرس نامی ایک اور جہاز جو گرین لینڈ کے حالات دریافت کرنے کی غرض سے جا رہا تھا۔ اسمتھ ساؤنڈ کے دہانے پر برف میں پھنس گیا۔ مکمل ایک مہینے کے بعد زبردست طوفان اُٹھا۔ اور برف کے ٹکڑے اس زور اور تندی سے آ کر ٹکرانے لگے۔ کہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ جہاز ریزہ ریزہ ہو جائیگا۔ اس خطرناک حالت میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اٹھارہ انیس مسافروں نے برف پر پناہ گزین ہونا بہتر سمجھا - اور کچھ کھانے پینے کا سامان اور کشتیاں کچھ کپڑے اور دیگر ضروریات کی چیزیں لے کر برف پر اتر گئے - یہ لوگ جن میں اسکیمو قیماق یا قطب شمالی کے باشندے معہ اپنی بی بی بچوں کے تھے اور ایک صرف دو تین ہفتے کا بھی بچہ تھا - برف پر رہنے لگے کھانے پینے کے لئے کچھ سامان تو ساتھ تھا مگر بنظر دور اندیشی زیادہ تر شکار پر گزارہ کرتے تھے - کبھی کبھی آگ بھی روشن کرتے تھے - بڑی خطرناک حالت میں تھے - کیونکہ جس برفانی ڈھیر پر تھے - اُس میں سے وقتاً فوقتاً بڑے بڑے ٹکڑے کٹ کٹ کر علیحدہ ہوتے جاتے تھے - مگر خدا کی قدرت سے جس مقام پر اُن لوگوں نے ڈیرا ڈالا تھا - اُسے کوئی نقصان نہ پہنچا - اور چھ مہینے سے زیادہ اسی مخدوش حالت میں رہنے کے بعد آخر ایک جہاز نے انہیں پناہ دی ؛

یہ برف کے پہاڑ جس کا وزن کئی ارب ٹن اور جو دو دو میل یا اس سے بھی زیادہ لمبے چوڑے ہوتے ہیں - کبھی کبھی پانی میں اس قدر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گہرائی تک ڈوبے ہوتے ہیں۔ کہ اُن کا زیرین حصّہ نیچے کے دھارے میں جا پہنچتا ہے۔ جو اکثر بحری چشمے کے مقابل کی سمت میں بہتا ہے۔ اس وقت گو اس کا بالائی حصّہ سطح کے دھارے میں نظر آتا ہے۔ لیکن یہ اس کے مخالف سمت میں رواں رہتے ہیں +

ایک دفعہ ایک جہاز کے مالک نے ایسے ہی برف کے پہاڑ کے ساتھ اپنے جہاز کو باندھ دیا جہاز باوجود بالائی دھارے کے مخالف ہونے کے جس سمت کو یہ چاہتا تھا رواں ہؤا +

جس وقت ایسے برف کے پہاڑ کا ایک بڑا حصّہ بہت گھل جاتا ہے۔ تو یہ ٹوٹ جاتا ہے اور تہ و بالا ہو جاتا ہے۔ اس سے کشتیوں اور جہازوں کو بڑا خطرہ رہتا ہے۔ کیونکہ یہ اُس کی لپیٹ میں آ کر اکثر سخت آفت میں مبتلا ہو جاتے ہیں +

اب ہم منجمد دریاؤں اور جھیلوں اور تیرتی ہوئی برف کا بھی کچھ ذکر کرتے ہیں۔ برف پانی سے ہلکا ہونے کی وجہ سے سطح پر تیرتی ہے۔ جب سردی زیادہ پڑتی ہے۔ تو دریاؤں اور جھیلوں کی سطح پر بجائے پانی کے برف نظر آتی ہے۔ اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پانی نیچے بہتا ہے۔ جاڑے میں سائبیریا اور کینیڈا
وغیرہ شمالی ممالک کے دریا۔ جھیل اور نہریں سب دو
تین فٹ کی گہرائی تک جم جاتی ہیں۔ اور اُوپر کی
برف ایسی سخت اور مضبوط ہو جاتی ہے۔ کہ بھری
ہوئی گاڑیاں اُوپر سے گذر جاتی ہیں۔ بلکہ پٹری بچھا کر
ریل گاڑیاں چلائی جاتی ہیں۔ اور اس طرح لوگ
نہایت آسانی سے دریا پار اُتر جاتے ہیں۔ سنہ ۱۴۵۱ء
اور سنہ ۱۶۴۲ء میں اس قدر سردی پڑی تھی۔ کہ
بحیرہ اسود جم گیا تھا۔ سنہ ۱۶۸۴ء میں سخت سردی
کے باعث انگلستان میں دریائے ٹیمز گیارہ انچ تک
جم گیا تھا۔ اسی طرح دیگر شمالی ملکوں میں کئی مرتبہ
سردی کی وہ شدت ہوئی کہ دریا اور جھیل اور سمندر
تک جم گئے +

منجمد دریاؤں کے ذریعہ سے اکثر کنارے کے بڑے
بڑے پتھر کنکر برف پر بہتے بہتے دُور جا گرتے ہیں
اور بعض حالتوں میں جان و مال کو بھی نقصان پہنچا
ہے۔ تبت کے ایک بڑے دریا میں چند بھینسے
جانے کی غرض سے پانی میں اُترے۔ اس وقت پانی
جم گیا اور بیچارے بھینسے اُسی میں پھنس کر رہ گئے
صرف اُن کے سینگ اُوپر نظر آتے تھے۔ سائبیریا
کے دریا جو دکھن سے اُتر کو بہتے ہیں۔ اکثر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بربادی کا موجب ہوتے ہیں۔ جاڑا ختم ہونے پر اُن دریاؤں کے منبعوں کے قریب کی برف گلنا اور ٹوٹنا شروع ہوتی ہے۔ مگر دہانوں کی طرف جمی ہوئی برف بدستور قائم رہتی ہے۔ اس لئے پیچھے کی ٹوٹی ہوئی برف راستہ نہیں پاتی اور بہ بہ کر جمع ہوتی رہتی ہے اس کے پیچھے پانی بھی جمع ہو جاتا ہے۔ آخر کار جب آگے کی برف ٹوٹتی ہے۔ تو پانی بڑی تیزی کے ساتھ بہتا اور قرب و جوار میں تباہی پھیلا دیتا ہے۔ ہزاروں جانور ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور صدہا جھونپڑے بمعہ اپنے مکینوں کے بہ جاتے ہیں۔

جس طرح دریا اور جھیلیں جم جاتے ہیں۔ اسی طرح سمندر کی سطح پر بھی برف جم جاتی ہے۔ یہ کیفیت ان سمندروں کی ہے جو بحر شمالی اور بحر جنوبی میں ہیں۔ یہاں اکثر مقامات ایسے ہیں۔ جہاں ہمیشہ ہر موسم میں برف جمی رہتی ہے۔ قطبین سے کچھ فاصلے پر صرف سردی کے ایام میں برف پائی جاتی ہے۔ اور جب گرمی میں ٹوٹ جاتی ہے تو اس کے بڑے بڑے وسیع تودے جن کو انگریزی میں فلوز کہتے ہیں۔ پانی میں بہ نکلتے ہیں۔ یہ فلوز اس قدر بڑے نہیں ہوتے جتنے کہ آئس برگ۔ اُن کی اونچائی اور گہرائی بھی بہت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کم ہوتی ہے۔ اُن کے اندر پتھر اور چٹانیں بھی چھپی ہوئی نہیں ہوتیں۔ پھر بھی یہ بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں۔ اور دھاروں میں بہت دُور تک بہ جاتے ہیں۔ لیکن آئیسبرگ کی طرح زیادہ خطرناک نہیں ہوتے۔ جہاں یہ بکثرت جمع ہوتے ہیں وہاں جہازران اکثر ان کو اِدھر اُدھر ہٹا کر یا برف کو کاٹ کر راستہ بنا لیتے ہیں۔ مگر اس راہ سے وہ بڑی تیزی کے ساتھ گذر جاتے ہیں۔ ورنہ تھوڑی ہی دیر میں برف کے مل جانے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور راستہ مسدود ہو جاتا ہے۔ زمین کے پاس کے سمندروں میں یہ فلوز اکثر آئیسبرگ کے ساتھ ملے ہوئے پائے جاتے ہیں۔ مگر ان دونوں میں تمیز کی جا سکتی ہے۔

جو جہاز سیل یا دریائی بچھڑے کا شکار کرتے ہیں اُن کو اکثر ایسے برفانی ڈھیروں کے ہجوم میں کسی نہ کسی طرح اپنا راستہ نکالنا پڑتا ہے۔ کیونکہ سیل پانی سے نکل کر کسی فلو پر لیٹنے کے لئے بیٹھ جاتا ہے اور تب اس کا شکار کرنے کا موقع ملتا ہے جو مقامات جہاز کی پہنچ سے دُور برف کے بیچ میں ہوتے ہیں۔ وہاں ایک ایک فلو پر کئی کئی سیل بیٹھے یا لیٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ چنانچہ جہاز برف کو کاٹ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسے مقامات پر پہنچتا ہے۔ ڈاکٹر نین سن ناروے
کا مشہور سیاح جب پہلی مرتبہ گرین لینڈ کو
عبور کرنے گیا تو اس سر زمین کے شرقی
ساحل کے قریب اُس کو برفانی ڈھیروں کے درمیان
پچیس روز بسر کرنے پڑے اُس کے ساتھ صرف
پانچ آدمی اور تھے۔ اور دو کشتیاں۔ وہ کبھی
کشتیوں پر سوار ہوتے تھے۔ اور کبھی اُن کو
برف پر گھسیٹتے تھے۔ وہ گرین لینڈ کے شرقی
دھارے میں پڑ گئے۔ جو نہایت تیزی کے
ساتھ جنوب کو بہتا ہے۔ نین سن نے اس دھارے
سے جو اُس کو منزلِ مقصود سے دُور لئے جا رہا
تھا۔ نکل جانے کی بڑی کوششیں کیں۔ مگر
ناکامیاب رہا اور زیادہ تر اُس کو اسی قسم
کے وسیع برفانی ڈھیروں پر پناہ لینی پڑی جو
خود زور میں بہے چلے جا رہے تھے۔ ان پر
وہ خیمہ نصب کر کے رہتا تھا۔ ایک دفعہ
اسی قسم کا ایک فلو جس پر وہ خیمہ زن تھا
اور سو رہا تھا۔ یکایک اُس کے خیمہ کے
قریب ہی دو ٹکڑوں میں ٹوٹ گیا۔ مگر اسے
خوش قسمتی سے کوئی نقصان نہ پہنچا۔ آخر کار دو
ہفتہ کے بعد جب وہ اُسی فلو پر اپنے کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدا کے سپرد کر چکا تھا ایک جہاز آ پہنچا۔
اور وہ بچ گیا ٭

نانک پرشاد

الفاظ و معنی

عریض - چوڑا ٭
قطبین - شمالی اور جنوبی قطب ٭

سوالات

۱ - برف کی خاصیتیں بیان کرو ٭
۲ - بلند مقامات پر سردی کیوں زیادہ ہوتی ہے ؟
۳ - گلیشیر اور اویلانش میں کیا فرق ہے ؟
۴ - نیاگرا کی آبشار کس طرح وجود میں آئی ؟ زبانی بیان کرو ٭
۵ - آئیسبرگ کسے کہتے ہیں ؟ یہ کن مقامات میں پائے جاتے ہیں ؟ آئس برگ اور فلو میں کیا فرق ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دل

آدمی ہے کیا ؟ ذرا سی جان ہے مگر اس میں دِل خدا کی شان
طرفہ تنگی ہے ! کیا کہا جائے وسعتِ دو جہاں سما جائے
وہ مکاں ہے کہ لامکاں کہئے بلکہ اک تیسرا جہاں کہئے
غیر سے ہے نہ متفق ہم سے اس کا عالم نرالا عالم ہے

اک قیامت سی ڈھائے پہلو میں
شورِ محشر اُٹھائے پہلو میں

کبھی یک رنگ ہے کبھی صد رنگ اس کے ہر رنگ میں ہے نیرنگ
کیا یہ بجلی نہیں ؟ شرار نہیں ؟ کسی پہلو اسے قرار نہیں
فتنہ انداز شوخ چنچل ہے رہتا بیکل ہے کب اسے کل ہے

چلتا پرزہ چھٹا ہُوا ہے یہ
کاٹیاں ہے بنا ہُوا ہے یہ

گاہ شانہ ہے مہ جبینوں کا گاہ آئینہ ہے حسینوں کا
کہیں اُلجھا ہُوا ہے گیسو میں ہے کہیں زلفِ عنبریں بو میں
کہیں بلبل کہیں ہے پروانہ کہیں افسوں کہیں ہے افسانہ

کہیں داغوں سے لالہ زار ہے یہ
کہیں زخموں سے چرکہ بار ہے یہ

ہے کہیں آئینہ سے نازک تر ہے کہیں موم اور کہیں پتھر
کہیں بھوکا ہے یہ محبت کا کہیں کم بخت خون کا پیاسا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خوگرِ اتفاق ہے یہ کبھی مبتلائے نفاق ہے یہ کبھی
گام فرسا کبھی ہے سوئے حرم کبھی محوِ طواف کوے صنم

جلوۂ طور کی جھلک اس میں
ازلی نور کی جھلک اس میں

ہے کبھی مشق خرقہ پوش ہے کبھی مے پرستِ دریا نوش
کہیں جامِ جہاں نما ہے یہ کہیں عنقا کہیں ہما ہے یہ
انکساری میں خاک زیرِ زمیں گہ تہِ پائے لاف عرش بریں
گاہ مسرور مرگِ دشمن پر گاہ خوشاب ریز دیدۂ تر

خنجر غم سے چاک چاک کبھی
مضمحل ۔ زار ۔ دردناک کبھی

حسرت و آرزو کا کاشانہ کبھی ویراں کبھی پریخانہ
گہ خودی سے اگر جدا ہے یہ بخدا خانۂ خدا ہے یہ
تنگیٔ ظرف اس قدر عالی حرص دنیا سے کب ہوا خالی

ایسا دل اک بلا ہے آفت ہے
زندگی بھر بپا قیامت ہے

سب سے اچھا دلوں میں ہے وہ دل رنج و راحت میں سب کا ہو شامل
غیر کے دکھ کو اپنا دکھ جانے غیر کے سکھ کو اپنا سکھ جانے
نالہ لب پر کبھی نہ زمزمہ سنج نہ خوشی کی خوشی نہ رنج کا رنج
ہر رگ و پے سے جوش ہو پیدا عاشقِ قوم ۔ ملک پر شیدا

وے الٰہی شرر کو ایسا دل
جو ہو مہر و وفا میں یکتا دل

منشی کندن لال شہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

طرفہ - نئی - انوکھی - عجیب +

کل - آرام +

چھپا ہوا - گرگ باراں دیدہ - خرانٹ - ہوشیار +

افسوں - جادو - منتر - حیلہ - فریب +

کاشانہ - جھونپڑا - چھوٹا سا گھر - گھونسلا +

رگ و پے - رگ و ریشہ - رگ و پٹھہ +

نیرنگ - مکر - طلسم - عجائبات +

چلتا پرزہ - تجربہ کار - ہوشیار - عیار +

افسانہ - داستان - قصہ کہانی +

کائیاں - نہایت چالاک - ہوشیار - خرانٹ +

خوشابہ ریز - خون کے آنسو رونے والا یا گرانے والا +

زمزمہ سنج - ترنم ریز - گانے والا +

سوالات

۱- چلتا پرزہ - چھپا ہوا - کائیاں - بنا ہوا - زمزمہ سنج - طرفہ کے معنے بتاؤ - اور اپنے فقروں میں استعمال کرو +

۲- لالہ زار - زلف عنبریں بو - خوگر - مبتلا - دمساز - دردناک - مسرور - کاشانہ - شامل - زمزمہ سنج قواعد میں کیا ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳۔ بہترین دل کون ہے ؟
۴۔ اس نظم کے مضمون کو نثر میں لکھو ۔

پیر زن

جاڑے کا موسم تھا ۔ اور شام کا وقت ۔ گڈریئے چرواہے ۔ کسان ۔ معمار اور مزدور گھروں کو واپس آ رہے تھے ۔ ایک بڑھیا اپنے مکان میں چارپائی سے کچھ فاصلے پر پیڑھی پر بیٹھی ہوئی چرخہ کات رہی تھی ۔ یہ عورت بہت ضعیف تھی ۔ اس کے بال برف کی طرح سفید تھے اور اس کا چہرہ جھرّیوں سے اٹّو کیا ہوا تھا ۔ اُس کی آنکھیں کوئلوں کی طرح سیاہ تھیں ۔ شاید کسی زمانہ میں وہ شمع کی طرح روشن اور ہنسی سے معمور ہوں ۔ شاید کسی وقت اُن میں شوخی ہو ۔ لیکن اب اُن کی چمک دمک آفتاب لبِ بام تھی ۔ رخساروں کا رنگ ہاتھی دانت کی طرح سفید تھا ۔ اُن میں خون نام کو نہ تھا ۔ اقلیم حُسن لٹ چکی تھی ۔ لیکن اس کے نازک اور سڈول ہاتھ ابھی تک سنگِ مرمر کو شرماتے تھے ۔ اور برگِ گُل کی طرح ملائم تھے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دفعتہً دو چھوٹے بچّے وہاں آئے - جہاں وہ پیر
زن چرخہ کاٹ رہی اور گنگنا رہی تھی - وہ بڑھیا
سے چمٹ گئے - اور کہنے لگے - دادی! ہمیں کہانی
سناؤ - اتنے میں باورچی خانہ سے ایک لڑکی جو عمر
میں اُن لڑکوں سے چھوٹی تھی - نکلی - اس کے
ہاتھ میں کانگڑی تھی - وہ اُس نے بُڑھیا کو دی
اُس کی چادر اُٹھا کر اُس کی گود میں بیٹھ گئی
اور لڑکوں کی طرح بڑھیا سے لاڈ کر کے کہانی
کا تقاضا کرنے لگی - بڑھیا نے کہا - میرے ٹوٹے
ہوئے دل کے ٹکڑو! جتنی کہانیاں مجھے یاد تھیں
وہ تم کو سُنا چکی - تمہارے لئے اب نئی کہانی
کہاں سے لاؤں ؟

لڑکی نے کہا - دادی! ہمیں سنگ دل ملکہ
کی کہانی سناؤ - آخر مجبور ہو کر ضعیفہ کو بچّوں
کا کہنا ماننا پڑا - بڑھیا نے کہا :-

"ایک تھا راجہ - اُس کی رانی چندے آفتاب
چندے ماہتاب تھی - وہ اولاد سے محروم تھے -
اِس لئے دونوں نہایت آزردہ اور مغموم رہتے
تھے - ایک دن اُن کی نگری میں ایک سادھو کا
گذر ہوُا - وہ راجہ کو ملول دیکھ کر کہنے لگا -
کہ گھبراؤ نہیں - ہر کام کے لئے وقت معیّن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مقرر ہے۔ اب بہت جلد تمہاری اُمیدوں
کی کھیتی سرسبز ہوا چاہتی ہے۔ یہ کہہ کر اور
اشیر باد دے کر وہ مہاتما رُخصت ہو گیا۔ کچھ
عرصہ کے بعد راجہ کے ہاں ایک حسین اور
مہ جبین لڑکی پیدا ہوئی۔ جس کے حُسن کی
شعاعوں سے دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا گئیں
راجہ باغ باغ ہو گیا۔ اُنھوں نے اس خوشی میں
بڑا یگیہ کیا۔ اور دیوتاؤں کو دعوت دی۔ تمام
دیوتا آئے۔ اور سب نے اُس لڑکی کو تحفے
دئے اور کہا کہ یہ لڑکی جب ہنسیگی تو پھول
برسینگے۔ جب روئیگی۔ تو موتی جھڑینگے۔ جب
گائیگی تو بلبل ہزار داستان اور چنڈول شرمائینگے
دیوتاؤں نے کہا کہ اس کے بال سورج کی کرنیں
ہیں۔ اور اس کی آنکھیں امرت کے چشمے +

پھر سورج آیا اور اُس نے اُسے ایک
طلاکار چیز دی +

راجہ اندر نے اُسے ستاروں والا جامہ دیا۔
چاند نے اُسے جھومر اور چاند دیا۔ سمندر نے
اُسے موتی دئے۔ پہاڑوں نے اُسے ہیرے اور
لعل عنایت کئے۔ پھولوں نے مہک اور سبزی نے
لہک دی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حُسن - نیکی - صداقت - پاکدامنی - رحم - انصاف
دیانت - سخاوت - سب نے اُسے اپنا اپنا نذرانہ
پیش کر دیا - سب خوش تھے - نور برس رہا تھا
کہ راجہ کو یاد آیا - کہ میں نے سب کو بلایا ہے
لیکن حسد اور بغض کے دیوتا کو بلانا یاد نہیں
رہا - وہ ضرور ناراض ہو گیا ہوگا - جس وقت
راجہ کے دل میں یہ خیال اُٹھا - حسد اور بغض
کا دیوتا خود بخود آ گیا - اور کہنے لگا - او آدم
زاد ! تو اس قدر مغرور ہے - کہ تو نے ہمیں
یاد تک نہیں کیا - گویا ہمیں حقیر سمجھا ہے -
لے سُن - ہمارا سراپ سُن - کہ تیری بیٹی کے
پہلو میں جو دل ہے - وہ میں نے گوشت کی
جگہ الماس کر دیا ہے - دنیا کی کوئی چیز اُس
کے دل کو موم نہیں کر سکیگی - یہ کہہ کر بغض
اور حسد کے دیوتا نے لڑکی کا دل نکال لیا اور
اس کی جگہ ہیرے کا ایک ٹکڑا رکھ کر غائب
ہو گیا - راجہ نے پریشان ہو کر باقی دیوتاؤں سے
کہا کہ مہاراج اب کیا ہوگا - اُنھوں نے
کہا کہ ہم ایک دیوتا کے کام میں دخل
نہیں دے سکتے - لیکن ایک وقت آئیگا کہ
اُس دیوتا کو لڑکی کا اصلی دل واپس کرنا پڑیگا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ کیسے ہوگا - سو یہ ایک خفیہ راز ہے کہ جے
ہم ظاہر نہیں کر سکتے - یہ کہ کر سب دیوتا
رخصت ہو گئے +

راجہ کی بیٹی جوان ہو گئی - اُس کے حُسن
جمال کی شہرت سورج کی روشنی کی طرح دنیا کے
لئے اجالا بن گئی - مگر وہ جس قدر خوبصورت تھی
اُسی قدر سرد مہر اور سنگ دل بھی تھی - کوئی مرے
کوئی جیئے - اُسے پرواہ نہ تھی - دل کے بغیر وہ
سنگ مرمر کی بیخ کی طرح سرد صورت تھی - راجہ
نے چاہا کہ اُس کا بیاہ ہو جائے - بڑے بڑے
راجے مہاراجے سورما اور شہسوار آئے - مگر راجہ
کی بیٹی نے کسی کی طرف توجہ نہ کی - آخر ایک
راج کمار نے جس کو راج کماری سے بڑی محبت
تھی - قسم کھا لی - کہ وہ دریاؤں کو چیر یگا - دی
کی ریت کے ذرّوں کو شمار کریگا - بیابان کی خاک
چھانیگا - زمین و آسمان کے قلابے ملائیگا - اور
راج کماری کا اصل دل لے کر آئیگا - یہ
کہ کر وہ اُٹھ کھڑا ہوا - اُس نے گیروا لباس
پہن لیا اور تیر و کمان لے کر بنوں کی طرف
نکل گیا +

سالہا سال گذر گئے - راجہ اور رانی اس فانی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دنیا سے جہاں ہمیشہ کوئی نہیں رہا - رخصت ہوگئے
راج کماری کا حُسن بوئے گُل بن کر اڑ گیا - اور
وہ ضعیفہ ہوگئی - راج کمار بھی جو جنگلوں میں خاک
چھان رہا تھا - پیر مرد ہوگیا - پہلے جوانی کی دوپہر
ڈھلی - پھر آفتابِ حسن غروب ہُوا - لیکن وہ دُھن
کا پکّا تھا - اپنے ارادے سے باز نہ آیا - ایک
دن وہ کسی بن میں بیٹھا تھا - اور بھوک سے
بیتاب تھا - کہ ایک ہرنی کا بچّہ چرتے دیکھا
اُٹھ کر پکڑ لیا - اور قصد کیا کہ اُسے ذبح کرکے
کباب بنائے - کہ اُس کی ماں بچّہ کو ڈھونڈتی اُدھر
آنکلی - اور اُسے گرفتار دیکھ کر سخت بیقرار ہوئی
ہرنی کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے - وہ تلملا رہی
تھی - اور حسرت کی نگاہ سے کبھی بچہ کی طرف
کبھی راجکمار کا منہ تکتی تھی - راج کمار کے
دل میں رحم آیا - اُس نے چاقو پھینک دیا - اور
بچّہ کو چھوڑ دیا - ہرنی خوش خوش بچّہ لے
کر چلی گئی - مگر وہ بار بار لوٹ کر راجکمار
کی طرف دیکھتی تھی - گویا زبانِ حال سے اُس
کا شکریہ ادا کر رہی تھی - اسی رات راجکمار
کو سپنے میں بشارت ہوئی کہ جاؤ - مروّت
کے صلے میں راجہ کی بیٹی کا اصلی دل اُسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

واپس مل گیا۔ راجکمار جو اب ساٹھ سال کا بڈھا
تھا۔ واپس آیا۔ اور راجکماری کے روبرو پیش
ہوُا جو اب پچاس سالہ ضعیفہ ملکۂ خزاں تھی۔
بڑھیا نے بڈھے کو دیکھا اور اُس کی آنکھوں میں
آنسو بھر آئے۔ کیونکہ اب اس کے پہلو میں
الماس نہ تھا۔ دل تھا۔ محبت۔ عمر اور صورت
نہیں دیکھتی۔ محبت پھولوں کی باس ہے۔ اور
شبنم کی تراوت ہے۔ یہ سورج کی روشنی
ہے +

لڑکی نے جو بڑھیا کی چادر میں دبکی بیٹھی تھی
پوچھا۔ کہ پھر آگے کیا ہوُا۔ تو بڑھیا نے
کہا۔ کہ بس کہانی ختم ہوئی۔ پھر چھوٹے لڑکے
نے دریافت کیا۔ کہ کیا یہ کہانی سچی ہے۔ تو
بڑھیا نے جواب دیا۔ کہ ہاں بالکل سچی ہے۔
یہ سُن کر لڑکی بڑھیا کے گلے لگ گئی۔ اور
پیار کرنے لگی۔ لیکن بڑے لڑکے نے متفکر
ہو کر پوچھا۔ کہ دادی کیا تم بھی کبھی جوان
تھیں؟ بڑھیا نے مُسکرا کر کہا۔ ہاں بیٹا۔ میں
بھی جوان تھی۔ مگر یہ سالہا سال کی بات ہے
بڑھیا پیڑھی سے اُٹھی اُس نے چرخہ کھڑا کیا
اور چارپائی کی طرف گئی۔ جب وہ کھڑی ہوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو وہ خمیدہ کمر نہ تھی - وہ سروِ سہی کی طرح سیدھی تھی - اور اُس کی رفتار میں بانکپن اور جوانی کا انداز تھا - وہ اس وقت دیوی معلوم ہوتی تھی - بچّوں نے مدّھم چراغ کی روشنی میں دیکھا - کہ موٹے موٹے آنسو اُس کی آنکھوں سے گر کر اُس کے مرجھائے ہوئے رخساروں پر بہ رہے تھے ٭

خان احمد حسین خان.

الفاظ و معنی

معمور - آباد - پُر ٭
آتو کرنا - کپڑے پر نشان کرنا یا بیل بوٹے کھینچنا ٭
سراپا - پیکار - بد دعا - کوسنا ٭
اقلیم حسن - حسن یا خوبصورتی کی ولایت یا مملکت ٭
قلاقے - کڑی - حلقے ٭
سر توڑ کوشش کرنا - ناممکن بات کرنے کی کوشش میں مصروف ہونا - بے حد یا بے اندازہ بات کرنی ٭

سوالات

۱- اس کہانی کو اپنے لفظوں میں سناؤ ٭
۲- اس کہانی سے تم کیا سبق سیکھتے ہو ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آرائشِ باغ

نظر آیا دونوں کو اک خانہ باغ — کہ بلبل کا دل جسکی فرقت میں داغ
مصفّا وہ نہر اس میں اک بیدیل — کہے تو کہ ہے موجزن سلسبیل
فواروں سے یوں اسکے پانی رواں — کہ برساتے ہیں جس طرح آسماں
تھی سوسن کی نگت اس اسباب کی — بل جس سے مستی ہو محبوب کی
شجر اس کے تھے سب کے سب بارور — قرینوں میں سب کچھ ادھر کچھ اُدھر
روش صاف صاف آئینہ کی مثال — شجر وہ کہ گلچیں ہو جس سے نہال
ہوا کے وہ جھونکے عجب سرد سرد — کہ کشمیر کا تخت جس سے ہو زرد
وہ انگور کی اک طرح دار بیل — جوانوں کو مستی ہو لڑکوں کا کھیل
وہ بلبل کے نالے کی ہر سمت دھوم — وہ ہر سرو پر قمریوں کا ہجوم
وہ نہروں کا پانی چمکتا ہُوا — پھرے مست جیسے لہکتا ہُوا
درختوں پہ بیٹھے ہوئے وہ طیور — دلوں کو ہو جن کی صدا سے سرور
پپیہے کی آواز لیتی تھی جان — وہ کہتا تھا چلّا کے جب پی کہاں
تھی حالت عجب جانِ مایوس کی — صدا جب کہ آتی تھی طاؤس کی

عجب دل پہ ہوتا تھا وحشت کا زور
منڈیروں پہ جب رقص کرتے تھے مور

نواب مرزا شوق لکھنوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

سلسبیل - بہشت میں ایک چشمہ +
کہ کشمیر کا تختہ ... الخ - جس سے کشمیر کا تختہ بھی شرمندہ یا خجل ہو +
پی - پریتم - پیارا - شوہر - معشوق +
اسلوب - طریقہ - انداز - طرز +
گلچیں - پھول چننے والا +
طرحدار - وضعدار - خوش انداز +
طیور - جمع طائر - پرندہ +
لیتی تھی جان - دل لبھاتی تھی +

سوالات

۱۔ اس نظم کا مطلب اپنے الفاظ میں بیان کرو +
۲۔ سلسبیل - اسلوب - طرحدار - جان لینا - کے معنے بتاؤ +
۳۔ "کہ کشمیر کا تختہ جس سے ہو زرد" کی ترکیب نحوی کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لزبن کا زلزلہ

۱۷۵۵ء میں شہر لزبن دارالسلطنت پرتگال میں ایسا سخت اور ہولناک زلزلہ آیا تھا۔ کہ اُس کے صدمے سے زمین کا کلیجہ پھٹ گیا۔ اور شورِ محشر بپا ہوگیا۔ جس کے سننے سے آج تک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ہم اس کی کیفیت بالتفصیل و توضیح معرضِ بیان میں لاتے ہیں +

پہلے لزبن کے باشندوں کو قبل از آمدِ زلزلہ ایسا محسوس ہوا۔ کہ بگھی کی گڑگڑاہٹ کی سی آواز زمین کے اندر سے آ رہی ہے۔ حیرت میں تھے۔ کہ یہ کیا بلا ہے۔ جو زمین کے اندر غنغنا رہی ہے۔ رفتہ رفتہ وہ آواز بلند ہوئی اور لوگوں کے دل پر دہشت و ہیبت چھا گئی۔ پھر ایسا معلوم ہوا۔ کہ سینکڑوں اژدر دہاڑ تو پیں چھوٹ رہی ہیں +

دفعتہً زلزلہ آ گیا۔ لوگ بدحواس ہو گئے کہ یہ کیا آفتِ ناگہانی ہے۔ اور کیسا واقعہ نادیدنی و عبرت انگیز ہے۔ سب بگریہ و زار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دست بدعا تھے۔ کہ بار خدایا خیر کیجیو۔ اور شرِ
آفات سے بچائیو۔ مگر پیکِ دعا بمنزل اجابت
قرین اور نقشِ مراد کرسی نشین نہ ہوا۔ زلزلہ
آتے ہی بڑے بڑے محل جو آسمان سے باتیں
کر رہے تھے۔ اُڑ اُڑ کر زمین پر سجدہ
کرنے اور ناصیہ فرسا ہونے لگے۔ اور ایوانِ
خسروی جو صناعانِ کاملِ فن اور معمارانِ اعجاز
پیشہ کی دستکاری سے بہ صرفِ زرِ خطیر تیار
ہوئے تھے۔ بچشم زدن مٹی میں مل گئے۔
اسی طرح امرائے ذوی الاحترام اور روسائے
عالی مقام کی عماراتِ عالی شان اور غربیوں
کے جھونپڑے اور مکان تہ و بالا ہو گئے
جس دن یہ زلزلہ آیا۔ اُس دن اتفاق سے
گرجاؤں اور معبدوں میں آدمیوں کا ایسا اژدحامِ
عام تھا۔ کہ شانے سے شانہ چھلتا تھا۔ جس
وقت یہ معبد بحکمِ معبود سر بسجود ہوئے۔
ہزارہا بندگانِ خدا عدیم الوجود اور فائزِ منزلِ
مقصود ہو گئے۔ گرجا گھر گر جانے سے روشِ
گورستان بن گئے۔ شہر میں کوئی بیچارہ سسکتا تھا
کوئی درخت کے تنے کے تلے دبا ہوا بلکتا تھا
عورتیں اپنے پیارے بچوں کو چھاتی سے چمٹائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کلیجے سے لگائے دیوانہ وار اِدھر اُدھر ماری ماری پھرتی تھیں - سراسیمگی میں قدم قدم پر گرتی تھیں لزبن کی پریزہ لیڈیاں نفیس پوشاک سے بازیب و زینت خاک میں لت پت بد حواس گھومتی تھیں - ذکور و اناث - جوان و اطفال اور پیرانِ کہن سال سب تباہ و خستہ حال جان بچائے پھرتے تھے - زندگی کے لالے پڑے تھے - خدا خدا کر کے وہ کافر زلزلہ چند منٹ بعد موقوف ہؤا - جو لوگ بچتے بچے تھے - وہ ہنوز سسک ہی رہے تھے - اور خدا کے شکر میں گرم گفتار تھے - کہ اس بلائے بے درمان سے اُن کو محفوظ و مصئون رکھا - آدھ گھنٹے کے بعد ؎

ہر دم زمانہ داغ غمم بر جگر نہد
یک داغ نیک ناشدہ داغ دگر نہد

کا معاملہ ہوا - یعنی سمندر لہریں مارتا ہؤا شہر میں داخل ہؤا - جو محلے کسی قدر پستی میں واقع تھے - وہ فوراً غرقِ آب ہو گئے - یہ حالِ عبرت مآل مشاہدہ کر کے تین ہزار آدمیوں نے ایک بڑی عالیشان عمارت میں جا کر پناہ لی - (جو اس وقت باعتبار استحکام متحمل صدماتِ امواجِ آب سمجھی گئی تھی -) اور سمجھ بیٹھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ جس طرح طوفانِ نوح میں صرف وہی لوگ بچے
تھے - جو کشتیِ نوح پر سوار تھے - اسی طرح
اس پختہ مکان میں صرف ہم ہی لوگ محفوظ
رہینگے - باقی تمام شہر غرق ہو جائیگا - لیکن
پختہ مکان بھروسہ خیال خام تھا - اور اس
عمارت کا استحکام برلئے نام تھا - قصتہ اس
کے بالعکس پایا گیا - طوفان نے یہ ستم دھایا
کہ اس قصرِ بلند کو دم کے دم میں ڈھایا -
زلزلے نے اس پختہ مکان کی بنیاد کو ہلا کر
ایسا کمزور کر دیا تھا - کہ پانی نے آناً فاناً گرا
دیا - اور ان تین ہزار آدمیوں میں سے ایک
بھی جانبر نہ ہؤا - یہ سانحۂ ہوش رُبا اور واقعۂ
حیرت افزا تو دن میں گزرا اب رات کا اندھیر
سنیئے ؎

سانس دیکھی تن بسمل میں جو آتے جاتے
اور چرکا دیا جلاّد نے جاتے جاتے

اِدھر آفتاب غروب ہؤا - اُدھر دوسرا گُل کھلا -
ایک اور شعلہ نمودار ہؤا - جس قدر مکان گر
گئے تھے - اُن سب میں از خود آگ لگ گئی -
زلزلہ اور طوفان سے جو بچا تھا - اُس کو آگ
نے جلا دیا - "آنچہ از دزد باقی ماند رمّال برد"

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طوفان سے جو بچا تھا - وہ آگ کی نظر ہوا ۵
"پارۂ را سوخت آتش پارۂ را آب برد"
رتن ناتھ سرشار

الفاظ و معنی

پیک دعا - دعا کا قاصد ٭
ہر دم زمانہ . . . الخ - ہر دم میرے جگر پر غم کا داغ رکھ دیتا ہے - ایک داغ اچھا ہونے نہیں پاتا کہ فوراً دوسرا رکھ دیتا ہے ٭
بمنزل اجابت قریں نہ ہوا - منظوری کی منزل کے قریب نہ پہنچا ٭
حال عبرت مآل - عبرت کے انجام والا حال ٭
استخکام - مضبوطی ٭
قصر - محل ٭
ناصیہ سا ہوئے - ناک رگڑنے لگے یعنی گر گئے ٭
آنچہ از دزد . . . الخ - جو کچھ چور سے بچ گیا وہ رہی لے گیا ٭
پارۂ را سوخت . . . . الخ - کچھ تو آگ نے جلا دیا - اور کچھ پانی بہا لے گیا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ رونگٹے کھڑے ہونا ۔ کلیجہ پھٹ جانا ۔ آسمان سے باتیں کرنا ۔ زندگی کے لالے پڑنا ۔ معرضِ بیان میں لانا ۔ ستم ڈھانا کے معنے بتاؤ ۔ اور فقروں میں استعمال کرو ۔

۲۔ صناعان ۔ امرا ۔ رؤسا ۔ ذکور ۔ اناث ۔ اطفال کے واحد بتاؤ ۔

۳۔ لزبن کے زلزلے کا حال اختصار کے ساتھ اپنے الفاظ میں سناؤ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹوڈرمل

— ۱ —

تعجب ہے۔ کہ اکبر بادشاہ کا وزیر۔ کُل کشورِ ہند کا دیوان اور کسی مُصنّف نے اُس کے خاندان یا وطن کا حال نہ لکھا۔ خلاصۃ التواریخ میں بھی دیکھ لیا۔ باوجودیکہ ہندو مورّخ ہے اور ٹوڈرمل کا بھی بڑا ثنا خواں ہے۔ مگر اس نے بھی کچھ نہ کھولا۔ البتہ پنجاب کے پرانے پُرانے پنڈتوں اور خاندانی بھاٹوں سے دریافت کیا تو اتنا معلوم ہوا۔ کہ ذات کا کھتری اور گوت کا ٹنن تھا۔ پنجاب کے لوگ اُس کی ہموطنی سے فخر کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ لاہوری تھا۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ چونیاں ضلع لاہور کا تھا۔ اور وہاں اُس کے بڑے بڑے عالیشان مکانات موجود ہیں۔ ایشیاٹک سوسائٹی نے بھی اُس کے وطن کی تحقیقات کی۔ مگر یہ قرار دیا کہ موضع لاہرپور علاقہ اودھ کا رہنے والا تھا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیوہ ماں نے اس ہونہار لڑکے کو بڑی تنگدستی
اور افلاس کی حالت میں پالا تھا۔ اُس کے صدقِ دل
کی دعائیں جو ٹھنڈے سانس کے ساتھ رات کو
درگاہِ الٰہی میں پہنچتی تھیں۔ ایسا کام کر گئیں۔
کہ شہنشاہِ ہندوستان کے دربار میں بائیس صوبہ
کا دیوان کُل اور وزیر با تدبیر ہوگیا۔ اوّل عام
منشیوں کی طرح مظفر خاں کے پاس کام کرتا تھا۔
پھر بادشاہی متصدّیوں میں داخل ہوگیا۔ اُس کی
طبیعت میں غور۔ قواعد کی پابندی۔ اور کام کی
صفائی بہت تھی۔ اور ابتدا سے تھی۔ مطالعہ کتب
اور ہر بات کے حاصل کرنے کا شوق تھا۔ چنانچہ
علم و لیاقت اور ساتھ اس کے رجوع کاروبار
میں بھی ترقّی کرنے لگا۔ کام کا قاعدہ ہے کہ
جو اُسے سنبھالتا ہے۔ چاروں طرف سے سمٹتا
ہے۔ اور اُس طرف ڈھلکتا ہے۔ چونکہ وہ ہر کام
کو سلیقہ اور شوق سے سرانجام دیتا تھا۔ اس
لئے بہت سی خدمتیں اور اکثر کارخانے اُس کے
قلم سے وابستہ ہو گئے۔ اُس کی معلومات، امورات
دفتر اور حالات معاملات میں ایسی ہوگئی تھی۔ کہ
امرا اور درباری کاردار ہر بات کا پتہ اُس سے
معلوم کرنے لگے۔ اُس نے کاغذاتِ دفتر اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسلمانے مقدمات اور کھنڈے ہوئے کاموں کو بھی
اصول و قواعد کے سلسلہ میں بندش دی - رفتہ رفتہ
بے واسطہ بادشاہ کے سامنے حاضر ہو کر کاغذات
پیش کرنے لگا - اور ہر کام میں اُس کا نام زبان
پر آنے لگا - ان سببوں سے سفر میں بھی بادشاہ
کو اُس کا ساتھ لینا واجب ہؤا ٭

ٹوڈر مل دھرم کرم اور پوجا پاٹ کی پابندی
سے پورا ہندو تھا - مگر وقت کو خوب دیکھتا تھا
اور ضروریات و فضولیات میں نظر دقیق سے امتیاز
کرتا تھا - ایسے موقعہ پر اُس نے دھوتی پھینک کر
برزو پہن لیا - اور جامہ اُتار چغے پر کمر کس لی
موزے چڑھا لیئے - ترکوں میں گھوڑا دوڑائے پھرنے
لگا - بادشاہی لشکر کوسوں میں اُترا کرتا تھا - ایک
آدمی کو دیکھنا چاہتے - دن بھر بلکہ کئی دن لگ
جاتے تھے - اُس نے پیادہ - سوار - توپخانہ -
رسد - بازار - لشکر کے اُتار کے لیئے بھی پہلے
اصولوں میں اصلاحیں نکالیں - اور ہر ایک کو
مناسب مقام پر جمایا - اکبر بھی آدمیت کا
جوہری اور خدمت کا صرّاف تھا - جب اس کی
سپاہیانہ کمربستگی اور ترکانہ پھرتی دیکھی - تو سمجھ
گیا - کہ متصدی گری کے علاوہ سپاہگری و

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرداری کا جوہر بھی رکھتا ہے ٭

چتوڑ ۔ رنتھنبور ۔ سورت کی فتحوں میں راجہ کی عرق ریز کوششوں نے مورخوں سے اقرار نامے لے لئے ۔ کہ قلعہ گیری کی تدبیروں اور اُس کے سامان و لوازمات میں جو راجہ کی عقلِ رسا کام کرتی ہے ۔ وہ اسی کا کام ہے ۔ دوسرے کو نصیب نہیں ٭

سنہ ۹۸۱ھ میں جبکہ منعم خاں بہار کی مہم پر سپہ سالاری کر رہے تھے ۔ لڑائی نے طول کھینچا ۔ یہ بھی معلوم ہوا ۔ کہ امرائے لشکر آرام طلبی یا آپس کی لاگ یا غنیم کی رعایت سے جان توڑ کر خدمت بجا نہیں لاتے ۔ راجہ ٹوڈرمل اب ایسے با اعتبار مزاج دان اور محرم راز ہو گئے تھے ۔ کہ اُنہیں چند امرائے نامی کے ساتھ فوجیں دے کر کمک کے واسطے روانہ کیا ۔ تاکہ لشکر کا انتظام کریں ۔ اور سُست یا فتنہ گر اُنہیں جاسُوسِ خدمت سمجھ کر اس طرح کام دیں گویا حاضر حضور ہیں ۔ غرض شہباز خاں کمبو وغیرہ بڑی پھرتی سے گئے اور خانخاناں کے لشکر میں شامل ہوئے ۔ دُشمن مقابلہ پر تھا ۔ میدانِ جنگ کی ترتیب ہوئی ۔ راجہ نے تمام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai

لشکر کی موجودات لی - ذرا دیکھو ! لیاقت اور کارگزاری کیا چیز ہے - بڑے بڑے بہادر چغتائی ترک - ہمایوں بلکہ بابر کے معرکے دیکھنے والے اکثر دلاور سپہ سالار کہ تلواریں مار کر اس درجہ تک پہنچے - وہ اپنے اپنے عہدے سے الگ کھڑے ہوئے اور قلم کا مارنے والا متصدی - گمنام کھڑی اُن کی موجودات لینے لگا - ہاں کیوں نہیں ؟ جب وہ اس منصب کے لائق تھا - تو اپنا مرتبہ کیوں نہ لے - اور اکبر جیسا منصف بادشاہ کیوں نہ دے +

جب پٹنہ فتح ہؤا - تو اس مہم میں بھی اس کی خدمتوں نے اس قدر مردانہ سفارشیں کیں کہ عَلم اور نقارہ دلوا دیا - منعم خان کی رفاقت سے جدا نہ ہونے دیا - اور بنگالہ کی مہم کے واسطے جو امرا انتخاب ہوئے - اُن میں پھر اس کا نام لکھا گیا - کہ وہ اس مہم کی رُوح رواں ہوگیا تھا چنانچہ ہر معرکہ پر مستعد اور کمر بستہ پہنچا اور پیش قدمی سے پہنچا - مگر ٹانڈہ کی مہم میں ایسی ہمت کی کہ فتح ناموں اور تاریخوں میں منعم خاں کے ساتھ اس کا نام لکھا گیا +

جبکہ داؤد خان افغان نے گوجر خان سے موافقت کرکے عیال کو رہتاس میں چھوڑا اور آپ فوج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لے کر آیا - تو راجہ فوراً مقابلے کو تیار ہؤا - امرائے شاہی روز روز کی فوج کشی اور بد ہوائی بنگالہ سے بیزار ہو رہے تھے - راجہ نے دیکھا کہ میری بیم و امید کے منتر اثر نہیں کرتے منعم خاں کو لکھا - وہ بھی تذبذب میں تھے کہ اتنے میں فرمانِ اکبری نہایت تاکید کے ساتھ پہنچا - اُسے پڑھ کر خانخاناں بھی سوار ہوئے - اور دو لشکرِ جرّار لے کر غنیم کے مقابل ہوئے - طرفین کی فوجیں میدان میں آراستہ ہوئیں - لشکر بادشاہی کے قلب میں منعم خاں کے سر پر سپہ سالاری کا نشان لہرا رہا تھا - گوجر خان حریف کا ہراول اس زور شور سے حملہ کر کے آیا - کہ بادشاہی فوج کے ہراول کو قلب میں دھکیلتا چلا گیا - منعم خاں تین کوس تک برابر بھاگا گیا - آفرین ہے ٹوڈر مل کو کہ داہنا بازو لشکر کا تھا - وہ نہ فقط جما رہا - بلکہ سرداران فوج کے دل بڑھاتا رہا - اور کہتا رہا - کہ گھبراؤ نہیں - اب دیکھو فتح کی ہوا چلتی ہے +

حریف نے خان عالم کے ساتھ خان خاناں کے مرنے کی خبر اُڑا دی - یہ فوج کو اپنی جگہ لئے کھڑا تھا - رفیقوں نے جب اُس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai

کہا تو کمال استقلال کے ساتھ بولا - کہ خان خاناں
نہ رہا تو کیا ہوا - ہم اکبری اقبال کی سپہ سالاری
پر لڑتے ہیں - وہ سلامت رہے - دیکھو اب انہیں
فنا کئے دیتے ہیں - تم گھبراؤ نہیں - اور جس
وقت موقع پایا - اس زور و شور کے ساتھ جاکر
گرا کہ غنیم کے لشکر کو تہ و بالا کر دیا - اتنے
میں گوجر خان کے مرنے کی خبر پہنچی - اس وقت
افغان بدحواس ہو کر بھاگے - اور لشکرِ شاہی
فتحیاب ہوا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ٹوڈرمل

—۲—

جب اطرافِ بنگالہ کی طرف سے اطمینان ہؤا۔ تو بادشاہ نے اُسے بلا بھیجا۔ جاں نثار کہ مزاج شناس تھا۔ حاضر ہؤا۔ عمدہ نفائس اس مُلک کے اور عجائب دیارِ فرنگ کے جو کہ دریائی تجارتوں سے وہاں پہنچتے ہیں۔ حضور میں لاکر پیش کئے۔ وہ جانتا تھا۔ کہ میرے بادشاہ کو ہاتھی بہت پیارے ہیں۔ ہاتھی چُن کر لایا۔ کہ نہایت عمدہ اور تمام بنگالہ میں نامی تھے۔ اُس نے حضور میں تمام حقیقت ملک کی اور سرگذشت معرکوں کی بہ تفصیل بیان کی۔ اکبر بہت خوش ہؤا۔ اور عالی منصب دیوانی عطا فرمایا۔ اور چند روز میں تمام ملکی اور مالی خدمتیں اُس کی رائے روشن کے حوالہ کر کے وزارتِ کُل اور وکالتِ مستقل کی مسند پر جگہ دی۔ اسی سال منعم خاں مرگئے۔ فساد تو وہاں جاری ہی تھا۔ داؤد پھر باغی ہوگیا تھا۔ اور افغان اپنی اصالت دکھانے لگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تمام بنگالہ میں بغاوت پھیل گئی۔ امرائے اکبری کا
یہ عالم تھا۔ کہ لوٹ کے مال مار کر قارون ہو گئے
تھے۔

انسان کا قاعدہ ہے۔ کہ جتنی دولت زیادہ ہوتی
ہے۔ اتنی ہی جان عزیز ہوتی جاتی ہے۔ توپ۔
تلوار کے منہ پر جانے کو کسی کا جی نہیں چاہتا
تھا۔ بادشاہ نے خان جہاں کو ممالکِ مذکور کا انتظام
سپرد کیا اور ٹوڈر مل کو ساتھ کیا۔ جب بہار میں
پہنچا۔ چاروں طرف تدبیروں اور تحریروں کے ہراول
دوڑا دئے۔ بخاری اور ماوراء النہری امرا گھروں
کو پھرنے کو تیار تھے۔ اسے دیکھ کر حیران ہو گئے
کیونکہ زبردست اور کاردان افسر کے نیچے کام
دینا کچھ آسان نہیں۔ بعضوں نے خرابیٔ آب
و ہوا کا عذر کیا۔ بعضوں نے کہا۔ یہ قزلباش
ہے؟ ہم اس کے ماتحت نہیں رہ سکتے۔ خاندان
تجربہ کار کو اس علم میں بڑی دستگاہ تھی۔ اُس
نے خاموشی اختیار کی۔ اور سخاوت اور علوّ حوصلہ
کے ساتھ فراخ دِلی دکھاتا رہا۔ اسمٰعیل قلی خاں
اُس کا بھائی پیش دستی کی تلوار ہاتھ میں اور پیشقدمی
کی فوجیں رکاب میں لے کر چاروں طرف ترکتاز
کرنے لگا۔ ٹوڈرمل کی لیاقت اور کاردانی دیکھو۔ اور سا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہی یہ دیکھو۔ کہ اپنے آقا کا کیسا صدق دل سے
خیر خواہ تھا۔ اُس نے کہیں دوستانہ نمائش سے۔
کہیں ڈراوے سے۔ کہیں لالچ سے۔ غرض اپنی
حکمتِ عملی سے سب کو پرچا لیا۔ کہ لشکر بننے
کا بنا رہا۔ اور کام جاری ہوگیا۔ وہ دونوں
باوفا مِل جُل کر بڑے حوصلے۔ صاف سینے اور
کھُلے دل سے کام کرتے تھے۔ سپاہی کے دل اور
سپاہ کی قوّت بڑھاتے تھے۔ پھر کسی بدنیت کی
یاوہ گوئی کیا چل سکتی تھی۔ لیکن جابجا لڑائیاں صف
آرائی کے ساتھ ہوتی تھیں۔ اور کامیابی پر ختم ہوتی
تھیں۔ راجہ کبھی دائیں پر ہوتا تھا۔ کبھی بائیں پر
اور اس دلاوری سے عین موقع پر اور بڑھ کر کام
دیتا تھا۔ کہ سارے لشکر کو سنبھال لیتا تھا۔ غرض
بنگالہ کا بگڑا ہُوا کام پھر بنا لیا ٭

معرکہ کا میدان اخیر حملہ داؤد کا تھا۔ کہ شیر شاہی
اور سلیم شاہی عہد کی کھرچن اور پرانے پرانے پٹھانوں
کو سمیٹ کر نکالا۔ اور عین برسات کے موسم میں
گھٹا کی طرح سے پہاڑ سے اُٹھا۔ یہ چڑھائی اس
دھوم دھام کی تھی۔ کہ اکبر نے خود آگرے سے
سواری کا سامان کیا۔ دونوں لشکر قلعہ باندھ کر سامنے
ہوئے۔ خان جہان قلب میں اور ٹوڈرمل بائیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر تھا۔ اور بہادر بھی دونوں طرف کے اس ہمت سے لڑے۔ کہ دلوں کے ارمان نکل گئے۔ فتح و شکست خدا کے ہاتھ ہے۔ اکبر اور اکبر کے امرا کی نیت کام کر گئی۔ داؤد گرفتار ہو کر قتل ہؤا۔ اس کے خاتمہ سے لڑائی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور قوم افغاناں کی بنگالہ اور بہار سے جڑ اکھڑ گئی۔ ٹوڈر مل نے دربار میں حاضر ہو کر ہاتھی نظر گذرانے کہ اکبر کے لئے یہی اس ملک کا بڑا تحفہ تھا۔ مہم کے فتحنامے خان جہان اور راجہ ٹودرمل کے نام سے گلگوں ہوئے ؛

۹۸۷ھ میں بنگالہ سے پھر زور شور کا غبار اٹھا۔ اس دفعہ آندھی کا رنگ اور تھا۔ یعنی خود امرائے شاہی میں بگاڑ تھا۔ سپاہ اور سرداران سپاہ سالار سے باغی ہو گئے تھے۔ اور تعجب یہ کہ سب کے سب ترک اور مغل تھے۔ اکبر نے ٹوڈرمل کو روانہ کیا۔ اور دیکھو! جو اکثر سردار اس کے ماتحت دئے۔ وہ بھی راجگانِ ہندوستان ہی تھے۔ کیونکہ جانتا تھا۔ کہ سب بھائی بند ہیں مل جائینگے۔ لیکن ٹوڈرمل کے لئے یہ نہایت ہی نازک موقع تھا۔ کیونکہ مقابل میں اگرچہ باغی تھے لیکن خاندانِ چغتائی کے قدیمی نمک خوار تھے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی ہی تلواروں سے اپنے ہی ہاتھ کٹتے تھے۔
اس پر مشکل یہ کہ وہ مسلمان اور یہ ہندو!
مگر لیاقت والے نے مہم کو بڑے تحمّل اور
سوچ سمجھ کے ساتھ انجام دیا۔ تدبیر اور شمشیر
کے عمدہ جوہر دکھائے۔ اور بڑی جانبازی اور
جانکاہی سے خدمتیں بجا لایا۔ جن کو کھینچ سکا۔
اُن کو حکمت عملی سے کھینچا۔ جو بالکل نمکحرام
تھے۔ وہ تلوار یا اپنے اعمال کے حوالہ ہوئے
جابجا بھاگے پھرتے تھے۔ نمک حلال جاں نثار
اُن کے پیچھے پیچھے تھے۔

اس مہم میں اُس نے منگیر کے گرد فصیل
اور دمدمہ وغیرہ بنا کر جنگی اور عالیشان قلعہ کھڑا
کر دیا۔ ۹۷۹ھ میں سب جھگڑے چکا کر پھر
دربار میں آیا۔ اور اپنے عہدۂ وزارت کی مستقل مسند
پر بیٹھا۔ دیوان کل ہو گیا۔ اور ۲۲ صوبے ہندوستان
پر اس کا قلم دوڑنے لگا۔ ۹۹۰ھ میں اُس نے
بادشاہ کا جشنِ ضیافت اپنے گھر میں سرانجام دیا
اکبر بادشاہ بندہ نواز وفاداروں کا کارساز تھا۔ اُس
کے گھر گیا۔ ٹوڈرمل کی عزت ایک سے ہزار
ہو گئی۔ اور ہزاروں وفاداروں کے حوصلے بڑھ
گئے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۹۹۳ھ میں اُسے ۴ ہزاری منصب عطا ہوا
اسی سنہ میں کوہستانی یوسف زئی و سوات وغیر
کی مہم شروع ہو گئی - بیر بر مارے گئے - بادشاہ
کو نہایت رنج ہوا - دوسرے دن اُنہیں روانہ کیا
مان سنگھ جمرود کے مقام پر تھے - اور تاریکیوں
کے ہجوم میں تلوار سے روشنی کر رہے تھے حکم
پہنچا کہ راجہ سے جا کر ملو - اور اس کی صلاح سے
کام کرو - راجہ نے کوہ لنگر کے پاس سوات کے
پہلو میں چھاؤنی ڈال دی - اور فوجوں کو پھیلا دیا
راہزنوں کی حقیقت کیا ہے - مارے گئے باندھے
گئے - بھاگ گئے - یہ سرکشوں کی گردنیں توڑ کر
سربلند اور سرفراز واپس آئے - باقی سرحد کا معاملا
کنور مان سنگھ کے ذمہ رہا ٭

۹۹۷ھ میں بادشاہ کشمیر کو چلے - آئین تھا
کہ یورش کے موقع پر دو امیر جلیل القدر
دارالسلطنت میں رہا کرتے تھے - لاہور کا انتظام
راجہ بھگوان داس کے سپرد ہوا - اور راجہ ٹوڈر مل
کو بھی یہیں چھوڑا - اوّل تو سو مرضوں کا ایک
مرض ان کا بڑھاپا - اس پر کچھ بیمار بھی ہوئے
بادشاہ کو عرضی لکھی - جس کا خلاصہ یہ تھا -
بیماری نے بڑھاپے سے سازش کر کے زندگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پر حملہ کیا ہے اور غالب آ گئی ہے۔ موت کا زمانہ قریب نظر آتا ہے۔ اجازت ہو تو سب سے ہاتھ اٹھا کر گنگا جی کے کنارے جا بیٹھوں اور خدا کی یاد میں آخری سانس نکال دُوں ۔

بادشاہ نے اوّل اُن کی خوشی کے لئے فرمانِ اجازت بھیج دیا تھا۔ کہ وہاں افسردہ طبیعت شگفتگی پر آ جائیگی۔ مگر دوسرا فرمان پھر پہنچا کہ کوئی خدا پرستی عاجز بندوں کی غمخواری کو نہیں پہنچتی۔ بہت بہتر ہے۔ کہ اس ارادے سے رُک جاؤ۔ اور اخیر دم تک اُنہیں کے کام میں رہو اور اُسے آخرت کا سفر خرچ سمجھو۔ پہلے فرمان کی اجازت پر تن بیمار اور جانِ تندرست کو لے کر ہردوار چلے تھے۔ لاہور کے پاس اپنے ہی بنوائے ہوئے تالاب پر ڈیرا تھا۔ جو دوسرا فرمان پہنچا۔ کہ چلے آؤ ۔

شیخ ابوالفضل اس حال کی تحریر میں خوب سارٹیفکیٹ دیتے ہیں۔ وہ نافرمانی بادشاہی کو نافرمانی الٰہی سمجھا۔ اس لئے جب فرمان وہاں پہنچا۔ فرمانبرداری کی اور گیارھویں دن یہاں کے پائے ہوئے جسم کو یہیں رخصت کر گیا۔ راستی۔ درستی۔ مردانگی۔ معاملہ شناسی اور ہندوستان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی سربراہی میں یگانۂ روزگار تھا ٭

ٹوڈرمل

-۳-

اکبر کو جتنا اس کی عقل و تدبیر پر اعتبار تھا۔ اُس سے زیادہ اُس کی دیانت اور امانت اور نمک حلالی و وفاشعاری پر بھروسہ تھا۔ جب وہ پٹنہ کی مہم پر جاں نثاری کر رہا تھا۔ تو دفتر کا کام رائے رام داس کے سپرد ہؤا۔ کہ وہ بھی کاردانی۔ سلامتِ نفس اور نیک نیتی کے ساتھ عمدہ اہلکار تھا۔ اُسے دیوانی کا خلعت بھی ہؤا مگر حکم ہؤا کہ طلب تنخواہ کے کاغذ راجہ کے محرّر و منشی اپنے ہی پاس رکھیں ٭

اس کے سبب سے اس کے رشتہ داروں کی کارگذاری بھی درجۂ اعتبار کو پہنچتی تھی۔ چنانچہ بنگ بہار کی مہم میں نوازوں اور کشتیوں کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتظام پرماننڈ کے سپرد ہوا - کہ راجہ کے خویشوں میں سے تھا - یہ بات بآواز بلند تعریف کے قابل ہے۔ کہ باوجود ایسی لیاقت جانفشانی اور جاں نثاری کے خود اپنے تئیں بلند کرنا نہ چاہتا تھا - دیکھو کئی لڑائیوں میں اُسے خود سپہ سالاری کا موقع پیش آیا - مگر وہ بھی قلب میں کہ سپہ سالار کی جگہ ہے - قائم نہ ہوا - اس کے کار و بار سے معلوم ہوتا ہے - کہ آقا کے حکم پر محو ہو کر بلکہ اپنے حال اور خیال سے بے خبر ہو کر کام کو سرانجام کرتا تھا - تم نے دیکھا ہوگا کہ ہر مہم میں کیسا بر وقت پہنچتا تھا اور ہر معرکہ میں جان توڑ کر قوت دیتا تھا - بنگالہ کی مہم میں ہمیشہ سردار سے سپاہی تک بے دل ہو کر بھاگنے کو تیار ہوتے تھے - وہ کہیں دل داری سے اور کہیں غمخواری سے - کہیں بیم یا امید سے مقدمہ مطلب منقوش خاطر کر کے سب کو روکے رکھتا تھا +

اس کی عملی لیاقت کا اندازہ صرف اتنا ہی معلوم ہوتا ہے - کہ اپنے دفتر کی تحریروں کو بخوبی پڑھ لیتا تھا - مگر طبیعت ایسی قواعد بند

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اصول تراش لایا تھا - جس کی تعریف نہیں
ہو سکتی - مالیات کے کام کو ایسا جانچتا تھا -
اور اس کے نتیجوں کو ایسا پہچانتا تھا - کہ جو اس
کا حق ہے + میں نے پہلے بھی لکھا ہے - اور
اب دوبارہ لکھتا ہوں - کہ اس سے پہلے حساب
کا دفتر بالکل برہم تھا - جہاں ہندو نوکر تھے -
وہاں ہندی کاغذوں میں کام چلتا - جہاں ولایتی
تھے - وہ فارسی کاغذ رکھتے تھے - ٹوڈرمل - فیضی -
میر فتح اللہ شیرازی - حکیم ابوالفتح وغیرہ نے بیٹھ
کر قواعد باندھے - اور سب دفتروں میں اُنہیں کے
بموجب کام جاری ہؤا - خواجہ شاہ منصور اور
مظفر خاں نے دفتر کے انتظام میں بڑے بڑے
کام کیئے - مگر اُس نے سب پر پانی پھیر
دیا - اور شہرت کے میدان میں اُن سے آگے
نکل گیا - بہت سے نقشے اور فردوں کے نمونے
آئین اکبری میں درج ہیں - اُسی کی اصطلاحیں
اور الفاظ ہیں - کہ آج تک مالگذاری اور حساب
کے کاغذات میں چلے آتے ہیں +

سکندر لودھی کے زمانے تک دھرم وان ہندو
فارسی یا عربی نہ پڑھتے تھے - اس کا نام لیکش ودیا
رکھا تھا - راجہ نے تجویز کیا کہ کل قلمرو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہندوستان میں یک قلم دفتر فارسی ہو جائیں - نتیجہ
اس کا یہ تھا - کہ جو ہندو اہلِ قلم - اہل تجارت
اور صاحبِ زراعت ہوں - اُنہیں ضرور فارسی
پڑھنی چاہیئے - اس پر ہندوؤں میں اضطراب پیدا
ہؤا - اور چند روز مشکلیں بھی پیش آئیں - لیکن
ساتھ ہی یہ خیال بھی اُسی نے خاص و عام میں
پھیلا دیا - کہ بادشاہِ وقت کی زبان رزق کی
کنجی اور دربارِ شاہی کی دلیل ہے - ادھر اکبر
بادشاہ بھی اکبر بادشاہ تھے - جس نے محبت کا
جال پھینک کر دلوں کو مچھلیوں کی طرح پھانس
لیا تھا - یہ بات بہت جلد سب کی سمجھ میں
آ گئی - چند سال کے عرصے میں بہت سے ہندو
فارسی خوان فارسی دان ہو گئے - اور دفتروں میں
اہل ولایت کے پہلو دبا کر بیٹھنے لگے - اس کی
حکمتِ عملی کو دیکھو - کس خوبی سے قوم کے
مالی اور ملکی منصوبوں کے لئے شاہراہ کھولا ہے
بلکہ حق پوچھو - تو فارسی عربی الفاظ کو اُسی وقت
سے ہندوؤں کی زبانوں میں بلکہ گھروں میں رستہ
مل گیا - اور یہیں سے اُردو کی بنیاد ریختہ سے
استوار ہوئی ؛

۹۹۰ھ میں سونے سے تانبے تک کل سکون

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں اصلاحیں ہوئیں - راجہ کی تجویز اس اصلاح کا جزوِ اعظم ہے - اس میں بڑا وصف یہ تھا - کہ تجویز تدبیر میں مصلحت کے کسی پہلو کو جانے نہ دیتا تھا - اوّل اوّل دیوانِ عالی دماغ شاہِ منصور کے تمام دفاترِ سلطنت کو اپنے قلم کی نوک سے دبائے ہوئے تھے - دیوانِ مستوفی - وزیر - جو کچھ سمجھو وہی تھے - ساتھ اس کے کاغذاتِ حساب کے کیڑے تھے - اور کفایت شعاری کے تالاب میں بگلا - مگر سپاہی اور ملازم کا جونک کی طرح لہو پی جاتے تھے +

۹۸۵ھ میں اُنھوں نے نئی کاردانی خرچ کی اور فوج کی تنخواہ کے چند آئین باندھے - راجہ نے ایک مفصّل عرضداشت لکھی - اس میں حساب کتاب دفتر کے قواعد لکھے تھے - اور مصلحتِ وقت کے نشیب و فراز دکھا کر سپاہی کی رعایت کو مقدم رکھا تھا - اکبر خود فرقہ سپاہی کے مائی باپ تھے - چنانچہ خواجہ سے یہ کام لے لیا - اور ان کی خدمت شاہ قلی محرم کو اور وزارت وزیر خان کو مل گئی - ایسی ہی خیر خواہیاں تھیں اور یہی مصلحت کے پہلو تھے - جن کی رعایتوں سے اُن کے کلام کو سپاہ کے دلوں میں وہ راہ تھی - کہ بنگالہ کے معرکوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں کامیابی حاصل کی +

اُس نے حساب میں ایک رسالہ لکھ ہے۔ اُس سے گُر یاد کر کے بنئے اور مہاجن دکانوں پر اور دیسی محاسب گھر اور دفتر کے کار و بار میں طلسمات کرتے ہیں۔ اور مدرسوں کے ریاضی دان منہ دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں +

شیخ ابوالفضل نے جو فقرے اس کی عادات اور اخلاق کے بارے میں لکھے ہیں۔ اُن کے باب میں آزاد کو کچھ لکھنا واجب ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ اگر تعصب کی پرستاری۔ تقلید کی محبت اور کینہ کشی نہ ہوتی اور اپنی بات پر مغرور ہو کر نہ اڑتا۔ تو بزرگانِ معنوی میں سے ہوتا + وہ راستی اور کم طمعی میں عمدہ خدمت گزار تھا۔ بے لالچ کار و بار کرتا تھا۔ کاش کینہ کش اور انتقامی نہ ہوتا۔ کہ طبیعت کے کھیت میں ذرا ملائمت پھوٹ نکلتی۔ یہ بھی سہی۔ تعصبِ مذہبی چہرہ پر رنگ نہ پھیرتا۔ تو اتنا قابلِ ملامت نہ ہوتا باوجود اس کے عام اہلِ زمانہ کو دیکھ کر کہنا چاہیئے۔ کہ سیر دلی اور بے طمعی کے ساتھ عرق ریز کار دان۔ قدر دان۔ خدمتگذار تھا۔ اور کم نظیر نہیں۔ بے نظیر تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بٹالوی صاحب خلاصۃ التواریخ سے تعجب ہے۔
کہ ملک پنجاب میں بیٹھ کر کتاب لکھی اور شاہجہان
اور عالمگیر کا زمانہ پایا۔ اُنھوں نے بھی ٹوڈرمل کی
اصل۔ نسل اور عمر اور سن ولادت کی توضیح
نہیں لکھی۔ البتہ اس کے اوصاف میں ایک بڑا
ورق تحریر کیا۔ جو تقریباً راستی اور اصلیت کے
الفاظ سے مرصع ہے۔ اس میں کہتے ہیں۔ کہ رازدانِ
سلطنت تھا۔ دقائقِ سیاق اور دقائقِ حساب میں
بے نظیر تھا۔ محاسبوں کے کاروبار میں باریکیاں
نکالتا تھا۔ ضوابط و قوانین وزارت۔ آئین سلطنت
مُلک کی معموری۔ رعیت کی آبادی۔ دفترِ دیوان کے
دستورالعمل۔ حقوقِ بادشاہی کے اصول۔ افزونی خزانہ
رستوں کی امنیت۔ مواجبِ سپاہ۔ تنخواہِ جاگیر۔
مناصبِ امرا کے قواعد۔ سب کچھ اس کی یادگار
ہیں۔ اور سب جگہ اُنھیں قواعد اور ضوابط پر عمل
درآمد ہے +

محمد حسین آزاد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

نظرِ دقیق - باریک بین نظر +

اصالت - اصیل ہونا +

سوالات

۱- ٹوڈرمل کہاں کا رہنے والا تھا؟ اُس نے شاہی دربار میں رسائی کیونکر پائی - کون سے اوصاف اس کی ترقی کا موجب ہوئے؟

۲- آئین - مناصب - احکام - قواعد و ضوابط - دیار - نفائس - عجائب - دقائق - حقائق کے واحد لکھو +

۳- آدمیت کا جوہری - خدمت کا صراف - مزاج آگ ہونا بے غیرتی کی خاک سر پر ڈالنا - قواعد بند - اصول تراش پانی پھیرنا - خاک اڑانا کے معنے بتاؤ - اور اپنے فقروں میں استعمال کرو +

۴- ثابت کرو - کہ ٹوڈرمل میں فن سپہگری کا جوہر بھی موجود تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

موسمِ خزاں

گذر چکی تھیں بہاریں خزاں کا موسم تھا
کہ اتفاق سے میں اک چمن میں جا نکلا

عجیب حالِ گل و گلستاں نظر آیا
نگہ اٹھا کے جدھر دیکھا آنکھ بھر لایا

وہ زرد زرد تھے رنگ آہ سبز پوشوں کے
کہ شکل دیکھی نہ جاتی تھی اُنکی آنکھوں سے

کھڑے تھے بیکس و مجبور سے بیچارے سے
لٹے لٹائے پریشان غم کے مارے سے

نہ موتیا نہ چنبیلی نہ موگرا دیکھا
برائے نام نہ غنچہ کوئی کھلا دیکھا

زباں دراز نہ سوسن کہیں نظر آئی
نہ مجھ کو نرگس شہلا نے آنکھ دکھلائی

نہ سبزیاں نہ طراوت نہ تازگی نہ فضا
نہ خوشگوار ہوائیں نہ لطف نظارہ

روش روش پہ غضب ابتری سی چھائی ہوئی
خزاں کے ہاتھ سے اک خاک سی اُڑائی ہوئی

یہ سیر دیکھ کے دل میں بہت ہی پچھتایا
کہ آج اس جگہ کیوں سیر کو چلا آیا

یہاں نہ آتا تو ناحق ملال کیوں ہوتا
کسی کے حال کا مجھ کو خیال کیوں ہوتا

جینتر داس مائل

الفاظ و معنی

آنکھ بھر لانا - آبدیدہ ہونا - چشم پُرنم ہونا ۔

سبز پوش - مراد درخت اور پودے ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شہلا - وہ عورت جس کی آنکھیں بھڑ کی مانند ہوں +
زبان وراز سوسن - سوسن (مؤنث) ایک قسم کا آسمانی رنگ کا پھول جسے شعرا اکثر زبان سے تشبیہ دیتے ہیں +
نرگس شہلا - ایک قسم کی نرگس جس کا پھول زرد ہونے کی بجائے سیاہ ہوتا ہے +

سوالات

۱- خزاں میں درخت اور پتوں کی کیفیت کیا ہوتی ہے؟
۲- "زبان وراز نہ سوسن کہیں نظر آئی" کی ترکیب نحوی کرو +

بتلا کا بیاہ

یہ کب کی بات ہے کہ بتلا کو مدرسے میں داخل ہوئے چوتھا برس شروع تھا - خوش حال باپ کا بیٹا - صورت شکل کا اچھا - بلکہ حد سے زیادہ اچھا - پڑھا - لکھا - کماؤ دس روپیہ کا - مدرسہ میں وظیفہ دار - اس روداد کے لڑکوں کو بیٹیوں کی کیا کمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھی ۔ قاعدے کے مطابق مبتلا کی طرف سے بیٹی والوں
کے یہاں ابتداءً رقعہ جانا چاہئے تھا ۔ مگر مبتلا کے
ظاہری حالات دیکھ سُن کر لوگ اس قدر نیچے ہوا
تھے ۔ کہ کئی جگہ سے بیٹی والوں نے منہ پھاڑ کر
رقعہ منگوا بھیجا ۔ دستور کی بات ہے ۔ کہ خریداروں
کی کثرت ہوتی ہے ۔ تو بیچنے والوں کے مغز چل
جاتے ہیں ۔ مبتلا کی ماں بہنوں کا یہ حال تھا ۔
کہ کہیں کی بات ان کے خاطر تلے آتی ہی نہ
تھی ۔ ورنہ کیا مبتلا جیسا اللہ آمین کا بیٹا، سترہ
اٹھارہ برس کی عمر تک کوارا بیٹھتا ۔ اب تک تو
اس کے ایک چھوڑ کبھی کے چار چار بیاہ ہو
گئے ہوتے ۔ اس گھر کی خوشحالی اتنی ہی تھی
کہ قلعے کی تنخواہیں آسامیاں ۔ کرایہ ملا کر کُل سَو
سَوا سَو روپے کی آمدنی تھی ۔ اور اس میں اتنا
بڑا کنبہ ۔ مگر مبتلا کا باپ ایسا منتظم اور کفایت شعار
آدمی تھا ۔ کہ اُس نے اپنے سلیقے سے گھر کا بھرم
بنا رکھا تھا ۔ اس حالت میں جہاں کہیں سے پیام
آیا ۔ چھوٹتے کے ساتھ ایک دم سے چاندی کا
نہیں سونے کے پلنگ کی فرمائش ایسے اصرار کے
ساتھ ہوتی تھی ۔ گویا کہ نکاح کی شرطِ اعظم ہے
اور معاملے کی بات ہے ۔ جیسا لینا ویسا دینا ۔ ہیکڑی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو یہ تھی کہ لیں تو سنھرا پلنگ اور دینے کے نام
پیاری کے خرچ کے لئے ادھی نہیں - کیونکہ ہمارے
خاندان کا دستور نہیں - مہر شرع محمدی - سو روپے
کا چڑھاوا - سو روپے کا جھومر - صورت شکل اپنی
جگہ جگہ سبھی تلاش کرتے ہیں - اور سمجھنے اور غور
کرنے والے کو تو یہ بات ہے - کہ باوجودیکہ ہر
شخص خوبصورتی کا خواہاں ہے - مگر بری بھلی
کالی - گوری - یہانتک کہ کانی کھدری اللہ کی
بندیاں سب ہی کھپی جاتی ہیں - ہم نے تو
اتنی عمر ہونے آئی کسی کو صورت کی وجہ سے
کواری بیٹھے نہ دیکھا - تاہم چونکہ مبتلا ایک خوبصورت
خاندان کا آدمی اور خود بھی بڑا خوبصورت تھا - اگر
اس کے لئے خوبصورت بی بی تلاش کی جاتی تھی
تو کچھ بھی بیجا بات نہ تھی - مگر تلاش کرنے کے
بھی طریقے ہوتے ہیں - کہ عورتیں چوری چھپے - حیلے
بہانے کسی نہ کسی طرح لڑکی کو یا تو خود کسی
وقت دیکھ لیتی ہیں - یا اپنے دیکھنے کا موقع نہیں
بنتا تو کسی کو بھیج کر دکھلوا لیا کرتی ہیں - یہاں
تو یہ ضد کہ ہم اپنی آنکھ سے دیکھ بھال کر لینگے
اور اپنے ہاتھوں لڑکی کے منہ میں مصری کی ڈلی
دینگے - کیسی کیسی جگہ سے پیام آئے - کہاں کہاں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رقعہ گیا۔ مگر کہیں لین دین پر تکرار ہوئی کہیں صور
پسند نہ آئی۔ کہیں دیکھنے بھالنے کی شرط نامنظور
غرض کوئی بات ٹھیری ٹھیرائی نہیں۔ پچاسوں پیام
اور بیسیوں جگہ سے رقعہ واپس۔ رشتے ناطے کی با
چیت ہو کر چھٹم چھٹا ہو جانا۔ یا رقعہ جا کر واپس آ
کچھ آسان نہیں ہے۔ بیٹی والے اس میں اپنی
ہتک سمجھتے ہیں۔ اور اُن کو یہ خیال ہوتا ہے
کہ ایک جگہ رقعہ واپس جائیگا تو دوسروں کو خدا جا
کیا کیا خیالات پیدا ہوں گے۔ اکثر ایسے موقعہ پر دلو
میں رنجش آجاتی ہے۔ خیر ایک دو جگہ بجبوری ای
اتفاق ہو تو مضائقہ نہیں۔ نہ کہ مبتلا کا رقعہ آج ج
اور ادبدا کر دن بعد ضرور الٹا منگوا لیا۔ جب متوا
واپسی رقعہ کی نوبت پہنچی۔ تو سارے شہر میں ایک غ
سا پڑ گیا۔ اور جہاں جہاں سے رقعہ واپس منگوایا گیا۔ ا
کے ساتھ بیٹھے۔ ٹھلائے ایک طرح کی عداوت قائم ہوئی
یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ جس مشاطہ سے کہتے۔ کا
پر ہاتھ دھرتی۔ جہاں رقعہ بھیجتے۔ وہ لوگ لانے والے
کو اندر آنے تک کے روادار نہ ہوتے۔ پس ا
خاندان کے نازِ بیجا نے مبتلا کو ایسا نکو بنا دیا۔ کہ ا
کوئی اس کی بات کی حامی نہیں بھرتا تھا۔ رقعہ
بے ردّ و کد واپس آنا تو ممکن ہی نہیں۔ ایک گھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو ہم کو حال معلوم ہے کہ وہاں پہلے مشاطہ کی معرفت
زبانی بات چیت ہوئی۔ وہ لوگ اُن کے کنبہ دار بلکہ
کچھ رشتہ دار بھی تھے۔ مہینوں سوال و جواب ہوتے
رہے۔ اکثر باتیں طے ہو کر بعض کی نسبت تکرار درپیش
تھی۔ کہ یکایک اُن کی طرف سے رقعہ جا موجود ہوا۔
بیٹی والے خوش ہوئے۔ کہ گفت و شنید کے بعد رقعہ
آیا۔ تو بس اس کے یہی معنے ہیں۔ کہ منظور کر لیا
چنانچہ یہی سمجھ کر رقعہ تو رکھ لیا۔ اور جواب میں زبانی
اتنا ہی کہلا بھیجا۔ کہ ہم کو بسر و چشم منظور ہے۔ خدا
انجام اچھا کرے! انشاء اللہ دو چار دن میں صلاح
کر کے کوئی اچھی سی تاریخ ٹھیرا کر کہلا بھیجینگے۔
سمدھنیں آ کر لڑکی کا منہ میٹھا کر جائیں۔ پھر اللہ خیر
کرے تو جب اُن کی مرضی ہوگی بیاہ برات ہو رہیگا۔
ہم تو اس وقت چاہیں۔ تو اس وقت تیار ہیں۔
ہمارے یہاں ذرا دیر نہیں۔ جو عورت یہ پیام لے کر
گئی۔ مبتلا والوں نے اسی کے ہاتھ کہلا بھیجا کہ پہلے
ہماری شرطوں کے مطابق تحریری اقرار نامہ بھیج دیں
تب تاریخ ٹھیرائی جائے۔ تاریخ کا ٹھیرانا ایسا کیا
آسان ہے۔ یہ سُن کر سب کو تعجب ہوا اور اپنا
سا منہ لے کر رہ گئے۔ آخر مبتلا والوں کی طرف
سے واپسی رقعے کا تقاضا ہوا۔ دن میں دو دو بار رقعے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے لئے آدمی جاتا اور ایسی سخت سُست باتیں
کہتا۔ کہ گویا رقعہ کیا ہے مہاجن کا قرضہ ہے خیر
مار کر رقعہ واپس تو کیا مگر اس طرح کہ مارے غصے
کے نکال کر موری پر پھینک دیا کہ کمخواب کی تھیلی
جس میں رقعہ دستور کے مطابق لپٹ کر آیا تھا۔ تمام
کیچڑ میں لت پت ہوگئی۔ اور کہا کہ جاؤ۔ اس کو
شہد لگا کر چاٹو۔ اور دیکھو خبردار! لڑکے کی آماں
سے ضرور ضرور کہ دینا کہ تم نے کہنے میں دو مہینے
بات لگی رکھ کر آپ ہی رقعہ بھیجا۔ اور پھر آپ ہی
اَن ہونی باتوں پر اصرار کر کے واپس منگوایا۔ یہ
کچھ بھلمنساہٹ کی بات نہیں ہے۔ ہم نے مانا کہ
اُن کا بیٹا اُن کے لئے چوہے کو ہلدی کی گرہ اللہ
آمین کا ہے۔ مگر دوسروں نے بیٹیاں کوڑے پر
پڑی نہیں پائیں۔ ایسی شرطوں سے جو نہ سنیں نہ
دیکھیں۔ اُن کو شہر میں تو انشاءاللہ بیٹی ملنے کی
نہیں۔ سونے کا پلنگ اُن کو مانگتے ہوئے شرم
نہیں آتی۔ اس سے پہلے تین بیٹیاں بیاہ چکے ہیں
اور ابھی اللہ رکھے دو اور موجود ہیں۔ بیٹیوں کو تو
ڈھنگ کے نواڑی پلنگ بھی نہ جڑے۔ بیٹے میں
کیا سرخاب کا پر لگا ہے۔ کہ بدون سونے کے
پلنگ کے اس کو نیند نہیں آتی ہے۔ خدا نہ کرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو کوئی بھلا مانس اُس کو بیٹی دے منہ پر ہاتھ پھیر
کر دیکھیں - ناک رہی یا کٹ گئی - ہمارے نزدیک
دنیا جہان کے نزدیک تو جڑ بنیاد سے کٹ گئی -
جس گھر سے رقعے کی واپسی کا مذکور ہے - اس گھر
کی عورتیں ایسی ملنسار تھیں - کہ سارے شہر میں اُن
کا حصّہ بخرا چلتا تھا - کہیں شادی بیاہ ہو - کوئی دوسری
تقریب ہو - اُن کے ہاں ضرور بلاوا آتا - اور یہ بھی
اپنے یہاں کی چھوٹی بڑی تقریبات میں سبھی کو بلاتے
سبھی کو یکساں پوچھتے تھے - ان عورتوں نے ضد میں
آکر مبتلا کا اچھی طرح خاکہ اُڑایا اور سارے شہر
میں خوب ڈھنڈورا پیٹا - اور رسوا کیا - غرض اس گھر
کے بگاڑنے رہی سہی اور بھی آس توڑ دی - اب
شہر میں مبتلا کی نسبت ناتے کا ہونا محال تھا -
بہت قریب کے رشتہ داروں میں جس قدر بیٹیاں
تھیں - مبتلا تھے تو بڑے لاڈلے دودھ پی پی کر
ان سب کو رضائی بہنیں بنا چکے تھے - مبتلا کے
لئے اب صرف ایک گھر رہ گیا تھا - کہ ہو تو وہیں
ہو - ورنہ مبتلا ساری عمر کوارا پڑا پھرے - مبتلا
کی پھوپھی دِلّی سے دس بارہ کوس سیّد نگر میں بیاہی
ہوئی تھیں - وہ لوگ زمیندار تھے - مگر زمینداروں میں
سر برآوردہ - بڑے بڑے سالم چھ گاؤں کے مالک - اُن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بزرگ تو مہمان داری اور مسافر نوازی اور داد و
دہش میں دور دور مشہور تھے - مگر اب کثرت پٹی
داری کے سبب نہ ویسی آمدنی تھی - نہ وہ دل - قرب
شہر کی وجہ سے رعایا شوخ - حصہ داروں میں طرح طرح
کی تکراریں - غرض ہمیشہ ان میں سے دو چار اُدنی
مقدموں کی پیروی کے لئے شہر میں موجود رہتے
تھے - جس طرح دائم المریض اپنی دوا کرتے کرتے حکیم
ہو جاتا ہے - اسی طرح یہ لوگ مقدمے لڑتے لڑتے
ایسے قانون دان ہو گئے تھے - کہ بیرسٹروں کو مات
کرتے - وکیلوں کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے - ڈھونڈ ڈھونڈ
کر لڑائیاں مول لیتے - اور تلاش کر کر کے جھگڑے
خریدتے - قرب و جوار میں یہ لوگ ایسے لڑاکو اور
جھگڑالو مشہور تھے - کہ لوگ ان سے رشتہ ناتا کرتے
ڈرتے تھے - رقعے کا پہنچنا تو بہت بڑی بات تھی
مگر ان کے یہاں جھوٹوں بھی تذکرہ ہوتا - اور یہ
چاہتے تو سچوں سر ہو جاتے - اور کچھ ایسے قانونی
اڑنگے لگاتے - کہ کسی کی ایک نہ چلتی مگر مبتلا
کو کوئی دوسرا گھر نہ تھا - خدا نے ایسا ان کے
غرور کو ڈھایا کہ کس کا پلنگ اور کہاں کا دیکھنا
بھالنا - مبتلا کی ماں گئی - اور منگنی ٹھیرا کان دبا
کر چپکی چلی آئیں - اور اگر ذرا بھی چیں چپڑ کرتیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو فوجداری کے استغاثوں اور دیوانی کی نالشوں کے مارے ہوش بگڑ جاتے - اب مبتلا کی منگنی کو منگنی نہ سمجھو بلکہ بیچ ڈالنا یا غلام بنا دینا - یا عمر قید - سمدھیانے تو برابر ہی کے اچھے ہوتے ہیں - خیر اٹھارہ بیس تک کے فرق کا بھی مضائقہ نہیں - مگر یہاں تو سیدنگر والوں کی اس قدر ہیبت چھا رہی تھی - کہ جیسے کسی بڑے جابر کوتوال کی - اُدھر سے حکم ہوتے تھے - ادھر سے تعمیل - اُدھر سے فرمائش ادھر سے بجاآوری - اُدھر سے ناز ادھر سے نیاز

بعد چندے اُنھوں نے کہلا بھیجا - کہ اگلے مہینے کی دسویں کو اس طرح ساز و سامان کے ساتھ بارات یہاں پہنچے - ویسا ہی ہوا - بیس ہزار روپے مہر ماننا ہوگا - اور مان لیا - ہزار روپیہ جوڑے چڑھاوے کا نقد دینا ہوگا - اور دیا - پچیس روپیہ مہینہ پٹاری کا خرچ لکھوانا چاہا اور لکھوا لیا - مگر بات یہ ہے - کہ سیدنگر والوں نے بیٹی کو دیا بھی تو اتنا کہ سونے کا پلنگ تو نہ تھا - شاید ان کے یہاں کا دستور نہ ہوگا مگر گلے اور کانوں کا اور سر کا سارے کا سارا زیور دوہرا ملا - جڑاؤ الگ - شادی بیاہ میں پہننے کا - اور سادہ الگ - ہر روز کے استعمال کا - غرض سیدنگر والوں نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بیٹی کا بیاہ اپنے نام کے مطابق کیا - دلّی میں اتنا
جہیز ملنا مشکل تھا - لوگ باہر کی سوبھا اور مال
و اسباب کی فہرست دیکھ کر پانچ ساڑھے پانچ
ہزار کا جہیز آنکتے تھے - اوپر کا خرچ الگ
سو گھر کا ڈھڑیوں گھی اور منوں غلّہ - زمینداروں
کے یہاں اس کا حساب کیا - اُنیسویں برس مبتلا کا
بیاہ ہوا - جہیز کے اعتبار سے تو دُلہن بہت
اچھی پائی - ذات جماعت کچھ پوچھنی نہ تھی - سگی
پھوپھی کی بیٹی - رہی صورت کوئی خاص چیز تو چنداں
بُری نہ تھی - بلکہ الگ الگ دیکھو تو رنگ بھی
گورا نہیں تو کھلتا ہوا - چپٹی آنکھ - ناک - دہانہ -
ماتھا - مانگ کسی میں کوئی خاص عیب نہ تھا - ہاں
چہرے کی مجموعی بناوٹ میں خدا جانے کیا بات تھی
نزاکت اور جسم میں جامہ زیبی نہ تھی - ہزار بیبیوں
میں بیٹھی ہو - تو صاف پہچان پڑتی کہ باہر کی ہے
اور سچ تو یہ ہے - کہ مبتلا کے پہلو میں رہی سہی
اور بھی بے رونق معلوم ہوتی تھی - جن دنوں مبتلا
کا بیاہ ہوا - وہ آپے میں نہ تھا - نشۂ شباب میں
سرشار اور بدمست - سیر تماشوں میں منہمک - وہ
اپنے بیاہ برات کی خبر سُن کر خوش ہوتا تھا -
مگر صرف اس غرض سے کہ ناچ دیکھنے میں آئینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شادی کی تیاریاں دیکھ کر مسرت ظاہر کرتا تھا۔ مگر
نقط اس غرض سے کہ گانا سنینگے۔ اگر سمجھ کو کام
میں لاتا۔ تو اُس کی سمجھ رسا تھی۔ اور جان سکتا
تھا۔ کہ بیاہ کیا چیز ہے۔ اور بیاہ سے کس طرح
ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ مگر وہ دنیا کے کام میں
مطلق غور کرتا ہی نہ تھا۔ اُس نے ایک لمحہ کے
لئے بھی بیاہ کے انجام کو نہ سوچا۔ اُس نے
نکاح کے وقت قبلتُ کہا۔ گویا کہ کھیل ہے۔
اقرار نامے پر دستخط کئے۔ یعنی ہنسی ہے۔ اُس
کو بی بی کی طرف ملتفت ہونا چاہیئے تھا۔ اور
ملتفت ہونے کی اُس کی عمر بھی تھی۔ مگر اُس
کی آنکھیں ڈھونڈتی تھیں ناز و کرشمہ۔ غمزہ و ادا
مٹک چٹک۔ وہ شریف زادیوں میں کہاں اور
خصوصاً دیہات کی شریف زادیوں میں! پس
اُس نے بی بی کو دیکھا ناپسندیدگی سے۔ استکراہ
سے اور ناخوشی سے۔ اور بی بی کے ساتھ اس
کی لشٹم پشٹم گزرتی گئی۔ اور آپس میں ویسی محبّت
و موانست پیدا نہ ہوئی۔ جیسی نئے بیاہے ہوئے
دولھا دلہن میں ہونی چاہیئے۔ اور عموماً نہیں تو
اکثر ہؤا بھی کرتی ہے۔ علاوہ اس کے مبتلا
کو ابھی اپنی ہی پرداخت سے فرصت نہ تھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سو دُلھنوں کی ایک دلہن تو وہ آپ تھا۔ بناؤ سنگار میں ہر دم مصروف۔ زیب و زینت میں ہر لمحہ مشغول۔ وہ خود اپنی حسنِ صورت پر اس قدر فریفتہ تھا۔ کہ آئینہ دیکھنے سے کبھی اس کو سیری ہی نہیں ہوتی تھی۔ اُس کو یہاں تک خبط نے گھیر رکھا تھا۔ کہ راستہ چلتا تو مڑ مڑ کر اپنے سائے کو دیکھتا جاتا ؛

شمس العلما ڈاکٹر نذیر احمدؒ

الفاظ و معنی

روداد۔ کیفیت۔ حالت۔ حقیقت ؛

منہ پھاڑ کر رقعہ منگوا بھیجا۔ وضعداری کو بالائے طاق طاق رکھ کر یا اس کی پروا نہ کر کے رقعہ منگوا بھیجا ریجھے ہوئے تھے۔ خوش تھے۔ راضی تھے۔ مائل تھے یا راغب تھے ؛

مغز چل جانا۔ غرور یا گھمنڈ کرنا ؛ اترانا ؛

بات خاطر تلے نہ آنا۔ بات پسند نہ آنا۔ بات دل نہ لگنا ؛

اللہ آمین کا بیٹا۔ نہایت ناز و نعمت میں اور دعائیں مانگ مانگ کر پلا ہوا۔ لاڈ پیار سے پلا ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھرم - ساکھ - اعتبار - شہرت - ناموری +
کانڑی - یک چشم - ایک آنکھ کی عورت +
کھدری - چیچک رو - ناہموار - بدصورت +
مسترد - رد کیا ہوا - واپس کیا گیا +
اوبدا کر - خواہ مخواہ - شرارت یا ضد سے +
مشاطہ - نائن - کنگھی چوٹی کرنے والی عورت +
نکو - بدنام +
ہامی بھرنا - اقرار کرلینا - ذمہ لینا +
رد و کد - اصرار - بحث کرنا +
چوہے کو ہلدی کی گرہ - مثال ہے - "چوہے کو ہلدی کی گرہ ملی وہ پنساری بن بیٹھا - یعنی کم حیثیت آدمی تھوڑی سی پونجی پر اترانے لگتا ہے +
نگوڑا - بیچارہ +
خاکہ اڑانا - شرمندہ کرنا - رسوا کرنا +
دھتکار - بے عزتی - رسوائی +
چین چپڑ کرنا - تکرار کرنا - بحث کرنا +
آنکنا - جانچنا +
استکراہ - کراہت +
موانست - محبت +
پرداخت - زیبائش - بناؤ سنگار +
سرخاب کا پر لگنا - نایاب ہونا - (تحقیر کے موقعہ پر بولتے ہیں)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ ریجھنا ۔ منہ پھاڑ کر کوئی چیز مانگنا ۔ مغز چل جانا ۔ ہات خاطر تلے نہ لانا ۔ اللہ آمین کا بیٹا ۔ کانوں پر ہاتھ دھرنا ۔ ہامی بھرنا ۔ اپنا سا منہ لے کر رہ جانا کے معنے بتاؤ اور اپنے فقروں میں استعمال کرو ۔

۲۔ مبتلا کے لئے بی بی کی تلاش کس طرح کی گئی ؟ مفصل لکھو ۔

۳۔ اُس کی منگنی آخر کس طرح ٹھیرائی گئی اور کہاں ؟

۴۔ جہاں اس کی منگنی ہوئی وہ لوگ کیسے تھے ؟

۵۔ سیدنگر والوں نے کیا شرائط منوائیں اور جہیز میں کیا کچھ دیا ؟

۷۔ 'مبتلا کو اپنی ہی پرداخت سے فرصت نہ تھی' کی تحلیل صرفی کرو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حُبِّ قوم

یہ پہلا سبق تھا کتابِ ہدیٰ کا کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

عمل جن کا ہے اس کلامِ مبیں پر وہ سرسبز ہیں آج روئے زمیں پر
تفوق ہے اُن کو کہین و مہین پر مدار آدمیت کا ہے اب انہیں پر
شریعت کے جو ہم نے پیماں توڑے
وہ لے چل کے سب اہلِ مغرب نے جوڑے

وہ مُلک اور ملّت پہ اپنی فدا ہیں سب آپس میں اک اک کے حاجت روا ہیں
اولوالعلم ہیں اُن میں یا اغنیا ہیں طلبگار بہبود خلقِ خدا ہیں
یہ تمغا تھا گویا کہ حصّہ اُنہیں کا
کہ حب الوطن ہے نشاں مومنیں کا

امیروں کی دولت غریبوں کی ہمّت ادیبوں کی انشا حکیموں کی حکمت
فقیہوں کے خطبے شجاعوں کی جرأت سپاہی کے ہتھیار شاہوں کی طاقت
دلوں کی امیدیں امنگوں کی خوشیاں
سب اہلِ وطن اور وطن پر ہیں قرباں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عروج اُن کا جو تم عیاں دیکھتے ہو جہاں میں اُنھیں کامراں دیکھتے ہو
مطیع ان کا سارا جہاں دیکھتے ہو اُنہیں برتر از آسماں دیکھتے ہو

یہ ثمرے ہیں اُن کی جوانمردیوں کے
نتیجے ہیں آپس کی ہمدردیوں کے

خواجہ الطاف حسین حالی

الفاظ و معنی

کتاب ہُدیٰ - ہدایت کی کتاب - قرآن شریف +
وِلا - دوستی - پریت - محبت +
کلامِ مبین - صاف اور ظاہر اور مدلل کلام - مراد قرآن شریف
تفوق - فوقیت +
کہین و مہین - ادنےٰ اعلےٰ +
اغنیا - واحد غنی دولتمند +
اولوالعلم - صاحب علم + عالم +

سوالات

۱- اغنیا - خلائق - مومنین - اولوالعلم کے واحد لکھو +
۲- ادیب - فقیہہ - مطیع - کامران تواعد میں کیا ہیں ؟
۳- حبّ قوم اور وطن پر مختصر جواب مضمون لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روضۂ تاج محل

روضۂ تاج محل ہندوستان کی سب سے مشہور عمارت ہے۔ اور ہندوستان پر کیا موقوف ہے۔ اپنی طرز میں دنیا بھر میں لاجواب ہے۔ یہ روضہ ایک ملکہ کی یادگار ہے۔ جس کا وفادار اور دلدادہ شوہر شاہجہان شاہنشاہ ہندوستان تھا۔ جب قضائے الٰہی سے یہ بادشاہ بیگم جس کا نام ممتاز محل تھا۔ اور جسے بادشاہ پیار سے تاج محل کہا کرتے تھے۔ اپنے شوہر کی زندگی میں فوت ہوئی۔ اور اسے داغ مفارقت دے گئی۔ تو بادشاہ نے اپنی محبت کو اُس آرام گاہ کے بنانے اور سجانے میں صرف کر دیا۔ جس میں اُس کے دل کی مالک بیوی کو ہمیشہ کے لئے سونا تھا +

دار السلطنت آگرہ میں دریائے جمنا کے کنارے خالص سنگِ مرمر کا یہ عالیشان مقبرہ تیار ہوا۔ جس کے وسط میں بادشاہ بیگم کی قبر بنی۔ اور کچھ عرصہ بعد اسی قبر کے قریب شاہجہان بھی جا لیٹا +

روضۂ تاج محل کی خوبصورتی اور دلربائی جس کی ایک دنیا مدّاح ہے۔ کیا صرف سنگِ مرمر کی نفیس جالیوں سے پیدا ہوئی؟ جو مزار کے گرد بنی ہوئی ہیں۔ یا اُن گل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کاریوں کا نتیجہ ہے۔ جن سے باکمال استادوں نے سنگ مرمر کی سفید زمین میں ہر رنگ سے قیمتی پتھروں کے نگینے جڑ کر اپنی ہنرمندی کے جوہر دکھائے ہیں؟ یہ سب چیزیں بجائے خود دلکش ہیں۔ مگر باوجود ان کے ممکن تھا کہ روضۂ ممتاز بیگم اس قدر ممتاز نہ ہوتا۔

یہ آب جو اس دُرِّ خوشاب میں موجود ہے۔ اور جو ہر کہ و مہ کو گرویدہ کر لیتی ہے۔ یہ اُس سچّی محبّت کی برکت سے ہے۔ جس نے شاہجہان سے روضہ کی بنیاد رکھوائی تھی۔ یورپ کے سیاحوں نے عمارت کو عجیب عجیب ناموں سے یاد کیا ہے۔ بعض نے لکھا ہے۔ کہ عمارت کیا ہے۔ ایک دلاویز خواب ہے جو سنگِ مرمر کی صورت میں دل آرا ہوا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ نہیں یہ ایک دلپذیر نظم ہے۔ جس میں صنّاع نے اپنی شاعری کے اظہار کے لئے سنگ مرمر سے کاغذ کا کام لیا ہے۔ فن تعمیر کے جاننے والے مدّتوں سے اسی بحث میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ کہ یہ نادر عمارت کس کاریگر کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہے کوئی کہتا ہے۔ شاہجہان نے اٹلی سے کاریگر بلوائے تھے۔ اور اُن کی زیر نگرانی یہاں کے بڑے بڑے استاد جو مُلک کے ہر گوشے سے جمع کئے گئے تھے کام کرتے تھے۔ کوئی کہتا ہے۔ اس کے بنانے والے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہیں کے رہنے والے تھے - آج کل کے زمانہ سے
اندازہ نہ لگائیے - جبکہ سب پرانی صنعتیں مٹتی چلی
جاتی ہیں - اُس وقت ہر فن کا کامل استاد ہندوستان
میں موجود تھا +

ایک ضعیف مگر نہایت مشہور روایت یہ بھی ہے -
کہ شاہجہان نے کاریگروں کو انعام و اکرام دے کر
رخصت کرتے وقت اُن کے ہاتھ کٹوا دئے تھے - کہ
اور کہیں ایسی عمارت نہ بنا سکیں - مگر میرا دل اس
روایت کے ماننے پر جب تک کوئی صحیح اور مستند
تاریخی ثبوت بہم نہ پہنچے تیار نہیں +

میں نے جب روضۂ ممتاز محل کو دیکھا - تو پہلا
خیال جو دل میں آیا - اور جو برابر اور سب خیالات
پر غالب رہا - وہ یہی تھا - کہ یہ جمال سے ملا ہوا
جلال جو اس عمارت پر برستا ہے محض کاریگری سے
یا محض صرفِ کثیر سے پیدا نہیں ہوسکتا +

شاہجہان کا عہد ہندوستان میں عمارات کے اعتبار
سے سب بادشاہوں کے زمانہ سے بڑھا ہوا تھا -
اور بہت سی نفیس اور خوشنما عمارتیں اس کے عہد
کی یادگار ہیں - وہ سب بڑے بڑے کاریگروں کے
ہاتھ سے بنیں - اور سب پر بیشمار روپیہ لگا - پھر
بھی کسی میں یہ بات پیدا نہ ہوئی - جو تاج میں ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کا سبب یہی ہے۔ کہ وہ شوقِ نام و نمود کا نتیجہ تھیں اور یہ خلوص کا ✣

سلطنت مغلیہ نے چند صدیوں تک ہندوستان میں ڈنکا بجایا۔ اور عہد اکبر و جہانگیر و شاہجہان میں اپنی شان و شوکت سے چشمِ عالم کو خیرہ کر کے راہِ عدم اختیار کی۔ جس سے کسی دنیاوی سلطنت کو گریز نہیں۔ مگر ان چند عمارتوں کی بدولت اُس کا نام باقی ہے۔ اور روضۂ تاج محل ان سب عمارتوں کا سرتاج ہے۔ اسے دیکھنے کے لیئے ہر سال دُور دُور سے سیاح ہندوستان میں آتے ہیں ✣

مَیں نے سنا ہے۔ کہ امریکہ کی ایک امیر خاتون نے جو اپنے شوہر کے ساتھ ہندوستان کی سیر کو آئی تھی۔ اس روضہ کو دیکھ کر کہا اگر کوئی مجھے یقین دلا دے کہ مرنے کے بعد مجھے یہاں دفن کیا جائیگا تو میں ابھی مرنے پر آمادہ ہوں۔ روضۂ تاج محل میں یہ تاثیر کیوں نہ ہو۔ شاہجہان اور ممتاز محل کا مقبرہ نہیں میاں بیوی کی محبت کا مدفن اور اُن کی وفا کا مزار ہے ✣

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

دُرِ خوشاب - خوش یا عمدہ آب و تاب والا موتی ÷

ممتاز - فائق و مشہور ÷

باعصمت - پاکباز - عفیفہ ÷

چشمِ عالم کو خیرہ کر کے - زمانہ کی آنکھ کو شرمندہ کر کے یا چندھیا کر - مراد لوگوں کو محوِ حیرت کر کے ÷

سوالات

۱ - روضۂ تاج محل کو سیاحوں نے کن ناموں سے یاد کیا ہے ؟

۲ - روضۂ ممتاز محل میں شاہ جہان کے عہد کی دیگر عمارتوں کی نسبت تاثیر کیوں زیادہ ہے ؟

۳ - روضۂ تاج محل پر مختصر جواب مضمون لکھو ÷

۴ - دلکش - دلآویز - دل آرا - صنّاع - ضعیف - انعام مستند ممتاز قواعد میں کیا ہیں ؟

۵ - شوق نام و نمود - چشمِ عالم - صرفِ کثیر - داغِ مفارقت اپنے فقروں میں استعمال کرو ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاندنی رات

وہ مہتاب کی آسماں پر نمود — مزیّن کواکب سے چرخِ کبود
وہ کرنوں کی شبنم کے اندر بہار — اُڑایا ہے چاندی کا گویا غبار
لرزتی ہے پانی پہ یہ چاندنی — کہ دریا میں بجلی کی ہے روشنی
وہ لہریں کہیں تلملاتی ہوئیں — چمک آئینے کی دکھاتی ہوئیں
نہیں نام کو بھی کہیں تیرگی — کہ عکسِ تجلّی ہے سائے میں بھی
رواں ہے یہ چاروں طرف موجِ نور — کہ اُڑتے ہیں دن کی طرح کچھ طیور
شعاعوں کی اللہ رے تیزیاں! — قمر کے وہ جوبن کی نوخیزیاں!
مگر چھوٹے چھوٹے ستارے ہیں ماند — کہ آج اپنے جلوے میں پورا ہے چاند
شعاعوں کا وہ جگمگانا کہیں — ستاروں کا آنکھیں چرانا کہیں
گرا چھن کے پتوں سے نورِ قمر — کہ ہیرے کے ٹکڑے پڑے ہیں ادھر
ہوا پچی کاری کا یہ اہتمام — کہ مرمر پہ ہے سنگِ موسےٰ کا کام
یہ سائے ہیں اوراق سے نور کے — کہ گُل سنگِ موسےٰ پہ بلّور کے
کہیں چہچہاتے ہیں کچھ کچھ طیور — کہیں شور کوّوں کا ہے دُور دُور
ستارے جو رہ رہ کے ٹوٹے ادھر — وہ مہتاب کے پھول تھے سربسر
ہوئی چاندنی یہ تجلّی فشاں — کہ ہے عالمِ وجد میں آسماں

صفا بام و در میں سمائی ہوئی
درختوں پہ حیرت سی چھائی ہوئی

محمد نظیر نظیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

مہتاب - چاند +
مزیّن - آراستہ - سجا ہؤا +
کواکب - جمع کوکب کی - ستارے +
چرخ کبود - نیلا آسمان +
تیرگی - اندھیرا +
تجلّی - روشنی +
طُیُور - جمع طَیر کی - پرندے +
آنکھیں چرانا - چھپنا +

سوالات

۱ - نمود - کواکب - چرخ کبود - نوخیزیاں - پچّی کاری - سنگِ موسیٰ طُیُور کے معنے بتاؤ +
۲ - طُیُور - کواکب - اوراق کے واحد لکھو +
۳ - چاندنی رات پر ایک مختصر سا جواب مضمون لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کفایت شعاری

فارغ البالی کے زمانے میں آیندہ کے واسطے دولت فراہم کرنا پیش بینی اور صفتِ محمود ہے۔ اِس لئے ضروری ہے۔ کہ خرچ آمدنی سے زیادہ نہ ہو۔ بلکہ کچھ نہ کچھ ہمیشہ پس انداز ہوتا رہے۔ اگر روزمرہ کا حساب قلمبند کیا جائے۔ تو یہ آسانی سے معلوم ہوتا رہتا ہے۔ کہ رُوپیہ کس کس طرح صرف ہوتا ہے۔ اور اُن میں ضروری اور غیر ضروری مدّات کیا ہیں۔ اور جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ آمدنی کیا ہے۔ اور خرچ کیا۔ انسان ضرور فضول خرچی میں مبتلا ہو جاتا ہے آمدنی میں سے کچھ نہ کچھ بچانا (گو قلیل مقدار ہی کیوں نہ ہو) ضرور چاہیئے۔ کیونکہ اس سے طبیعت کو خوشی پیدا ہوتی ہے۔ اور اطمینان رہتا ہے۔ اور اگر آمدنی سے زیادہ ایک پائی بھی خرچ ہو جائے تو جان لو کہ رفتہ رفتہ بربادی آنے والی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ضرور قرض لینا پڑیگا۔ اور قرض بربادی کی جڑ ہے۔ اگر آمدنی کم ہے۔ تو خرچ کو بھی کم کر دینا لازمی ہے۔

ظاہری شان و شوکت کی حاجت نہیں۔ خدمتگاروں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بدلے خود اپنا کام کر لینا چاہئے۔ مگر قرض نہ لینا چاہئے۔ جو شخص قرض لیتا ہے۔ وہ ہمیشہ رنجیدہ رہتا ہے روکھی روٹی بہتر ہے بہ نسبت اُس کے کہ قرض لے کر لذیذ کھانے کھائے جائیں ٭

کفایت شعاری ذریعۂ مسرّت بھی ہے۔ لہذا نہ صرف یہ ضروری ہے کہ اکتسابِ معاش کے وسیع وسائل اختیار کریں۔ اور ان کو پوری پوری طرح کام میں لائیں۔ بلکہ یہ بھی لازم ہے کہ جو کچھ حاصل ہو اُس کا کچھ حصہ بطور اندوختہ رکھیں۔ کیونکہ اگر جس قدر کمایا سب کا سب خرچ کر دیا۔ تو محنت اور کاہلی کا انجام گویا ایک سا ہوا۔ عقلمندی یہ ہے کہ مجبوری اور بے کاری کے زمانے کا خیال رکھا جائے۔ اور اچانک ضرورتوں کے واسطے پیش بینی سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے رہیں ٭

کفایت شعاری بہت سے ناجائز تعیش سے بچاتی ہے۔ اور پرہیزگار رکھتی ہے۔ ساتھ ہی بہت سی جائز خوشیاں بھی بخشتی ہے۔ یہ نہ خیال کرنا چاہئے کہ اگر زیادہ رقم پس انداز نہیں ہوسکتی۔ تو تھوڑی رقم کو کیا بچائیں۔ دانہ دانہ است غلّہ در انبار، تھوڑا تھوڑا جمع ہو کر معتد بہ رقم ہو جاتی ہے۔ جو کسی خاص ضرورت کے وقت کچھ نہ کچھ کام دے گی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کفایت شعاری کے لئے زیادہ لیاقت کی ضرورت نہیں
صرف تھوڑا سا طبیعت پر قابو ہونا چاہیئے - کہ انسان
غیر ضروری اخراجات صرف دل بہلانے یا تھوڑی دیر
کی واہ وا کی خاطر نہ کر بیٹھے - اور جب کفایت شعاری
کی عادت پڑ جاتی ہے - اور کچھ روپیہ جمع ہو جاتا ہے
تو اس کے فوائد خود بخود نظر آنے لگتے ہیں - حادثات
اور واقعاتِ غیر اختیاری کے وقت مصیبت کی گھڑی
اور سخت ضرورتوں کے مقابلہ میں اپنا پیسہ بے منّت
کام آتا ہے - نہ کہ اوروں کی سخاوت اور فیاضی
اوّل تو کوئی اس قسم کی مدد کرتا نہیں - اگر کسی نے
کی بھی تو غیر مکتفی اور بہزار منت ٭

اگر کوشش بیکار ہی جائے - اور کچھ بھی پس انداز
نہ ہو سکے - تو بھی سعی منفعت سے خالی نہیں - اور
کچھ بھی نہ ہوگا - تو طبیعت میں احتیاط ہی پیدا ہو
جائیگی - فضول خرچی کی عادت چھٹ جائیگی - بیہودہ
مشاغل سے بچ جائیگا - بیہودہ جذبات رک جائینگے
کسی قدر افکار ہی ہلکے ہو جائینگے - اور طبیعت کو
سکون حاصل رہیگا ٭

رُوپیہ پاس ہوتا ہے - تو طبیعت میں عجب استغنا
اور بے فکری کی کیفیت ہوتی ہے - اور بڑھاپے میں
یا معذوری کے وقت عزّت بنی رہتی ہے - اور طبیعت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو اطمینان رہتا ہے۔ کہ اولاد ہمارے اندوختہ سے متمتّع ہوگی ؛

دُنیا میں جس قدر تہذیب پھیلی۔ یہ کفایت شعاری سے پھیلی ہے۔ کیونکہ کفایت شعاری سے سرمایہ جمع ہوتا ہے۔ اور سرمایہ سے اشیا مہیّا کرنے کی قوّت۔ کفایت شعاری کی عادت بعض لوگوں میں قدرتی ہوتی ہے۔ لیکن اکثر کو اکتسابی طور پر حاصل کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کے لئے ضرور ہے۔ کہ انسان آیندہ کی آسائش اور آرام کے لئے موجودہ وقت کی غیر ضروری خواہشوں کو روک دے۔ جو لوگ اپنی تمام آمدنی خرچ کر ڈالتے ہیں۔ اور کُچھ نہیں بچاتے اُن کے پاس بالکل سرمایہ نہیں رہتا۔ اور وہ ذرا ذرا سی چیزوں کے لئے دوسروں کے دست نگر ہوتے ہیں۔ اُن میں افلاس اور مصیبت پھیل جاتی ہے۔ اور بے مائیگی کی وجہ سے وہ تجارت نہیں کر سکتے۔ نہ اُن کے پاس جہاز ہوتے ہیں۔ نہ ریل نہ کشتیاں۔ جو قومیں کفایت شعار ہیں۔ وہ آج دُنیا کی تہذیب کا سرچشمہ اور دولت کا مخزن بنی ہوئی ہیں ؛

کسی ملک میں افلاس دو وجہ سے پھیلتا ہے۔ اوّل روپیہ کی احتیاج دوم روپیہ کے بیجا صرف سے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روپیہ پیدا کرنا تو مشکل ہے۔ لیکن اس کو سلیقہ سے صرف کرنا اور بھی زیادہ مشکل ہے۔ جو شخص اپنے قوتِ بازو سے اس قدر پیدا کر لیتا ہے۔ کہ اُس کی احتیاج کو کافی ہو۔ اور کچھ پس انداز ہو جائے۔ تو یہ اندوختہ خواہ کسی قدر تھوڑا کیوں نہ ہو۔ اُس کی اور اُس کے خاندان کی بہبودی کا موجب ہوتا ہے۔ اور یہی اندوختہ آزادی کو قائم رکھتا ہے۔ جس شخص کو خدا نے معمولی عقل بھی دی ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ تمام آمدنی کو خرچ کر دینا عاقبت اندیشی کے خلاف ہے +

جس شخص کو معقول تنخواہ ملتی ہے۔ یا جس کی آمدنی معقول ہو۔ وہ مرتے وقت کچھ نہ چھوڑے اور اُس کی بیوی بچے محتاج اور بے سہارے رہ جائیں۔ یا اُن کے سر پر متوفّی کے قرض کا بار پڑے تو کہا جائیگا۔ کہ وہ ناعاقبت اندیش یا خودغرض تھا۔ کہ اپنی خواہشوں کے پورا کرنے کے آگے اُسے کسی بات کی پروا نہ تھی۔ ایسے لوگ اپنی آزادی ساہوکاروں کے ہاتھ فروخت کر ڈالتے ہیں۔ اور خود نمائشی کے سامانوں کے پیچھے محتاج ہو جاتے ہیں۔ پرہیزگاری۔ آزادی۔ دیانت داری۔ خودداری وغیرہ اوصاف کفایت شعاری سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ ایسے اوصاف ہیں جو انسان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے اخلاق کی بنیاد ہیں - اور خودداری کا یہ تقاضا ہے
کہ انسان اپنی وضع کو نبھائے - اور اپنا بار خود اُٹھائے
اور اسی میں اس کی عزّت ہے - اور اگر وہ دوسروں
پر اپنا بوجھ ڈالیگا - تو حقیقی عزّت و آرام سے نہیں
رہ سکتا - کیونکہ ہر شخص کو اپنی حاجتوں کا جس قدر
احساس ہوتا ہے - دوسرے کو نہیں ہوتا - اِسی طرح اپنے
دل کی محبّت - اپنے دل کی امّید - اپنی پسند کا اثر جس
طرح اپنے اُوپر ہوتا ہے - دوسروں کو اس کی پروا بھی
نہیں ہوتی - اس لئے ہر شریف شخص کا فرض ہے - کہ
اپنی آیندہ حاجتوں کا خیال رکھے - اور چادر دیکھ کر
پاؤں پھیلائے ٭

غریب ہونا عیب نہیں - لیکن اس میں شک نہیں
کہ افلاس بہت سے نیک کام نہیں ہونے دیتا
اطمینان اور سکونِ خاطر کو برباد کر کے خوشیوں پر
پانی پھیر دیتا ہے ٭

کفایت شعاری کے اصول کچھ مشکل نہیں ہیں -
اور ہر شخص ان کو سمجھ سکتا اور ذرا سی کوشش سے
ان پر عمل کر سکتا ہے - اوّل تو یہ ہے کہ آمدنی کا
تھوڑا سا حصہ (خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو) آیندہ کی
حاجتوں کے لئے جمع کیا جائے - دوم جو کچھ خریدا جائے
اُس کی قیمت نقد ادا کر دی جائے - اور قرض کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بکھیڑے سے پرہیز کیا جائے۔ نیز یہ انتظام کیا جائے
کہ کوئی چیز قرض لینے کی ضرورت نہ ہو۔ سوم جس
کام میں روپیہ لگایا جائے۔ پہلے اس کے نفع و
نقصان کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ اور جس کا
نفع یقینی نہ ہو۔ اُس میں رُوپیہ صرف نہ کیا جائے
آمدنی و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھنا چاہیئے۔ جو چیز
خریدی جائے۔ اس کو احتیاط سے استعمال کیا جائے
اور یہ خیال رکھا جائے کہ نوکروں یا اور لوگوں یا
خود اپنی غفلت سے خواہ مخواہ چیزیں ٹوٹ کر خراب
نہ ہوں۔ اور گھر کی چیزیں اس طرح فضول برباد نہ
ہوتی رہیں۔ کہ ہر وقت اُن کے خریدنے اور بنوانے
کی ضرورت رہے۔ بلکہ ہر شے کا سلیقہ سے استعمال
ہو۔ اور ہر کام نوکروں کے ذمّہ نہ ہو۔ بلکہ خود
صاحب خانہ کو (مرد یا عورت) نگرانی کرنی چاہیئے
جو لوگ غلط اصول پر اپنا کام چلاتے ہیں۔ وہ اکثر
مایوس ہوتے ہیں۔ یا خود اپنا مال و اسباب ہمیشہ
خراب و برباد کرتے رہتے ہیں۔ دُکھ اُٹھاتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

پیش بینی - آں اندیشی - عاقبت اندیشی ✣
اکتسابِ معاش - معاش یا روزی حاصل کرنا ✣
معتدبہ - شمار میں آیا ہوا - معتبر - قابل اعتبار ✣
استغنا - بے پروائی ✣
متوفی - مرا ہوا ✣
صفت محمود - نیک صفت ✣
پس انداز - پیچھے ڈالنا - بچانا (آمدنی میں سے) ✣
تعیش - عیش پرستی ✣
بے منّت - بغیر احسان کے ✣
غیر مکتفی - ناکافی ✣
متمتع ہونا - مالا مال ہونا ✣
خودداری - وضعداری ✣ اپنی عزّت کا پاس ✣

سوالات

۱- آمدنی سے کچھ رقم بچا لینا کس لئے ضروری ہے ؟
۲- قرض کی خرابیاں بیان کرو ✣
۳- افکار - جذبات - حادثات - مشاغل - اوصاف کے واحد بناؤ ✣
۴- مخزن - دست نگر - پس انداز - اندوختہ متوفی قواعد میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا ہیں ؟

۵ - افلاس کی وجوہ کیا ہیں ؟

۶ - کفایت شعاری سے کیا اوصاف پیدا ہوتے ہیں - اور اس کے اُصول کون کون سے ہیں ؟

۷ - "جو لوگ اپنا مال و اسباب خراب کرتے ہیں - ناکارہ رہتے ہیں" اس کی تحلیل صرفی کرو ۔

اِستقلال

تھا اک خارکش صبر و محنت میں کامل یہ کہتا تھا محنت سے گھٹتا اگر دل
کہ جن سختیوں کا اٹھانا ہے مشکل وہی ہیں کچھ اسے دل اُٹھانے کے قابل

حلال آدمی کو ہے کھانا نہ پینا
نہ ہو ایک جب تک لہو اور پسینا

نہیں سہل گر صید کا ہاتھ آنا تو لازم ہے گھوڑوں کا سرپٹ بھگانا
نہ بیٹھو جو ہے بوجھ بھاری اٹھانا ذرا تیز ہانکو جو ہے دور جانا

زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو بہت زور کا ہے

بشر کو ہے لازم کہ ہمّت نہ ہارے جہاں تک ہو کام آپ اپنا سنوارے
خدا کے سوا چھوڑ دے سب سہارے کہ ہیں عارضی زور کمزور سارے

اڑنے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدا اپنی گاڑی کو گر آپ ہانکو
تمہیں اپنی مشکل کو آساں کروگے تمہیں درد کا اپنے درماں کروگے
تمہیں اپنی منزل کا ساماں کروگے کروگے تمہیں کچھ اگر یہاں کروگے
چھپا دستِ ہمّت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمّت کا حامی خدا ہے

خواجہ الطاف حسین حالی

الفاظ و معنی

خارکش - لکڑ ہارا +
سرپٹ - بہت تیز +
زورِ قضا - قدرت کی طاقت +
حامی - مددگار +

سوالات

۱ - اس نظم کا مطلب اپنی زبان میں بتاؤ +
۲ - پہلے تین اشعار کو نثر میں لکھو +
۳ - "ہمّت کا حامی خدا ہے" اس پر جواب مضمون لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوائی جہاز

جسے ہوائی جہاز دیکھنے کا پہلی دفعہ اتفاق ہوتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ یہ جہاز تھوڑی دیر تک میدان کی سطح کے اوپر زمین کے نزدیک نزدیک ایک آدھ چکّر کاٹ کر پھر زمین پر آ گریگا - مگر جب یہ ایک بار زمین سے اُٹھتا ہے - تو جب تک اُس کی کل میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا - ہوا میں جتنی دیر اور جتنی بلندی تک اور جس طرف چاہے اُڑتا رہتا ہے - اور جو لوگ اسے کچھ عرصہ اس طرح ہوا میں پرندے کی مانند تیرتا دیکھ لیتے ہیں - سمجھنے لگتے ہیں کہ یہ ساری دُنیا کا چکّر لگا سکتا ہے - اور زمین سے بہت زیادہ بلندی تک آسمان میں بے تکلف اُڑ سکتا ہے +

اس جہاز کی ایجاد سب سے پہلے امریکہ میں ہوئی - جہاں رائٹ صاحب نے واشنگٹن کے مقام پر اہالیان شہر کو گورنمنٹ کے ایما سے ایک گھنٹہ سات منٹ تک برابر اپنے ہوائی جہاز کے کرتب دکھلائے اور ایک عالم کو بتا دیا - کہ ہوا کی تسخیر میں اُس کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متعدد ناکامیوں کے بعد اپنے استقلال کے طفیل آخر
کامیابی حاصل ہوگئی - جس دن اُس نے واشنگٹن
میں اپنے کارنامے دکھائے - اُسی دن اُس کا بھائی
فرانس کی سرزمین پر وہاں کے لوگوں کو اپنے
ہوائی جہاز میں اُڑا کر محوِ حیرت کر رہا تھا - دونوں
بھائیوں نے اس نمایاں کامیابی کی کافی سے زیادہ
قیمت ثابت قدمی - لگاتار محنت اور یکسوئی کی صورت
میں ادا کی - پرندوں کی طرح ہوا میں اُڑنے کی
آرزو ہزارہا آدمیوں کو مدّتِ مدید سے رہی ہے -
شروع شروع میں بیلون یا غبارے ایجاد کئے گئے
مگر پایۂ تکمیل کو نہ پہنچے - باوجودیکہ بڑے بڑے
نامور سائنس دان اور طبیعی ان کی مزید ترقی میں
جانباز کوششیں کرتے رہے - اٹلی کے مشہور سائنس
دان لیونارڈو ڈی ونسائی نے ہوا میں اڑنے والی
کل بنانے میں بہت زور مارا - انگلستان میں سر
جارج کیلے - وہنیم اور سٹرنگ فیلو نے بھی اپنی
توجّہ کو اس طرف منعطف کئے رکھا - مگر سوائے
اُن اُصولوں کی دریافت کے جن پر آج کل کے
ہوائی جہاز اُڑتے ہیں - اُنہیں معتدبہ کامیابی نہ
ہوئی - سر ہیرن میکسم نے ایک لاکھ پچیس ہزار
ڈالر (ڈالر = تین روپیہ) بیشمار تجربوں پر صرف کرنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے بعد ۱۸۹۴ء میں ایک مشین بنائی جس کا وزن
۴ ٹن (۱۱۲ من) تھا۔ جو تین سو ساٹھ گھوڑوں کی
طاقت والے انجن سے چلتی تھی۔ یہ بھاری مشین
زمین پر چلی اور ہوا میں بھی تین سو فٹ کی
بلندی پر پہنچ گئی۔ مگر اس بلندی تک پہنچ کر
دفعتہً ٹوٹ گئی۔ زمین پر گری اور چکنا چور ہو
گئی۔ ایک جرمن آٹو للی اینتھل نامی نے بھی اس
طرف توجہ کا بذل کیا۔ اور کسی حد تک کامیاب
بھی ہوگیا۔ مگر عمر نے وفا نہ کی۔ اور دفعتہً ایک
حادثہ سے مر گیا۔ اس کی موت ہی
نے رائٹ برادرز کی ہمت کو حرکت دی ؛

یہ دو بھائی جنہیں انسانی ہمت کے اس میدان
کا پیشرو یا راہبر کہنا بجا ہے۔ نہایت معمولی حالت
کے آدمی تھے۔ اور بائیسکلوں کی مرمت کا کام کیا
کرتے تھے۔ اُن کی چھوٹی سی دکان ڈیٹن کے مقام
میں تھی۔ جو اوہائیو میں واقع ہے۔ بظاہر عام
مستریوں سے زیادہ سمجھدار نظر نہ آتے تھے۔ اُنہیں
نہ تو کسی کالج کی اعلےٰ تعلیم سے بہرہ اندوز ہونے
کا موقع ملا تھا۔ اور نہ ہوا میں اُڑنے کے اُصولوں
سے واقف تھے۔ البتہ للی اینتھل کے سب تجربات
کا بغور مطالعہ اور پرندوں کی سب حرکات کا مشاہدہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرتے رہتے تھے - دونوں بھائی کئی کئی گھنٹے متواتر
زمین پر لیٹے بڑے بڑے پرندوں مثلاً باز - چیل -
گدہ - عقاب وغیرہ کی اڑان کو غائر نظر سے دیکھتے
رہتے تھے - اُن کے چکر کاٹنے - تیزی سے مڑنے
اور نصف جوّ سے سیدھا زمین پر جھپٹنے سے متعجّب
ہوتے تھے - اُنھوں نے یہ بھی دیکھا کہ یہ پرند
اُڑنے سے پہلے چند قدم زمین پر دوڑتے بھی ہیں +
پرانے اُصولوں کو بالائے طاق رکھ کر اُنھوں نے
اپنے روزمرّہ کے قدرتی مشاہدوں پر آیندہ کام کی
بنیاد رکھی - متقدّمین کے نقش قدم پر چلنے سے
احتراز کیا - اور ذاتی تجربہ ہی کو ملحوظ رکھا - اور
اسی سے استفادہ کیا - ریاستہائے متحدہ امریکہ کی
حکومت کو درخواست کرنے پر معلوم ہوا کہ شمالی
کیرولینا میں کٹی لان مقام کی ہوا کی تیزی اور
یکسانیت مشہور ہے - اکتوبر سنہ ۱۹۰۰ء میں ہوا بازی
کے تجربات کرنے وہاں جا پہنچے اور اس مقام پر
ہوا بازی کے اصولوں کا مطالعہ کرنے لگے - یہ مطالعہ
بہت دقّت طلب ثابت ہوا - بارہا مایوسی ہوئی - بعض
اوقات خیال کرتے تھے - کہ شاید ہزار سال تک
بھی انسان ہوا میں اُڑنے پر قادر نہ ہو سکیگا -
مگر ہمّتِ مردانہ پیٹھ ٹھونکتی رہی - اور یہ اپنی لگاتار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محنت اور استقامت سے باز نہ آئے۔ آخر اس
حد تک کامیاب ہو گئے کہ اُن کی مشین تھوڑی
دیر تک ہوا میں معلّق رہنے لگی۔ سنہ ۱۹۰۱ء کے موسم
خزاں میں بارِ دگر کٹی لان گئے۔ اور تجربات میں
مشغول ہوئے۔ اب کے پہلے سے زیادہ بڑا گلائیڈر
(نہایت سبکی سے بہنے یا تیرنے والا آلہ) استعمال
میں لائے۔ اور ان کا جہاز نصف منٹ تک ہوا
میں ٹھیرنے لگا ؛

اب ہوا میں اڑنے کے تمام ابتدائی اصول انھوں
نے سمجھ لئے تھے۔ دکان پر واپس آ کر ایک بڑی
مشین تیار کی۔ جو بارہ گھوڑوں کی طاقت کے انجن
سے تیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی تھی۔ اسے
ساتھ لے کر پھر سنہ ۱۹۰۳ء میں کٹی لان پہنچے۔ ایک
بھائی ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۳ء کو اس طیارہ میں سوار
ہو کر اڑا اور صحیح سلامت واپس لوٹا۔ اور ان
دو مستریوں نے بڑے بڑے موجدوں اور سائنسدانوں
میں نام پایا۔ اسی تاریخ سے ہوا بازی کا دور شروع
ہوا ؛

اِس کے بعد دو سال تک برابر اس مشین کی
ترقی اور اصلاح میں مصروف رہے۔ پھر دو اور
جہاز بنا کر ایک سو ساٹھ بار ہوا میں اُڑے۔ ہر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بار ایک میل کا سفر کیا - آخری مرتبہ ۲۴ میل کی
مسافت ۳۸ منٹ میں طے کی - پھر سنہ ۱۹۰۶ء تک
مشینوں کے نقائص دُور کرنے کے بعد اُنہیں پیٹنٹ
کرا لیا - تاہنوز اُنھوں نے کوئی عام نمائش نہ دکھائی
تھی - اس لئے دنیا اس ایجاد سے مطلق بے خبر
تھی - آخر اس کارنامہ کو اُنھوں نے اہلِ امریکہ
کی ایک بہت بڑی جماعت کے سامنے دکھایا - اس
مجمع میں امریکہ کے پریزیڈنٹ رُوزویلیٹ - کانگرس
کے اراکین - غیر ممالک کے سفیر - سیّاح - سرکاری
اہلکار اور دار الخلافہ کے سب لوگ موجود تھے - اور
موجدوں کی بہن کیتھرائن بھی حاضر تھی - سب کے
سب تصویرِ حیرت بنے کھڑے تھے - کہ آرول رائٹ
مشین میں سوار ہؤا - اور فوج کا ایک لفٹننٹ بھی
اس کے ساتھ بیٹھا - طیّارہ نے دو دفعہ میدان
پر چکّر لگایا - پھر آہستہ آہستہ اُوپر چڑھنے لگا -
وسط آسمان پر کرّہ ہوائی میں اس کثیر مجمع کے
سروں پر گیا - اور ہاتھ کی ہتھیلی کے برابر نظر
آنے لگا - اب لوگوں کو معلوم ہؤا - کہ ہوا کی
تسخیر ممکن ہوگئی ہے - اور رائٹ برادرز کی شہرت
دور دراز ممالک میں پھیل گئی - جرمنی - اٹلی اور
پیرس میں اپنی ایجاد حیرت خیز کے کرشمے دکھائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر ریاستہائے متحدہ میں دوسری مرتبہ تماشا دکھایا
اور کامیابی کے ساتھ دکھایا۔ اُن کی مشین عالیشان
عمارتوں درختوں اور پہاڑوں پر سے ہوتی ہوئی اڑ
میں غائب ہوگئی۔ اور کئی گھنٹہ بعد واپس ہوئی۔
حکومت نے پچیس ہزار ڈالر اس شرط پر دینے
منظور کئے کہ مشین ایک گھنٹہ میں چالیس میل
فاصلہ طے کرے۔ چالیس میل سے ہر زاید
میل کے لئے اڑھائی ہزار ڈالر اور دینے پر
بھی تیار ہوگئی۔ مشین بجائے چالیس کے بیالیس میل
فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑی۔ یہ نہایت نمایاں اور
شاندار کامیابی تھی۔ جو رائٹ برادرز کو نصیب
ہوئی اور اُن کی سالہا سال کی لگاتار محنت ٹھکانے
لگی +

ولبر رائٹ ۱۹۱۲ء میں فوت ہوا۔ لیکن مرنے
سے پہلے اس نے بچشم خود اپنی اور اپنے بھائی
کی اس عزت افزائی کو دیکھ لیا۔ جو ان کے
اپنے ملک اور دیگر ممالک کی تعلیمی اور طبعی مجالس
نے کی۔ ان معمولی درجے کے مستریوں نے اپنے
کو اعلےٰ درجے کے سائنس دان اور اس سب اعزاز
کا مستحق ثابت کیا۔ جو اُنہیں عطا ہوا۔ ان محنتی
جفاکش۔ مستقل اور منکسر المزاج خدا ترس اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیندار بھائیوں نے اس کشمکش کے زمانہ میں عالم کے جریدہ پر اپنا وہ دوام ثبت کیا جو مٹائے مٹ نہیں سکتا ٭

الفاظ و معنی

منعطف - موڑے رکھا - پھیرے رکھا ٭

جوّ - فضا - کرّۂ ہوائی ٭

احتراز - پرہیز ٭

منکسر المزاج - غریب مزاج - انکسار والے ٭

توجّہ کا بذل کیا - توجّہ خرچ کی ٭

متقدمین - وہ لوگ جو پہلے گزر چکے ہیں ٭

سوالات

۱- طیّارہ یا ہوائی جہاز بنانے میں سب سے پہلے کسے کامیابی ہوئی ؟ چند آدمیوں کے نام لو - جنہیں اس ایجاد کا شوق رہا ٭

۲- منعطف - بذل - جوّ - احتراز - متقدمین - منکسر المزاج کے معنے بتاؤ ٭

۳- رائیٹ برادرز کون تھے ؟ اُن کا مختصر حال زبانی بتاؤ ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بکاولی کا تاج الملوک گلچیں کی تلاش میں پھرنا

گل کا جو الم چمن چمن ہے
یوں بلبلِ خامہ نغمہ زن ہے

گلچیں نے وہ پھول جب اڑایا
اور غنچۂ صبح کِھل کِھلایا

وہ سبزۂ باغ خواب آرام
یعنی وہ بکاؤلی گُل اندام

جاگی مرغِ سحر کے غل سے
اُٹھی نکہت سی فرشِ گُل سے

مُنّہ دھونے جو آنکھ ملتے آئی
پُر آب وہ چشم حوض پائی

دیکھا تو وہ گُل ہوا ہوا ہے
کچھ اور ہی گُل کِھلا ہوا ہے

گھبرائی کہ ہیں کدھر گیا گُل
جھنجلائی کہ کون دے گیا جُل

ہے ہے مرا پھُول لے گیا کون!
ہے ہے مجھے خار دے گیا کون!

ہاتھ اس پر اگر پڑا نہیں ہے
بُو ہو کے تو پھُول اُڑا نہیں ہے

نرگس تو دکھا کدھر گیا گُل؟
سوسن تو بتا کدھر گیا گل؟

سنبل مرا تازیانہ لانا!
شمشاد انہیں سوُلی پر چڑھانا

تھرائیں خواصیں صورتِ بید
ایک ایک سے پوچھنے لگی بھید

نرگس نے نگاہ بازیاں کیں
سوسن نے زباں درازیاں کیں

پتّا بھی پتے کو جب نہ پایا
کہنے لگیں کیا ہوا خدایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنوں میں سے پھول لے گیا کون
بیگانہ تھا سبزے کے سوا کون

شبنم کے سوا چرانے والا
اُوپر کا تھا کون آنے والا

جس کف میں وہ گُل ہو داغ ہو جائے
جس گھر میں ہو گُل چراغ ہو جائے

بولی وہ بکاؤلی کہ افسوس!
غفلت سے یہ پھول پر پڑی اوس

آنکھوں سے عزیز میرا گُل تھا
پُتلی وہی چشمِ حوض کا تھا

نام اُس کا صبا نہ لیتی تھی میں
اُس گُل کو ہوا نہ دیتی تھی میں

گلچیں کا جو ہائے ہاتھ ٹوٹا
غنچے کے منہ سے بھی کچھ نہ پھوٹا

او خار پڑا نہ تیرا چنگل
مشکیں کس لیں نہ تو نے سنبل

او بادِ صبا ہوا نہ بتلا
خوشبو ہی سُنگھا پتہ نہ بتلا

بُلبل تو چہک اگر خبر ہے
گُل تو ہی مہک بتا کدھر ہے

لرزاں تھی زمیں دیکھ کر یہ کہرام
تجھے سبزے سے راست ہو برا اندام

انگلی لبِ جُو پہ رکھ کے شمشاد
تھا دم بخود اس کی سُن کے فریاد

جو نخل تھا سو ناچ میں کھڑا تھا
جو برگ تھا ہاتھ مل رہا تھا

رنگ اس کا غرض لگا بدلنے
گُل برگ سے کف لگی وہ ملنے

بدلے کی انگوٹھی ڈھیلی پائی
دست آویز اس کے ہاتھ آئی

خاتم تھی نام کی نشانی
انسان کی دست بُرد جانی

ہاتھوں کو ملا کہا کہ ہیہات!
خاتم بھی بدل گیا ہے بد ذات

جس نے مجھے ہاتھ ہے لگایا
وہ ہاتھ لگے کہیں خدایا!

یہ کہ کے جنوں میں ہو غضبناک
خون روئی لباس کو کیا چاک

گُل کا سا لہو بھرا گریباں
سبزے کا سا تار تار داماں

دکھلا کے کہا سمن پری کو
اب چین کہاں بکاؤلی کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھی بسکہ غبار سے بھری وہ — آندھی سی اُٹھی ہوا ہوئی وہ
کہتی تھی پری کہ اُڑ کے جاتی — گلچیں کا کہیں پتہ لگاتی
ہر باغ میں پھولتی پھری وہ — ہر شاخ پہ جھولتی پھری وہ
جس تختے میں مثلِ باد جاتی — اِس رنگ کے گُل کی بُو نہ پاتی

بے وقت کسی کو کب ملا ہے
پتّا کہیں حُکم بن ہِلا ہے

"مثنوی گلزار نسیم"
(دیا شنکر)

الفاظ و معنی

گلچیں - پھول چننے والا +
بلبل خامہ - خامہ یا قلم کا بلبل +
نکہت - خوشبو +
ہوا ہونا - غائب ہونا +
جُل - دھوکہ - فریب +
چراغ گُل ہوجانا - چراغ بجھ جانا +
ہوا دینا - دکھانا - ننگا کرنا +
دم بخود ہونا - چُپ ہونا +
دست آویز - رقعہ - پرچہ +
دست بُرد - لُوٹ مار +
موبراندام - بدن پر بال یا رونگٹوں کا کھڑا ہونا +
ہیہات - افسوس +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ گُل کھلنا - ہوا ہونا - ہوا دینا - جُل دینا - چراغ گُل ہو جانا - دم بخود ہونا - ہاتھ لگنا - ہاتھ لگانا - ان محاورات کے معنے بتاؤ - اور اپنے فقروں میں استعمال کرو ÷

۲۔ 'پر آب چشم حوض پائی'

'جس کف میں وہ گُل ہو داغ ہو جائے'

'پتلی وہی چشم حوض کا تھا'

'جس گھر میں ہو گُل چراغ ہو جائے'

'اُٹھی نکہت سی فرش گُل سے'

ان مصرعوں کے معنی بتاؤ ÷

۳۔ آخری شعر کی ترکیب کرو ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمایوں فر کی بیماری

پرنس ہمایوں فر کو اس صدمے نے علیل کر دیا۔ ان کی ماں اور اعزّہ و اقربا نے جو ان کی علالت کی خبر سنی۔ تو فوراً سپیشل ٹرین کے ذریعے سے آ پہنچے۔ ہمایوں فر کو تپ کے عارضے میں علیل پایا۔ ماں بیٹوں میں باتیں ہونے لگیں :-

ہمایوں فر۔ تپ مفارقت نہیں کرتی۔ پہلے باری سے آتی تھی۔ اب ہر روز بخار رہتا ہے۔ اور ضعف اس قدر بڑھتا جاتا ہے کہ الامان! اب بولتے ہوئے سانس رکتی ہے۔

بیگم۔ بیٹا یہ تم کو کس نے صلاح دی کہ ڈاکٹروں کا علاج کرو۔ تپ کا علاج یہ لوگ کیا جانیں؟ یہ تو پھوڑے پھنسی کا علاج کچھ خوب جانتے ہیں۔

ہمایوں فر۔ ہم کو تو ڈاکٹروں کا ہی عقیدہ ہے۔ اور انہیں کے علاج سے ہم کئی بار مرتے مرتے بچے۔ حکیم لوگ تو مریض کو بس ایسا ہی ڈالتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں ؛

بیگم ۔ اور جب ڈانکٹر لوگ نہیں تھے تب کون اچھا کرتا تھا ؟ یہ تو ابھی چار دن سے آئے ہیں یہ کیا جانیں ۔ کہ اس ملک کے آدمیوں کا کیسا مزاج ہے ۔ طبیعت کا خاصہ تو حکیم ہی جانتے ہیں ۔ چوبدار کو حکم دو کہ جا کے حکیم تصدق حسن صاحب کو بلا لائے ۔ بوڑھے تجربہ کار آدمی ہیں ؛

ایک گھنٹے میں حکیم صاحب تشریف لائے ۔ پردہ کرایا گیا ۔ شاہ نشین میں پردہ ڈال کر بیگم صاحب اور عورتیں بیٹھیں ۔ حکیم صاحب تشریف لائے ۔ بڑے گراں ڈیل ۔ لحیم اور شحیم آدمی از سر تا پا سفید ۔ صاف شفاف کپڑے زیب تن ۔ ڈھیلے پائچوں کا پاجامہ باریک کرتا ۔ آدھی کا انگرکھا ۔ چھ گوشیہ ٹوپی ۔ چھپکے کا رومال ۔ عطر میں بسے ہوئے ۔ سرخ عقیق کا کنٹھا ہاتھ میں ۔ کرسی پر متمکن ہوئے ۔ اور آہستہ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہ کر نبض دیکھی ۔ فرمایا ۔ کہ حرِ موسمی کا اشتعال باعثِ اضمحلالِ طبع ہؤا ۔ مگر حضور کی دانشمندی سے از بس بعید ہے ۔ کہ تپ کا عارضہ اور ڈاکٹر کا علاج ! یہ علاج اور معینِ مرض ہؤا ۔ ایک کینین پر اُن کے علاج کا دار و مدار ہے ۔ جس طرح بعض پنساری ایک ہی نوتل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے شربت نیلوفر اور شربت بزوری بارد اور شربت
انارین دیتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ بھی ہر قسم
کی تپ میں کنین چھنکا دیتے ہیں۔ دوسرا ہاتھ
لائیے +

راوی۔ معقول ایک ہی ہاتھ کی نبض دیکھی اور
اس قدر لمبی چوڑی تقریر +

ہمایوں فر۔ حکیم صاحب! ضعف بہت ہے۔
اور اشتہا بالکل مفقود +

حکیم۔ عرض کروں بندہ نواز؟ سرد ادویہ کا تو
اُن کے ہاں نام و نشان بھی نہیں ہے۔ سوائے
گرم ادویہ کے اور شراب کے بغیر کوئی نسخہ
نہ لکھینگے۔ جان اور ایمان دونوں معرض خطر
میں +

اتنے میں ایک مغلانی نے اندر سے کہا۔ حضور
پانچ روز سے چھینک نہیں آئی +

راوی۔ ایں! اتنے دن سے چھینک نہیں آئی۔
غضب ہی ہوگیا۔ کہیں کلیپٹو مینیا کا بھائی
چھینکو مینیا ایک نیا عارضہ نہ پیدا ہو جائے +
مغلانی کہ ہی چکی تھی کہ محلدارنی بولی۔ کان
کے پاس کھجلی بہت آتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔
جیسے کوئی شے سرسراتی ہے۔ کیا جانے کیا سبب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے ؟

حکیم صاحب کے ہوش پرّاں ۔ مگر سب باتوں کی ایک نہ ایک وجہ بیان کر جانتے تھے ۔ ممکن نہیں کہ چپ رہیں یا چوک جائیں ۔ توبہ ! توبہ !!

بیگم ۔ بھلا جلاّب دیا جائے تو کیا کچھ فائدہ ہو یا نقصان کرے خدا نخواستہ ؟ ڈاکٹر کی دواؤں نے اور بھی تپ کو بھڑکا دیا +

حکیم ۔ عرض کروں ایک تو دوا گرم ۔ دوسرے مزاج گرم ۔ تیسرے عارضہ گرم ۔ تین گرمیوں نے زور کیا ۔ الامان ! الامان !!

بیگم ۔ اب آپ جلدی سے نسخہ لکھ دیجئے ۔ تو میں اسی وقت سے پلا دوں ۔ دو دِن میں کیسا چہرہ نکل آیا کہ بس +

اِس پر اَور عورتوں نے حاشیہ چڑھایا :۔

ایک ۔ تومڑی کا سا منہ نکل آیا +

دوسری ۔ جیسے نصیبِ اعدا کوئی مہینوں کا بیمار ہوتا ہے +

تیسری ۔ اور بات کرتے وقت کیسی تکلیف ہوتی ہے ۔ کہ کچھ نہ پوچھئے +

چوتھی ۔ اے تو حضور نے بھی تو ڈانکٹر کا علاج کیا ۔ موئی گرم گرم دواؤں نے تپ کو اَور بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تیز کر دیا ۔

ہمایوں فر ۔ (مسکرا کر) بجا اس میں کیا شک ہے
"مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"
اور کیوں حکیم صاحب اگر فصد لی جائے
کیا ۔ ضرور فائدہ بخشے ۔ بس ایک کام کیجئے
فصد کا حکم دیجئے ۔ اور مسہل دیجئے ۔ اور
مونگ کی دال اور چاول غذا بتائیے ۔ ہر
صبح کو ایک قدح دوا پلائیے ۔ مریض نہ مرے
ہو تو مر جائے ۔ بے ادبی معاف !

حکیم ۔ آپ صریح ڈاکٹر کے علاج کو دیکھتے جاتے
ہیں ۔ مگر ذرا خیال نہیں کرتے ! اب میں کیا
عرض کروں ؟

ہمایوں فر ۔ اور کیوں صاحب چھینک نہ آنا بھی
کوئی عارضہ ہے ۔ اور اگر کان کے پاس کھجلی
آئے ۔ تو بھی ستم کا سامنا ہے ۔ اب اگر
ڈاکٹر ہوتا ۔ تو خاموش ہو رہتا ۔ سمجھتا عورتیں
ناقص العقل ہوتی ہیں ۔ مگر آپ نے ہر بات
کا جواب دیا ۔

حکیم صاحب نے بسم اللہ کہ کر ہوالشافی لکھا
اور جس قدر کاغذ ملا تھا ۔ سب کو رنگ کے
رکھ دیا ۔ فرمایا ۔ یہ نسخہ صبح کے وقت نوش جان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرمائیے - اور یہ ضماد تیار کرائیے - اور وہ لخلخہ ہے - غذا دال مونگ اور چپاتی - اگر کھٹائی کی رغبت ہو - تو آلو کی چٹنی +

بیگم - کیوں حکیم صاحب ! برف کا پانی دیا جائے کچھ ہرج تو نہ کریگا ؟

حکیم - دیا جائے بلکہ اگر برف میں بوتلیں رکھ دی جائیں - تو اس سے بھی اچھا - برف ڈال کر پینا کسی قدر مضر ہے - بہتر ہے - کہ بوتلیں برف میں لگا دی جائیں +

مغلانی - حضور اسی طرح پیتے ہیں - اور کیوڑا ہو یا نہ ہو ؟

حکیم - دن میں دو ایک بار ہو تو مضائقہ نہیں بھلا حضور کے پاس ڈاکٹر صاحب کے نسخے ہیں یا نہیں - اگر ہوں تو ذرا ادویہ تو بتائیے - حضور تو انگریزی خواں ہیں +

ہمایوں فر - مصطلحات کا سمجھنا مشکل ہے - یہ باتیں ہم کیا جانیں !

حکیم - حضور ان سے اس قدر تو دریافت کریں کہ یہ تپ کس قسم کی ہے - اور تپ کی کتنی قسمیں ہیں - اگر جواب دے سکیں - تو طبابت کا پیشہ چھوڑ دوں - اور پھر کبھی نام نہ لوں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہمایوں فر۔ بجا! وہ سب تو گھانس چھیلا کیے
شاید۔ حکیم صاحب آپ لاکھ فرمائیں۔ ہم کو
اُن کا عقیدہ ہے۔ ہم اُن کی ادویہ کو سریع
التاثیر اور کثیر المنفعت سمجھتے ہیں ٭

حکیم۔ بجا ارشاد ہوا۔ مگر جس قدر سریع التاثیر ہ
اُسی قدر برعکس بھی نتیجہ دیتی ہیں۔ اگر ہمار
تشخیص نے خطا کی تو مریض کی جان کا خطر
نہیں ہے۔ اور اگر وہ خاطی ہوئے۔ تو مد
اللہ بس توبہ ہی کا مقام ہے! اور یہ ڈاکٹ
ہے کیا۔ یہ ایک شاخ ہے طب یونانی کی
وہ بھی ناقص۔ اور اس کے نقص کی دلیل سا
یہ ہے۔ کہ اس مُلک کی آب و ہوا اور م
سے وہ واقف نہیں۔ پس اُن کا معالج ہ
ہرگز سودمند نہ ہوگا ٭

ہمایوں فر۔ سودمند کیا معنی! بالکل ضرر رساں ہ
(مسکرا کر) اس میں ہمیں بھی اتفاق ہے
بیشک!

حکیم۔ اب حضور تو ان کا جامہ پہنے ہیں۔ حض
سے بحث کون کرے ٭

حکیم صاحب کے تشریف لے جانے کے بع
ڈاکٹر صاحب آئے۔ مہری نے اطلاع دی۔ ک

CC-0 In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈاکٹر صاحب آئے ہیں ۔

مغلانی ۔ کون ڈاکٹر ؟ گورے ڈاکٹر کہ کالے ؟

مہری ۔ اے وہی بابو جی ۔ بنگالی بابو ۔ مجھے تو اُن کا نام یاد نہیں آتا ۔

ہمایوں فر ۔ بابو ترلوکی ناتھ بھٹا چارجی ۔

مہری ۔ بابو ترلوکی (مسکرا کر) اے ہوگا ؟

بیگم ۔ اب ان کی کیا ضرورت ہے ؟ کہ دو کہ اب حکیم کا علاج ہوتا ہے ۔

ہمایوں فر ۔ ایں ! کہیں ایسا غضب بھی نہ کرنا بالکل خلافِ مروّت ہوگا ۔ آنے دیجئے ۔ بیٹھنے میں کیا ہرج ہے ؟ علاج چاہے جس کا ہو ۔

پردہ گرایا گیا ۔ ڈاکٹر صاحب کھٹ پٹ کرتے آئے ۔ پاؤں میں مرے اینڈ کمپنی کے ہاں کا لکڑ توڑ بوٹ ۔ پتلون ڈھیلا ۔ ٹوپی کالی گول ۔ ہانات کا کوٹ ۔ اس کے نیچے رول ڈک شرٹ ۔

ہمایوں فر ۔ گڈ ایوننگ ! آیئے ۔ یوں کرسی پر تشریف لایئے ۔

ڈاکٹر ۔ آج مجاج (مزاج) کیسا رہا حضور کا ؟ تپ تو بہت نہیں تھا دن کو ؟

ہمایوں فر ۔ ہوا ۔ مگر خفیف ۔ ہاں تشنگی زیادہ تھی ۔ اِس کا کیا جانئے کیا سبب ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈاکٹر - برف کا ٹکڑا منہ میں رکھنے سے تسکین ہے ؟

ہمایوں فر - جی ہاں بابو صاحب ٭

ڈاکٹر - نبض حضور کا دیکھ سکیں ؟ (نبض دیکھ کر) آج تو بخار کم ہے - دو چار دن میں آپ کی بیماری جاتا رہیگا ٭

ہمایوں فر - ضعف بہت ہے - بابو صاحب !

ڈاکٹر - وَل - تو اتنے دن کا بکھار (بخار) بھی تو حضور کو ہے ! ہم جانتا ہے - آج تو دن ہو ہم ایک دوا تاکت (طاقت) کا دیگا - کال (کل) سے آپ سُرو (شروع) کر دے ٭

مغلانی - حضور ! کئی دن سے چھینک نہیں آتی ہے - اس کا کیا سبب ؟

ڈاکٹر - (مسکرا کر) او - اس سے کیا مطلب ؟ چھینک آئے یا نہ آئے - اس سے کون بڑا نکسان (نقصان) ہے ؟

محلدار - اور حضور کان کے قریب اس قدر کی کھجلی آتی ہے - کہ اُفوہ ! کوئی شے لگانے کی بتلائیے ٭

ڈاکٹر - او - کان کا کھجلی سے اور اس بکھار (بخار) سے کون بات ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محلدار - حضور! فصد کھلوا دیں؟

ڈاکٹر - (بگڑ کر) او ایسا کچھ جرور (ضرور) نہیں بیمار کو اور بیمار کرنا اچھا نہیں ٭

محلدار - اور ضعف کا علاج تو کیجئے ٭

ڈاکٹر - وَل تو اس کا علاج فصد ہے؟ فصد تو اور بھی کم تاکت (طاقت) کر دیگا ٭

ڈاکٹر صاحب نے ایک اور نسخہ لکھا - اور کہا دو دو گھنٹے کے بعد اس کو ضرور پیا کیجئے ٭

ادھر ڈاکٹر صاحب رخصت ہوئے - تو اُدھر قہقہہ پڑا - اور عورتیں چڑانے لگیں - بخار کو کہتا ہے بکھار - اور ایسا کچھ جرور نہیں - کم تاکت - بولنا آتا نہیں - چلے ہیں علاج کرنے!

ہمایوں فر نے کہا - لاحول ولا قوہ! کیا عقل ہے - بھلا زبان اور بول چال کو علاج سے کیا واسطہ؟ تم لوگوں کا یہ حال ہے - کہ جہاں ڈاکٹر نے کوئی خلافِ محاورہ لفظ کہا - اور عقیدہ جاتا رہا ٭

مغلانی - حضور! حکیم لاکھ گیا گذرا ہو - پھر حکیم ہے - ڈاکٹر کیا مقابلہ کریگا؟ رتن ناتھ سرشار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

لحیم شحیم - موٹا تازہ + (لحم - گوشت + شحم - چربی)
حرّ موسمی - موسمی بخار + حرّ - گرمی +
اشتعال - اشتداد - غلبہ - شدّت +
اضمحلالِ طبع - طبیعت کی کمزوری یا ناسازی +
کلیپٹومینیا - ایک قسم کا جنون جس میں ہر چیز کو
چرا لینے کو جی چاہتا ہے +
محلداری - محل کی چوکیدار +
ہوالشافی - وہی یعنی خدا شفا بخشنے والا ہے - نسخہ
شروع کرنے سے پہلے حکیم یہی الفاظ لکھتے ہیں +
ضماد - لیپ +
مصطلحات - اصطلاحات +
سریع التاثیر - جلدی اثر کرنے والی +
کثیر المنفعت - زیادہ نفع پہنچانے والی +
خاطی - خطا کرنے والا +
ساطع - بلند - چمکتا ہوا - روشن +
تومڑی - چھوٹا تونبا +

سوالات

۱ - اعزّہ اور اقربا کے واحد بتاؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۲۔ سانس ۔ تپ ۔ مزاج ۔ پتلون مذکر ہیں یا مؤنث ؟
۳۔ ضماد ۔ ساطع ۔ اضمحلال کے معنے بتاؤ ؟
۴۔ ڈاکٹر بھٹا چارجی کے کلام کو درست کر کے لکھو ؟

شکار کا شوق

شہر لاہور کے ذخیرے میں
مقبرے کے قریب دریا پار
دیکھا کرتے تھے لوگ ایک فقیر
عابد و زاہد و غریب دیار
کوئی سالک اُسے سمجھتا تھا
کوئی کہتا تھا مخزنِ اسرار
ایک دن احمد عقیدت کیش
پاس اس کے گیا پئے دیدار
جا کے دیکھا کہ خضر صورت ہے
مست و مجذوب و بیخود و سرشار
اتنے میں جھاڑیوں کے پیچھے سے
اک جوانمرد شیر دل خونخوار
آ گیا ہاتھ میں لئے بندوق
اور فتراک میں بندھا تھا شکار
آ کے کہنے لگا کہ اے سائیں
میں شکاری ہوں برق وش عیار
اس کو محنت سے میں نے مارا ہے
کیسی ہرنی ہے فربہ اور تیار
آپ کے واسطے میں لایا ہوں
اس کو کیجے قبول اے سرکار
سائیں اُس دم مراقبے میں تھا
اُس نے دیکھا نہ اُس طرف زنہار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر شکاری نے مجھ سے یہ پوچھا — کہئے - کیا آپ کو ہے شوقِ شکار
میں نے ہنس کر کہا "نہیں بھائی — اس سے رغبت مجھے نہیں زنہار"
"واہ!" کہنے لگا "کمال ہے یہ — کھیل کر دیکھو ایک بار شکار
ہاتھ سے اپنے مار کر کھانا — شہسوارانِ دہر کا ہے شعار
اس کی لذّت پہ چٹخارے پن پر — خوانِ موسےٰ ہو لاکھ بار نثار
ہائے جنگل میں وہ کباب پزی — ہائے ٹکّوں کا لطف اور چٹخار!
آپ تیتر کو سیخ پر بھونو — کھاؤ دانتوں سے نوچ کر پھر یار
بھول جاؤ پلاؤ اور زردہ — قورمہ - قلیہ - فیرنی - اچار
ہم تو جنّت میں بھی نہ جائینگے — ہم کو اس جا اگر ملا نہ شکار
یہ وہ ورزش ہے گر کرے کوئی — زرد رنگت ہو سُرخ اور گلنار"
سُن کے مارا فقیر نے نعرہ — اور رونے لگا وہ زار و قطار
پھر شکاری سے وہ مخاطب ہو — بولا - "لبجا شکار او بدکار
ہائے ہرنی کے چار بچّے ہیں — اور چاروں ہیں نیمجاں بیمار
بھوک اور پیاس سے بلکتے ہیں — ہائے جانبر نہ ہونگے وہ زنہار
ساتھ ہرنی کے دائے بیداوی — خون تونے کئے ہیں ظالم چار
قتل کرتے ہو بیزبانوں کو — نام رکھا ہے تم نے اس کا شکار
جان شیریں ہے بے زبانوں کی — جان دینا اُنہیں بھی ہے دشوار
شرم آتی نہیں مزے کے لئے — بیزبانوں کو دیتے ہو آزار
چھپ کے جھاڑی کے پیچھے اے صیّاد — یہ شجاعت نہیں کرے تو وار
ذبح کرتا ہے نوچتا ہے پر — رحم آتا نہیں تجھے خونخوار
شور ماتم ہے کوک کوئل کی — مرثیہ غم کا مور کی جھنکار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گرم افغاں ہے ہاتھ سے تیرے قمری و عندلیب و موسیقار
یہ چھری جس سے ذبح کرتا ہے عنقریب اُس کو کھائیگا زنگار
توبہ کرلے ہے وقت توبہ کا پھینک ترکش کو توڑ دے سوفار
ہائے کیوں تو خدا کو بھول گیا اے زبردست زیردست آزار
زندگی چار دن ہے اے فانی
گرم تا کے بماند ایں بازار"

خان احمد حسین خان

الفاظ و معنی

عابد - عبادت گذار +
زاہد - زہد اور ریاضت کرنے والا +
غریب دیار - غریب الوطن - کسی اور ملک کا رہنے والا +
سالک - پابند شرع - خدا رسیدہ بزرگ +
مخزنِ اسرار - بھیدوں کو جمع رکھنے یعنی جاننے والا +
عقیدت کیش - عقیدت یا ارادت شعار - خوش اعتقاد +
مجذوب - مست - شریعت کے قواعد سے آزاد +
برق وش - بجلی کی طرح +
عیّار - مکّار - چالباز - چالاک +
زنہار - ہرگز +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مراقبہ - گیان دھیان - گردن جھکا کر غور و فکر کرنا +

دہر - زمانہ +

شعار - شیوہ +

خوانِ موسےٰ - حضرت موسےٰ کا دسترخوان +

کباب پُزی - گوشت بھوننا +

تکّے - بھونی ہوئی بوٹیاں +

جانبر ہونا - جان سلامت لے جانا - بچنا +

بیداد - ظلم - جور و جفا +

سوفار - تیر کی نوک - تیر کا سرا +

ترکش - وہ تھیلا جس میں تیر رکھے جاتے ہیں +

زیردست آزار - کمزور اور عاجز کو ستانے والے +

گرم تا کے ... بازار - کب تک تیرے اس ظلم کی گرم بازاری رہیگی +

موسیقار - ایک پرندہ جس کی چونچ میں بہت سے سوراخ ہوتے ہیں - اور اُن میں سے طرح طرح کے آواز نکلتے ہیں +

سوالات

۱ - عقیدت کیش - مجذوب - سالک - عیار - سوفار - مراقبہ کے معنے بتاؤ +

۲ - فقیر اور شکاری کے درمیان جو گفتگو ہوئی اس کو اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ میں لکھو ÷

۳۔ شکار ظلم میں داخل ہے۔ فقیر کے کلام سے ثابت کرو ÷

باغبان کی بیٹی

الحمرا کے ایک ویران کمرے میں ایک زندہ دل باغبان رہتا تھا۔ جس کا نام جان تھا۔ اہلِ قلعہ اُسے رونق محفل سمجھتے تھے۔ اس کو ستار بجانے میں کمال حاصل تھا۔ قدرت نے اُسے رسیلی آواز دی تھی۔ جس وقت یہ ستار بجاتا اور ساتھ گاتا تھا۔ لوگوں پر وجد طاری ہونے لگتا تھا۔ اس باغبان کی صرف ایک کم سن بیٹی تھی۔ جسے مریم پکارتے تھے۔ یہ بھی باپ کی طرح خوش مزاج اور خوش گلو تھی۔ اور ساتھ ہی خوبرو اور تیز و طرار بھی تھی ÷

ایک دن کوئی تہوار تھا۔ اور لوگ رت جگا منانے کو جمع تھے۔ پہاڑ کے سب سے بلند مقام پر آگ جل رہی تھی۔ اور آگ کی روشنی سے دن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چڑھا ہؤا تھا ÷

گانا ہو رہا تھا - اور اہلِ قافلہ رقص و سرود میں محو تھے - مریم چند بچّوں کے ہمراہ اِدھر اُدھر پہاڑی پر دوڑ رہی تھی - اور جیسا کہ بچّوں کا دستور ہے - چمکدار کنکر جمع کر رہی تھی - کہ اُسے ایک ننّھا سا کھلونا ملا - اس کی شکل بند مٹھی کی طرح تھی - یعنی پتھر سے تراشا ہؤا ہاتھ تھا - انگوٹھا چاروں انگلیوں پر پیوستہ تھا - مریم یہ کھلونا پاکر بہت خوش ہوئی - اور دوڑی دوڑی اُسے اپنی ماں کے پاس لے گئی - ماں نے کہا "بیٹی! خدا جانے یہ کیا بلا ہے؟ یہ مسلمانوں کا جادو یا ٹونا ہے - ایسا نہ ہو - کہ ہم پر کوئی آفت کسی قسم کی آ جائے" پاس ایک اور عورت بیٹھی تھی - وہ مسکرائی اور کہنے لگی - "اِسے پھینکتی کیوں ہو؟ تھاکتان کا جوہری اِس قسم کی چیزیں خریدتا ہے - اُسے دکھانا چاہیئے - میرے خیال میں بہت اچھّی قیمت مل جائیگی" ÷

اتنے میں ایک بوڑھا سپاہی ادھر آ نکلا - اس کا رنگ مسلمانوں کی طرح سانولا تھا - اِس پتھر کے کو دیکھ کر بولا - کہ میں نے اِس قسم کی چیزیں مُلک بربر کے جشیوں میں دیکھی ہیں - یہ ایک قسم کا تعویذ ہے - تعویذ کیا ہے - طلسم ہے - جس سے گھر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں برکت ہوتی ہے۔ جس کے پاس یہ طلسم ہو۔ وہ مالا مال ہو جاتا ہے۔ اور بدنظر۔ بد دعا۔ جادو۔ اور ہر قسم کی مصیبت اور آسیب سے محفوظ رہتا ہے۔ مریم کی ماں تجھے مبارک ہو۔ کہ تیری بیٹی کو یہ طلسم مل گیا۔ یقین جان کہ تیرے بھلے دن آ گئے۔ یہ سُن کر تمام حاضرین نے باری باری سے اِس طلسم کو ہاتھ میں لے کر دیکھا۔ اور بڑی دیر تک اس کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ ایک عجوزہ نے جس کی عمر سَو سال کے قریب تھی۔ بیان کیا۔ کہ اس پہاڑ کے قریب یہ جو کھنڈرات ہیں۔ ان میں ابو عبداللہ اور اُس کا تمام دربار جادو میں مسحور ہے اِن کھنڈرات میں ایک گڑھا ہے۔ اگر کوئی مجھے تمام غرناطہ کے خزانے دے دے۔ تو بھی میں کبھی اُس میں نہ جھانکوں۔ ایک دفعہ اس غار میں ایک چرواہے کا بکرا گر پڑا۔ اُسے نکالنے کے فکر میں جونہی وہ جھانکا۔ تو جھانکتے ہی سودائی ہو گیا۔ لگا دیوانوں کی طرح انا پ شناپ بکنے اور کہنے کہ اندر حبشی برچھے لئے کھڑے ہیں۔ اگر اُس کے پاس یہ طلسم ہوتا۔ جو مریم کو قسمت سے ہاتھ آ گیا ہے۔ تو کبھی اُس کا یہ حال نہ ہوتا۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ سُن کر اُس کی ماں نے اس طلسم میں ڈورا
ڈال کر مریم کے گلے میں ڈال دیا - مریم نے یہ
کہانی بڑی توجہ سے سُنی اور بچّہ تو تھی ہی۔
اُسے شوق ہُوا - کہ چلو چل کر دیکھیں - اس
گڑھے میں کیا تماشہ ہے - وہ چپکے سے وہاں
سے کھسکی - اور دہانِ غار پر کھڑی ہو کر نیچے
کی طرف دیکھنے لگی - مگر اُسے سوائے تاریکی کے
جس سے ظاہر تھا کہ غار بہت گہرا ہے - اور
کچھ دکھائی نہ دیا - گہرائی دیکھ کر وہ ڈر گئی۔
اُس کا خون جم گیا - وہ جھٹ پیچھے ہٹ گئی۔
لیکن چونکہ قدرتاً بہت دلیر تھی - پھر آگے بڑھ کر
جھانکنے لگی - اور پھر پیچھے ہٹ گئی - اب کے اُس
نے ایک پتھر اُٹھا کر غار کے اندر پھینکا - چند
لمحوں تک وہ خاموشی میں نیچے چلا گیا - پھر کسی
چٹان سے لگا - اور زور کی آواز ہوئی - پھر ایسا
معلوم ہُوا - کہ وہ پتھر ادھر اُدھر اُچھل رہا ہے
اور جب اُچھل کر گرتا ہے - تو بادل گرجنے کی
آواز پیدا ہوتی ہے - یکایک ایسا معلوم ہُوا - کہ
کوئی جسیم اور بھاری چیز پانی میں گری - اور پھر
خاموشی چھا گئی - لیکن یہ خاموشی کچھ دیرپا نہ تھی۔
ایسا ظاہر ہونے لگا - کہ اس تاریک غار میں کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیند سے بیدار ہو رہا ہے۔ پھر شہد کی مکھیوں
کی بھنبھناہٹ سنائی دینے لگی۔ جو لحظہ بلحظہ بلند
ہوتی گئی۔ رفتہ رفتہ صاف ایک مجمع کثیر کے قدموں
کی آہٹ۔ ہتھیاروں کی جھنکار۔ اور بگل اور تری
کی آواز آنے لگی۔ گویا ایک لشکر کوچ کی تیاری
کر رہا تھا۔ مریم خوفزدہ ہو کر اُس طرف دوڑی
جہاں رت جگا ہو رہا تھا۔ لیکن آگ بجھ چکی تھی
اور محفل برخاست ہو چکی تھی۔ اور ہر طرف سناٹا
تھا۔ مریم نے گھبرا کر اپنے والدین کو آواز دی۔
لیکن کوئی نہ بولا۔ ناچار وہ گھر کی طرف دوڑی۔
اور قلعہ الحمرا کے قریب پہنچ کر ایک پتھر پر
بیٹھ گئی۔ بھاگتے بھاگتے اُس کا سانس پھولنے
لگا۔ ناگاہ پہاڑ کی طرف جو اُس نے آنکھ اُٹھا
کر دیکھا۔ تو ایک رسالہ مسلمان سواروں کا آرہا
تھا۔ چاند کی چاندنی میں اُن کے خنجر۔ تلواریں۔
اور نیزے چمک دمک رہے تھے۔ لیکن ہر چند
کہ اُن کے منہ زور گھوڑے کودتے پھاندتے تھے
لیکن کیا مجال کہ اُن کے سُموں کی آواز کانوں
میں آئے۔ گویا وہ روئی پر قدم رکھ رہے تھے
ان سواروں کے جن کا رنگ زعفران کی طرح زرد
تھا۔ اور جن کے چہروں پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حلقے میں ایک خوبصورت نازنین خوش خرام گھوڑے پر
سوار تھی - اس کے سر پر تاج مکلّل بہ جواہر تھا.
سنہری گیسو میں آبدار موتی پروئے ہوئے تھے -
گھوڑے کی زرنگار زین قرمزی مخمل کی تھی - لیکن
چہرہ اترا ہؤا اور اُداس تھا - اور وہ نظریں نیچی
کئے ہوئے تھی - اس کے پیچھے بڑے بڑے جلیل
القدر اُمرا اور مشیر زرق برق لباس میں سرنگ
گھوڑوں پر سوار تھے - اور اُن کے درمیان بادشاہ
ابو عبداللہ تھا - مریم نے اُس کی تصویر دیکھی ہوئی
تھی - اس لئے زرد داڑھی سے پہچان لیا - اگر مریم
کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی - تو یہ حال دیکھ کر
بیہوش ہو جاتی - مگر اُس کے گلے میں طلسم آویزاں
تھا - جس سے خوف کو اُس کے قریب آنے کی
جرأت نہ تھی - یہ رسالہ لب بستہ اس کے قریب
سے باب العدل کی طرف چلا گیا - پہرے والے تمام
اس وقت نیند سے بیہوش تھے - یکایک زمین میں
شگاف ہو گیا - اور اُس میں ایک زینہ دکھائی دیا -
مریم حیرت زدہ زینے سے اُتری - آگے گئی - تو
ایک گلی نمودار ہُوئی - اس سے گذر کر وہ ایک
عالیشان دالان میں گئی جو مورز کے طرز پر دلہن
کی طرح آراستہ تھا - اور جس میں جا بجا چاندی کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چراغ روشن تھے۔ ایک صوفے پر ایک سفید ریش
پیر مرد جس کے ہاتھ میں طلسمی عصا تھا۔ بیٹھا اُونگھ
رہا تھا۔ اُس سے کچھ فاصلے پر ایک عورت قدیم
ہسپانیہ والوں کے لباس میں غرقِ دریائے جواہر
بیٹھی تھی۔ اور ستار بجا رہی تھی۔ مریم نے لوگوں سے
سُنا ہؤا تھا۔ کہ قلعہ میں زیرِ زمین ایک عیسائی نازنین
کسی عربی ساحر کی قیدِ سحر میں گرفتار ہے۔ وہ سمجھ
گئی۔ کہ یہ وہی نازنین ہے۔ عیسائی نازنین نے مریم
کو بلایا۔ اور کہا کہ لڑکی ڈرو مت ادھر آؤ۔ میرے
پاؤں میں سونے کی بیڑیاں ہیں۔ تمہارے طلسم کی
تاثیر سے یہ ایک رات کے لئے ٹوٹ جائینگی۔ اور
میں تمہارے ساتھ سیر کو چلونگی۔ یہ کہ کر اُس نے
طلائی بیڑیاں مریم کو دکھائیں۔ جو طلسم کی برکت
سے ٹوٹ گئیں۔ ان کے ٹوٹنے سے جو آواز آئی۔
تو وہ عربی ساحر جاگ اٹھا۔ اور آنکھیں ملنے لگا۔
یہ حال دیکھ کر وہ نازنین فوراً ستار بجانے لگی۔ جس
سے بوڑھے ساحر پر پھر غنودگی طاری ہوگئی۔ اور
عصا جو اس کے ہاتھ میں تھا۔ ڈگمگانے لگا۔ نازنین
نے کہا۔ "لڑکی اس طلسم سے اس عصا کو ذرا چھو
کر تماشا دیکھ"۔ مریم نے تعمیل کی۔ عصا جادوگر
کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور وہ بیہوش ہو کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوگیا - نازنین کھڑی ہو کر ستار بجانے لگی - اور بو
"اے ترنم اور ہم آہنگی! خبردار یہ ساحر صبح سے
پہلے بیدار نہ ہو" پھر اُس نے مریم کا ہاتھ پکڑ
لیا - اور کہا - اب تم میرے ساتھ آؤ - اور دیکھو
کہ الحمرا کی حالت شان و شوکت کے زمانہ میں
کیا تھی" +

مریم اُس کے ساتھ ہو لی - قلعہ میں آ کر
اُس نے عجب تماشا دیکھا - قلعہ سپاہیوں اور سواروں
سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا - فوجوں کے دستے جابجا
متعین تھے - پھریرے لہرا رہے تھے - شاہی محافظ
زرنگار وردیاں پہنے کھڑے تھے - اور حبشی ننگی تلواریں
علم کئے ہوئے تھے - قلعہ میں جہاں سوائے گرد اور
مکڑی کے جالوں کے اور کچھ نہ ہوتا تھا - اب شاہانہ
فرش ہو رہا تھا - دمشق کے زنبوری پردے لٹک
رہے تھے - سنہری اور رُوپہلی کرسیاں اور چوکیاں
اور صوفے اور بیش بہا سامان اس کثرت سے تھا
کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی - گویا چاروں طرف
نور برس رہا تھا - اور تو اور باورچی خانوں میں
باورچی بہشتی نعمتیں تیار کر رہے تھے - اور تیتر
اور مرغ کباب کر رہے تھے - مریم تصویر حیرت
بنی ہوئی مسحور نازنین کے ہمراہ تھی - وہاں سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ اُسے اُس مینار کے قریب لے گئی - جس کے پھاٹک پر دو سنگِ مرمر کی پریاں کھڑی تھیں - اور زمین کی طرف دیکھ رہی تھیں - نازنین نے کہا - کہ اے مریم میں تجھ سے بہت خوش ہوں - تو بڑی دلیر لڑکی ہے - ان پتھر سے تراشی ہوئی سنگِ مرمر کی پریوں کے قدموں میں ایک دفینہ ہے - اپنے باپ کو کہنا - کہ وہ اسے کھود کر اپنے کام میں لائے - مگر اس میں سے کچھ رقم نذر و نیاز کے لئے وقف کر دے - تا کہ میری اس قیدِ سحر سے نجات ہو - اس طلسم کی بدولت جو تیرے گلے میں ہے - یہ دفینہ تم یہاں سے اُٹھا لوگے دفینہ کا مقام دکھا کر وہ نازنین مریم کو ایک باغ میں لے گئی - جو نمونۂ بہشت تھا - جس میں دودھ کے حوض تھے - اور شہد کے چشمے جاری تھے - اس باغ کے ایک درخت سے اُس نے ایک ٹہنی توڑی اور مریم کو دی - اور کہا کہ یہ میری نشانی ہے - اب میں تجھ سے رخصت ہوتی ہوں مجھے صبح سے پہلے پہلے اس ساحر کے پاس پہنچ جانا چاہیئے - خبردار میرے پیچھے نہ آنا - ورنہ تو بھی کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیگی - یہ کہا اور وہ نازنین غائب ہوگئی ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس وقت تک مریم مبہوت تھی - یکایک اُس
کے کان میں مرغ سحر کی آواز آئی - اور اُسے ہوش
آگیا - اب پھر قلعہ پہلے کی طرح سنسان تھا - وہ
اپنے غریبانہ گھر کی طرف گئی - اور شاخ مرجان کو
جو مسحور نازنین کی نشانی تھی سرہانے رکھ کر سو
گئی - وہ دن چڑھے جاگی - اور تمام قصّہ باپ کو
سنایا - پہلے تو اُسے یقین نہ آیا - پھر جو شاخ
مرجان کو دیکھا - جو خالص سونے کی تھی - اور
جس میں مرجان کے پھول تھے - تو اُسے یقین آیا
اب تو دِن اُسے پہاڑ معلوم ہونے لگا - بڑی
مشکل سے سُورج غروب ہؤا - آدھی رات کے
وقت اُس نے مریم کی نشان دہی پر زمین
کھودی - تو دو چینی کی مٹکیاں اشرفیوں اور
جواہرات سے بھری ہوئی نمودار ہوئیں - لیکن
جب تک مریم نے اُنہیں ہاتھ نہ لگایا - وہ
اپنی جگہ سے نہ ہلیں - طلسم کی برکت سے باپ
اور بیٹی مل کر اُنہیں اُٹھا لائے - چشم زدن میں
جان مالا مال ہوگیا - لیکن ساتھ ہی اُس کا آرام
یک قلم رخصت ہوگیا - اب اُسے فکر تھا - کہ کس
طرح یہ دولت یہاں سے لے جائے - تا کہ لوگوں
کو شبہ نہ ہو - پھر خوف تھا - کہ مبادا چور آ کر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوٹ لیں - خوش باش باغبان اس فکر اور اندیشہ میں تمام زندہ دلی بھول گیا - جس کا نتیجہ یہ ہؤا - کہ لوگوں نے اُس کے پاس آنا چھوڑ دیا - آخر چند روز بیکار رہ کر اُس نے ایک خچر خریدا - پہلے اپنے کنبے کو روانہ کیا - اور پھر آپ رات کے وقت اپنا سامان خچر پر لاد کر الحمرا سے ہمیشہ کے لئے چلا گیا - لوگ حیران تھے - کہ وہ کہاں گیا - مگر کسی کو معلوم نہ تھا - کہ وہ زندہ ہے یا مر چکا ہے کئی سال کے بعد الحمرا کے ایک شہری کو جو جان کا ہمسایہ تھا - ملاگا جانے کا اتفاق ہؤا - وہ سڑک پر کھڑا تھا - کہ ایک برات بڑے تزک و احتشام سے آئی - اور جب ایک بیش بہا گاڑی جس میں چھ گھوڑے جتے تھے - اُس کے قریب سے گذری - تو اُس میں سے ایک بوڑھا امیر جس کا لباس جواہر نگار تھا - اُترا - اور شہری سے بغل گیر ہؤا - یہ جان تھا - اور یہ برات اس کی بیٹی کی برات تھی - جس کی شادی ملاگا کے ایک رئیس اعظم سے ہو چکی تھی - اور برات گرجا سے واپس آ رہی تھی - دُلہن رشکِ حُور تھی - مگر دُولھا پستہ قد - زرد رو - عمر رسیدہ انسان تھا - جان نے مشہور کر رکھا تھا کہ اُسے ایک متوفی رشتہ دار کی دولت ہاتھ آئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے ٭

جب اس کا مہمان اس سے رخصت ہونے لگا۔ تو اُس نے روانگی کے وقت اُسے ایک ہزار اشرفی دی۔ اور بڑے تپاک سے رخصت کیا ٭

الفاظ و معنی

عجوزہ - بڑھیا - ضعیف العمر کبڑی عورت ٭

مسحور - جادو کیا گیا ٭

مکلّل - مرصّع ٭

لب بستہ - چپ چاپ ٭

مبہوت - حیران ٭ حواس باختہ - دم بخود ٭

ترنم اور ہم آہنگی - نغمہ اور راگ ٭

متوفی - مردہ - فوت شدہ ٭

چشم زدن میں - یک لخت - آنکھ جھپکنے میں ٭

سوالات

۱ - مریم کون تھی؟ اُسے کیا چیز ملی؟

۲ - بڑھیا نے کھنڈرات کی نسبت کیا بتایا؟ اور مریم پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس کا اثر کیا ہوا ؟

۳- مریم نے جب غار میں پتھر پھینکا۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوا ؟

۴- مریم جب زینہ سے اُتری تو اُسے کیا نظر آیا ؟ اور جب عورت کے ساتھ قلعہ میں داخل ہوئی تو اُس نے کیا کیفیت دیکھی ؟

مامتا

بیخبر ماں ! تجھ کو اُس بچے کی بھی ہے کچھ خبر
گود میں تیری ہُمکتا تھا جو کل تک بار بار
گوری گوری اُس کی وہ رنگت وہ مکھڑا چاند سا
اور وہ نقشہ اُس کا جس پر رات دن تھی تو نثار
کل بلائیں لیتی تھی تو دیکھ کر اندازِ خواب
آج کیوں آتا نہیں سونے پہ اُس کے تجھکو پیار
اُف وہ دہشتناک جنگل اور اندھیاری وہ رات
آہ وہ معصوم بچّہ اور وہ کُنجِ مزار !
بے خبر ہے دیکھ ڈر جائے نہ وہ بچّہ کہیں
کیا اُسے آغوش میں لینے سے اب آتا ہے عار؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گیسوؤں میں جس کے تو کنگھی نہ کرتی تھی اگر
رات بھر رہتا تھا مثلِ زلف تجھ کو انتشار
مو پریشاں خاک بر سر دیکھ کر اب غم نہیں
مجھ پہ اس جمعیتِ خاطر کا کر رمز آشکار
کیا ہوئی وہ تیری الفت کیا ہوئی وہ مامتا
کیوں نہیں اُس کے لئے دِل آج تیرا بیقرار
سینکڑوں صدقے اُتارا کرتی تھی تو رات دن
آنکھ بھر کر دیکھنا جس کو تھا تجھ کو ناگوار
اپنے سینے سے لگا کر تو سلاتی تھی جسے
آج وہ ہے، اور اک کُنجِ لحد تاریک و تار
آج لیٹے ہیں اُسی میں چند کیڑے قبر کے
جس گلے میں تو نے پہنائے تھے تعویذوں کے ہار
ہڈیوں کا ایک ڈھانچا سا اٹا ہے خاک میں
ہائے وہ پیکر جو کل تک تھا ترے زیبِ کنار
جب تری آواز سنتا تھا مچل جاتا تھا وہ
اب وہ ہے اور خامشی تو چاہے لاکھ اُس کو پکار
اک اشارے سے کسی کے ہوگئی ہے آج بند
اُس کی وہ آواز جو تھی روکشِ صورت ہزار
جس کو پہنایا تھا تو نے جامۂ گُل دوز کل
آج اُس کے تن پہ کیڑوں نے کئے نقش و نگار
زندگی میں تو ہر اک عیب و ہنر پر تھی نظر
دیکھ لے یہ حال بھی جا کر بچشمِ اعتبار

مرزا محمد ہادی عزیز لکھنوی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

بلائیں لینا - واری جانا - صدقے قربان ہونا + پیار کرنا +

کنجِ مزار - قبر کا گوشہ یا کونہ +

مزار - زیارت گاہ - قبر +

انتشار - پراگندگیٔ خاطر - اضطراب - پریشانی +

مو پریشاں - بکھرے بالوں والا +

زیبِ کنار - پہلو کو زیب و زینت دینے والا +

مچل جانا - ضد پر آنا - ہٹ کرنا - اصرار یا ڈھٹائی کرنا +

روکشِ صورت ہزار - ہزار صورتوں کا منہ یا توجہ کھینچنے والی +

سوالات

۱ - کنجِ مزار - مزار - معصوم - مو پریشاں - زیبِ کنار کے معنے بتاؤ - یہ قواعد میں کیا ہیں ؟

۲ - پہلے سات اشعار کو نثر میں لکھو +

۳ - اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بتاؤ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فلاحِ دیہات

ہندوستان کے نوّے فی صدی لوگ ایسے دیہات میں رہتے اور زندگی گذارتے ہیں۔ جن کی آبادی پانچ ہزار نفوس سے زیادہ نہیں۔ اس امر سے ظاہر ہے۔ کہ دیہاتی آبادی کی صحت پر ہندی قوم کی طاقت و تنومندی کا دار و مدار ہے۔ ہند کی تجارت اور خرید و فروخت کا انحصار اُن ہی کی محنت پر ہے۔ اُن ہی کی عادات سے ہندیوں کے چلن اور خصائل کا موازنہ ہو سکتا ہے۔ اور اُن ہی کی تعلیم و تربیت سے ہندوستان کے لوگ دُنیا کے تجربات سے متمتّع ہو سکتے ہیں اور فلاح و بہبود کے اسباق کو جزو بدن بنا سکتے اور اُن سے کما حقّہٗ طور پر بہرہ اندوز ہو سکتے ہیں ٭

ہندوستان کی مادی ترقّی کے لئے حکومتِ وقت زندگی کے مختلف شعبوں میں جو بیش بہا اور قابلِ قدر تجربے کرتی اور اس سے جن نتائج پر پہنچتی ہے۔ اُن کو دیہات کے لوگوں تک پہنچانے اور اُن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے فائدہ اُٹھانے کی ترغیب دینے کی کوشش میں ہمہ تن مصروف رہتی ہے۔ لیکن اس سرتوڑ کوشش کے مقابلہ میں جو فائدہ اس سے تا حال حاصل ہؤا ہے۔ اُس کی کچھ حقیقت نہیں۔ کیا اس کی وجہ صرف یہی ہے کہ کسان لوگ قدامت پسند اور پرانے کاشت کے طریقوں کے دلدادہ واقع ہوئے ہیں؟ اس میں کلام نہیں کہ یہ لوگ واقعی لکیر کے فقیر ہیں۔ اور پرانے ڈگر پر چلنے کے عادی ہیں۔ ان کی جہالت اور موٹی سمجھ میں بھی کسی کو شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ مگر اُن کی ترقّی میں دیگر سب اسباب سے زیادہ اُن کی مفلسی مانع اور مزاحم ہے۔ ڈاکٹر ہیرلڈ مین نے جو کچھ دکّن کی رعیت کی نسبت کوائف وغیرہ سے ثابت کر دیا ہے۔ وہ غالباً تمام ہند کی رعیت پر صادق آتا ہے۔ یعنی یہ کہ "ہر متوسط الحال یا معمولی زمیندار صرف قلاش ہی نہیں بلکہ دوالیہ بھی ہے"۔ پس سب سے بڑا پیچیدہ اور مشکل سوال جس کا حل ہمیں سوچنا ہے۔ یہ ہے کہ ہندوستان کی ترقّی اور خوش حالی کی عمارت اس کی نادار رعیّت کی بنا پر تعمیر کرنا کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟

مگر ہندوستان کی مشکلات کا حل فی الواقعہ گاؤں ہی کر سکتا ہے۔ اور اگر گاؤں کے رہنے والے کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پاس اپنی محنت سے فائدہ اُٹھانے کے
لئے سرمایہ - سامان اور مناسب مواقع موجود نہیں۔
تو سب سے مقدم اور ضروری امر یہ ہے - کہ گاؤں
کے رہنے والوں کی اقتصادی اور مالی حالت کی اصلاح
کی جائے - یہ تلاش اور دوا لئے ہیں - ان کو قرض سے
نجات دلانا اور کمانے کی طاقت اور پیداوار کو
بڑھانے کی راہ دکھانا از بس لازمی ہے۔ تحریک
امداد باہمی اور مشترک سرمایہ کی انجمنوں
سے - زمینداروں کا بہت کچھ
بھلا ہو سکتا ہے - دیہاتیوں
کی اس تحریک میں گہری
دلچسپی حاصل کرنے
کے لئے اُن کی توجّہ اُن کے قرض کی طرف جو اُن
کے ذمّہ واجب الادا ہے - اُن کی ناقص فصلوں -
موسمی ہواؤں کی غیر یقینی حالت - کمزور اور ناتوان
مویشیوں اور عام مفلسی کی طرف منعطف کرانی ضروری
ہے - کسی نے بجا کہا ہے - کہ ہندی زمینداروں
کے دلوں میں گھر کرنے کی صرف ایک راہ ہے - اور وہ
اُن کا پیٹ ہے - یہ قول گو تمسخر آمیز معلوم ہوتا
ہے - مگر حقیقتاً نہایت درست اور دردناک بھی ہے
پنچایتوں نے نہایت شوق اور سرعت سے غیر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محدود ذمہ داری کی شرط کو اختیار کیا۔ مگر قرض
دیتے وقت اس بات کی طرف خاص دھیان رکھتی ہیں کہ سائل
قابل اعتبار ہے۔ ہم اپنے مفہوم کو چند مثالوں سے
واضح کرتے ہیں۔ فرض کرو کہ سفید ریش پنچ
ایک پیپل کے درخت کے سایہ میں اجلاس کر رہے
ہیں۔ اور گاؤں کی نصف آبادی ان کے گرد جمع
ہے۔ ایک شخص بڑھتا اور اپنے مال مویشی کو رہن
کر کے ان کی ضمانت پر سو روپیہ قرض کی درخواست
کرتا ہے۔ پنچایت گہری سوچ میں پڑ جاتی ہے۔
اور گفتگو میں اختصار سے کام لے کر درخواست
نامنظور کرتی اور قرض دینے سے انکار کر دیتی ہے
ایک اور سائل گاڑی کے لئے بیل خریدنے کی غرض
سے یہی رقم بطورِ قرضہ لینے کی درخواست کرتا ہے
اور کسی چیز یا مال کو بطورِ ضمانت گروی رکھنے کے
لئے بھی تیار نہیں ہوتا۔ لیکن با ایں ہمہ پنچایت
کا رویہ بدل جاتا اور اُسے سو روپیہ قرض مل جاتا
ہے۔ پہلا سائل ابھی دور کھڑا سب کچھ دیکھ رہا
ہے۔ مگر پنچایت کے اس اختلافِ سلوک کی وجہ
دریافت کرنا نہیں چاہتا۔ اس لئے کہ یہ وجہ اس
سے مخفی نہیں۔ یہ شراب پینے کا عادی ہے اور
پنچایت خوب جانتی ہے۔ اس سے رقم وصول کرنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی آسان کام نہیں - یا یہ فضول خرچ بد معاملہ
تکراری اور بد عہد ہے - عمر رسیدہ پنچ دونوں سائلوں
کے بچپن سے لے کر اس وقت تک کے حالات
سے بخوبی واقف ہیں - اور غیر محدود ذمہ داری کے
مفہوم کو اچھی طرح سمجھتے ہیں - پنچایت کا یہ فیصلہ
ہمارے دعوے کی صداقت پر دال ہے - یعنی اس
سے ثابت ہوتا ہے کہ لین دین کے معاملات
میں کسی شخص کے چال چلن کو وہ سب بنک
جن کی بنا غیر محدود ذمہ داری پر رکھی ہوتی ہے
کافی اعتبار کی نگاہ سے دیکھتے اور نیک چلنی
کو ساکھ کی دلیل سمجھتے ہیں - البتہ یہ اس شرط
پر مشروط ہے کہ شخص معلوم کی جائداد کافی
اور تسلی بخش ہے +

ہندوستان کے زمیندار کئی قسم کے گندم نما
جو فروش - خود غرض - مطلب پرست لوگوں سے
گھرے رہتے ہیں - جو خلعتِ انسانی سے مشرف
ہونے کے باوجود مکر و فریب کو کام میں لاکر
ان کی سادگی - سادہ لوحی اور صاف باطنی سے
ناجائز فائدہ اُٹھاتے اور سوائے ضروریاتِ زندگی
کے اُن کی سب کی سب آمدنی ہتھیا لیتے ہیں -
مثلاً اس قسم کے آدمیوں میں سے ایک تو دلال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے - جو ہر فصل کے موقع پر آ موجود ہوتا
ہے - یہ بیج پھوٹنے سے پہلے ہی
پیداوار کی قیمت چکاتا اور مزارع کی آمدنی
کا بہت بڑا جزو خود لے لیتا ہے - اِلّا اس صورت
میں کہ مزارع یا زمیندار محض اپنی خوش نصیبی سے
فصل کی غیر معمولی اور غیر متوقّع زیادتی کے سبب
بالفرض خوشحال ہو جائے - تو اُس کے غریب اور
نادار خویش و اقربا گاؤں کے چاپلوس اہلکار اور
وکیلوں کے ٹاؤٹ یا دلال اُسے ہر طرف سے گھیر
لیتے ہیں - اور اس سے اس کا جائز حق چھین
لینے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے ہیں -
جس کا نتیجہ یہی ہوتا ہے - کہ اِس غریب کے پاس
انجام کار فقط اس قدر حِصّہ اپنی پیدا کردہ آمدنی
کا رہ جاتا ہے - جس سے محض اپنی ضروریاتِ
زندگی کی چیزیں ہی مہیّا کر سکتا ہے +

مندرجۂ بالا سطور سے ہم صرف یہ نتیجہ اخذ
کر سکتے ہیں - کہ ہندوستان میں دیہاتی کی امداد
ایک ہی وقت میں اُس کی زندگی کے ہر شعبہ
میں بلحاظ اُس ہر تعلّق کے جو اسے غیروں سے
ہوتا ہے - ہرگز نہیں کی جاتی - کامیابی کے حصول
کے لئے دیہاتی کی خدمت جامع اور یکجا اور ایک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ساتھ ہونی ضروری ہے۔ بالفاظِ دیگر ضرورت اِس امر کی نہیں۔ کہ صرف اصلاح پر اکتفا کیا جائے بلکہ ایک ایسا جدید نظامِ کار ترتیب دیا جائے جو سرے سے نئی تعمیر کے کام کا حکم رکھے اور جس کے اغراض اور مقاصد حسب ذیل ہوں

(۱) تعلیم بالغان۔ (۲) کسبِ معاش کی قابلیت یا اہلیت میں اضافہ (۳) دلالوں کی دستبرد سے حفاظت (۴) اقتصادی بنیاد کا استحکام۔ (۵) سیر و تفریح اور حفظانِ صحت کے اصولوں کی تعلیم و ترویج اور (۶) معتبر رضاکاروں کی تربیت اور ٹریننگ۔

(۱) تعلیم بالغان۔ زمینداروں کی جہالت ہی سے غیر زمیندار زر پرست اور خود غرض۔ غاصب لوگ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اگر زمیندار باخبر اور واقف کار ہو جائیں۔ تو نوے فیصدی خطرات سے مامون اور محفوظ رہ سکتے ہیں۔ اُنہیں ہوشیار اور سمجھدار بنانے کے لئے ان کے دل و دماغ کی ترقی اور توسیع کئی پہلوؤں سے ضروری ہے۔ اقتصاد کی غرض سے ہم اُن کے دشمنوں کا شمار اس فارمولے یا گُر سے کرتے ہیں۔ "قرض۔ بیماری۔ شراب اور جہالت" آخر الذکر دشمن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زمینداروں کو دیگر سب دشمنوں پر غالب آنے سے
روکتا ہے۔ اس دشمن یعنی جہالت کو دُور کرنے کے
لئے صرف یہی کافی نہیں۔ کہ زمینداروں کو اُن
دشمنوں کا جب یہ اُنہیں ہر طرف سے گھیرا
ڈال لیں علاج یا مدافعت کا طریقہ بتایا جائے
بلکہ اُنہیں اس امر کا اہل بنانا ضروری ہے۔ کہ
پیشتر اس کے کہ یہ اُن تک پہنچ سکیں۔ یہ خود
بلا امداد غیرے ان کا قرار واقعی انسداد اور روک
تھام کر لیں۔ اس اہلیت کا پیدا کرنا چنداں
دشوار نہیں۔ کیونکہ اس مدعا کو حاصل کرنے کے
لئے ہمیں صرف بالغانِ دیہات کو تعلیم دینا اور
اِس قابل بنا دینا ہی ضروری ہے۔ کہ وہ روانی
کے ساتھ اور بلا تکلف اپنی زبانوں میں لکھی ہوئی
تحریریں پڑھ سکیں۔ ہمیں سب سے پہلے یہ دیکھنا
ہے۔ کہ ہر اُس گاؤں میں جو ہمارے حلقۂ اثر
میں ہے بچوں کے لئے ایک مدرسہ ضرور موجود
ہو۔ اس مدرسہ کی موجودگی کے بعد اسی کی وساطت
سے ہم اپنا مطلب پورا کر سکتے ہیں۔ اور دیہاتیوں
کی خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ مدرسہ برخواست ہونے
پر عمارت مدرسہ۔ سامانِ مدرسہ اور استاد جب فارغ
ہو جاتے ہیں۔ اُنہیں ہم اور مصرف میں لا سکتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مدرسۂ شبینہ قائم کر سکتے ہیں - جس میں چودہ سے چالیس سال (بلکہ اس سے بھی متجاوز عمر کے طلبا لکھنے پڑھنے کی اہلیت پیدا کر لیں تو ان کے لئے مناسب اور موزون کتب کا مطالعہ مدرسہ چھوڑ جانے کے بعد بھی ضروری ہے - یہ کتب مہیّا کرنا بھی ہمارا کام ہے - اگر مدرسہ چھوڑنے کے ساتھ ہی یہ طلبہ مطالعہ بھی یکلخت ترک کر دینگے - تو اُنہیں مدرسہ میں حاضر ہو کر لکھنا پڑھنا سیکھنے سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا کیونکہ یہ جلدی سب لکھا پڑھا بھول جائینگے +

دیہاتی گشتی کتب خانے جو گورنمنٹ کی فیاضی سے مدرسوں کی طرح جا بجا اور دیہہ بدیہہ قائم ہو رہے ہیں - اس غرض و غایت کو بہت معقول حد تک پورا کر رہے ہیں - کیونکہ دیہات میں جب ایک آدمی کوئی کتاب لے کر بیٹھ جاتا ہے تو دس آدمی اُس کے گرد سننے کی خاطر جمع ہو جاتے ہیں - اس کے علاوہ خیالات کو دیہاتیوں کے گوش گذار کرنے بلکہ اُن کی آنکھوں کے سامنے پیش کرنے کی غرض سے جادو کی لالٹین کے ذریعہ تقریریں کی جاتی - ناٹک کے کھیل کئے جاتے اور منڈیوں کی تقریب پر نمائشیں وغیرہ منعقد کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جاتی ہیں - اور کرنی ضروری بھی ہیں +

(۲) کمانے کی قابلیت میں اضافہ :-

ہمیں افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے - اور ہر شخص اس کو تسلیم کرتا ہے - کہ ہندوستان میں مزارع یا کاشتکار کو محض ضروریاتِ زندگی مہیّا کرنے کے لئے اس قدر کام کرنا پڑتا ہے - کہ اُسے فراغت یا فرصت کا وقت مل جانا محض ناممکنات میں سے ہے - کاشتکاری کے طریقوں کو ترقّی دینے اور بہتر سے بہتر کھاد مہیّا کرنے ہی سے اُسے کچھ امداد مل سکتی ہے - اس صورت میں زیادہ پیداوار حاصل کرنے کی قابلیت کو بڑھانا جب ہی ممکن ہو سکتا ہے - کہ ہم گورنمنٹ عالیہ کے محکمۂ زراعت کے کام اور کارکردگی کو کارگر بنانے کے لئے بہترین طریقے تجویز کریں - ریاستہائے متّحدہ امریکہ کی طرح یہاں بھی فارمر ڈیمونسٹریٹر (وہ کاشتکار جو اپنی کاشت اور کھیت کو نمونہ کے طور پر پیش کر سکیں) ہونے ضروری ہیں - ہر دیہہ میں کم از کم ایک چیدہ زمیندار ایسا ہونا ضروری ہے کہ اُس کے کھیت کا معائنہ جلد جلد کوئی قابل اور سمجھدار افسر کرتا رہے - اور اُس کو سارے گاؤں کے لئے ایک قابلِ تقلید نمونہ بنا دے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمانے کی طاقت میں اضافہ کرنے کی غرض سے ہم یہ نسخہ تجویز کرتے ہیں۔ کہ کاٹیج انڈسٹریز (صنعت خانہ داری) کو جن کو صنائع معاونہ کے نام سے موسوم کرنا بہتر ہے۔ فروغ دیا جائے۔ ان کو معاون صنعتیں کہنا اس لئے بجا ہے۔ کہ ان سے فائدہ جبھی متصوّر ہوسکتا ہے۔ کہ یہ سب سے بڑی صنعت یعنی زمینداری یا کاشتکاری کی امداد کریں۔ اور اُن کی معاون بنیں۔ مختلف مقامات میں ذیل کے کاموں میں سے کوئی نہ کوئی کام آج کل کاشتکاری کے علاوہ کیا جا رہا ہے۔ مرغی خانے۔ کاتنا بننا۔ قالین بافی۔ بوریا بافی۔ ناریل کے ریشوں کی ٹاٹ سازی۔ کھلونوں کی ساخت۔ شہد کی مکھیوں کی پرورش بھیڑوں۔ گھوڑوں اور دیگر مویشیوں کی نسل کشی اور ریشم کے کیڑوں کی پرورش وغیرہ۔ اور اُن سے فائدہ بھی حاصل ہو رہا ہے +

(۳) **مجلسی تنظیم**:۔ مذکورۂ بالا سب باتیں صرف ہماری مددگار ہیں۔ ان سب سے زیادہ ضروری یہ ہے۔ کہ ہم اپنی قوم کی اس قدیم مجلسی تنظیم کو کسی حد تک زندہ کریں۔ جو ذات پات کے امتیاز پر موقوف تھی۔ اور جس کے قیام میں مذہب نے امداد دی۔ ہمارا مطلب یہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ ہم سب سے مقدم اور لازمی یہ سمجھیں کہ ہم باہمی صلح کرانے والی پنچایتوں کو اپنے مختلف مراکز میں نہایت زور شور سے قائم رکھیں۔ تا کہ ہم مقدمہ بازی کے اُن روز افزوں خطرات سے محفوظ رہیں جو آہستہ آہستہ ہم پر غالب آتے اور ہمارے دیہاتی بھائیوں کو دائمی غلامی اور افلاس میں مبتلا رکھتے ہیں ۔

ہفتہ وار منڈیوں کا لگانا بھی مسلّمہ طور پر اُسی قدیم تنظیم کا ایک جزو ہے۔ ان کے ذریعہ بالغان کو کئی مختلف شعبوں میں تعلیم دی جا سکتی ہے پنچایت ایسی منظّم ہو کہ یہ حفظانِ صحت۔ اوزان اور ماپنے کے آلات کی صحت اور درستی۔ بوڑھوں ناتوانوں اور عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور تعلیم (بذریعہ مشاہدہ و تجربہ) اور تفریح کے سامان مہیا کرنے کا احسن طریق پر انتظام اور حسبِ ضرورت وبائی امراض کے پھیلنے کا تدارک اور انسداد کر سکے۔

(۴) اقتصادی استحکام۔

کم سے کم شرحِ سود پر روپیہ کا بہم پہنچا لینا ہی کافی نہیں۔ مزارعین اور دیہاتیوں کو کئی اور چیزوں خصوصاً علم کی ضرورت ہے۔ جو ہر حالت میں جادو کا حکم رکھتا ہے۔ وہ مال و

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسباب ہے۔ فنِ حرب کا سب سے بڑا، اور مسلم الثبوت مسئلہ یہ ہے۔ کہ بچاؤ یا حفاظت کا بہترین اور سب سے زیادہ کارگر طریق جارحانہ کارروائی یعنی خود حملہ آور ہونا ہے۔ اسی طرح افلاس کا بہترین علاج کفایت شعاری اور جزورسی ہے۔ کفایت شعاری بھی فضول خرچی کی طرح ایک عادت ہے۔ جو نہ صرف روز بروز طبیعت میں زیادہ راسخ اور پکّی ہوتی جاتی ہے۔ بلکہ بڑھتی بھی جاتی ہے۔ کفایت شعار آدمی کی طرف دولت اپنے آپ رجوع کرتی ہے۔ اور اس کا اثاثہ اور اندوختہ یعنی اُس کا مال و اسباب اُسے اور بھی زیادہ کفایت شعار بننے کی ترغیب دیتا اور تحریص دلاتا ہے ٭

کسی کسان یا زمیندار کو (قطع نظر اس کے کہ وہ مرد ہے یا عورت) مال کی امّید دلائی جائے تو یہ اُس پر جادو کا کام کرتی ہے۔ زیور کی اُمید اور بھی زیادہ کارگر ثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ زیورات نظر آتے۔ لوگوں میں قدر و منزلت بڑھاتے خودداری پیدا کرتے۔ خویش اور بیگانوں کی نظروں میں وقعت کی نگاہ سے دیکھے جاتے اور نسبتاً آسانی سے میسّر آسکتے ہیں ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک مرد کی بالیاں تقریباً دس روپیہ میں تیار ہو جاتی ہیں - اور عورت کے کان کی بالیاں بھی اتنی ہی یا اس سے کچھ زیادہ قیمت میں مل سکتی ہیں - کپڑوں اور پارچات کی نسبت زیورات کی امید پیدا کرنا اس لئے بہتر ہے - کہ وہ شخص جس کے پاس زیور موجود ہے بہ نسبت اُس کے جس کے پاس زیور نہیں - صاف ستھرے اور مناسب کافی کپڑے پہننے کی ضرورت کو جلد تر سمجھنے لگتا ہے *

دیہات میں انسانی فطرت کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہے - اور یہ ہمارا روزمرّہ کا مشاہدہ ہے کہ زیورات کو بہت اہمیّت دی جاتی ہے - مگر صرف انہی کے حصول پر زور دینا بھی خطرہ سے خالی نہیں - ہمیں جلد ہی بھیڑوں اور بیلوں وغیرہ کی قسم کے مال کی قدر و قیمت دیہاتیوں کے ذہن نشین کر دینی چاہئے - اور اُنہیں بتا دینا چاہئے کہ بھیڑوں کے بچے اور گایوں کے بچھڑے جو بعد میں بھیڑیں اور بیل بن جاتے ہیں - اُن کے حق میں بہترین مال ثابت ہوتے ہیں - ایک بھیڑ کے بچّہ کی قیمت بالیوں کی قیمت سے کم ہوتی ہے - اور بچھڑے کی اُن کی برابر - پس پہلے زیور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اس کے فوراً بعد مویشیوں کی فکر ضروری ہے
یہی ترتیب حصولِ مال زمینداروں کے دل لگتی ہے
اِس کے بعد اُنہیں بتانا چاہئے ۔ کہ ایک رہائشی مکان
بھی خواہ وہ مختصر ہی کیوں نہ ہو ۔ نہایت ضروری
ہے ۔ اگر گھر نہ مل سکے تو اُس کی تعمیر کے لئے
زمین ہی خرید لی جائے ۔ خواہ رُوپیہ ادھار ہی لینا
پڑے ۔

جب زمیندار صاحب جیثیت ہو جائینگے ۔ تو
اس ادھار لی ہوئی رقم کو ادا کر دینے میں اُن
رقموں کے ادا کرنے کی نسبت جو وہ بیاہ شادی
کی تقریب پر قرض لیتے ہیں کہیں زیادہ تعجیل سے
کام لیں گے ۔ گھر بار بنا لینے کے بعد کاشت
کے لئے اراضی کی فکر ہونی چاہئے ۔ اور اس کے
بعد کھیل کود کے لئے کافی وسیع میدان کی ۔ کیونکہ
دیہاتی زمینداروں کو بھی کھیل اور ورزش کا حق
حاصل ہے ۔ اس میں شک نہیں ۔ کہ تعلیم بالغان
سے صحت کے قیام کی تلقین ہو سکتی ہے ۔ مگر
کھیل کود اور ورزش سے اُن کی صحت کا قائم
رہنا ایک امر یقینی ہو جاتا ہے ۔ اُنہیں نہ صرف
اس کی ضرورت ہے اور اس کے مستحق ہی ہیں
بلکہ اس سے خوش ہوتے اور مہذب لوگوں کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

طرح اس سے اخلاقی فوائد بھی حاصل کرتے ہیں۔
اس لئے تفریح کا مہیا کرنا خدمتِ دیہات کے نظام
کا جزو لاینفک سمجھنا چاہئے ؛

۵۔ دلالوں کی زیادتیوں کا انسداد :۔

زمینداروں کی آمدنی بڑھانے میں ہم اگر کامیاب
ہو جائیں۔ تو مصیبت یہ ہے۔ کہ یہ آمدنی اُس
کے قبضے میں نہیں رہنے پاتی۔ اور نہ اس کے
مصرف میں آتی ہے۔ سب سے زیادہ افسوسناک
بات یہ ہے۔ کہ بسا اوقات خود ہم دلالوں کی
وساطت سے گھریلو صنعتوں کی پیداوار حاصل کرنے
کے لئے عہد و پیمان کرتے ہیں۔ جو ہم زمینداروں
کی آمدنی میں اضافہ کرنے کی غرض سے خود تجویز
کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ زمیندار
اپنی آمدنی سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اور ہمارا
مدّعا فوت ہو جاتا ہے۔ حق تو یہ ہے۔ کہ
زمیندار کی آمدنی خواہ کاشتِ اراضی سے ہو یا
گھریلو مصنوعات وغیرہ کی فروعی مد سے۔ اس
کے اپنے پاس رہنی اور اس کے کام آنی چاہئے
اس میں کلام نہیں۔ کہ ثالث یا دلال نہایت مفید
ثابت ہوتے ہیں۔ اور دنیا بھر میں نہایت ضروری
اور کار برآر اہلکار سمجھے جاتے ہیں۔ ہم بھی اُس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی خدمات اور قابلیت کا اعتراف کرتے ہیں۔ مگر ہندوستان کے حالات دیگر ممالک سے کچھ ایسے مختلف واقع ہوئے ہیں۔ کہ پیداوار کرنے والے زمیندار کی نسبت دلال لوگ کہیں زیادہ فائدے میں رہتے ہیں۔ اور ہم اس مسئلہ کا حل چاہتے ہیں۔ ہماری دانست میں اس سوال کا حل دو باتوں۔ (ا) علم اور (ب) اشتراک سے ممکن ہے علم اور تعلیم وغیرہ پر ہم بحث کر چکے ہیں۔ زمینداروں کو اتنی سمجھ اور تمیز ضروری ہونی چاہیئے۔ کہ وہ رائج الوقت نرخناموں سے واقف ہوں۔ گو انہیں منڈیوں میں جانے کے مواقع حاصل نہ بھی ہو سکیں +

اشتراکِ عمل باہمی امدادی انجمنوں کے ذریعہ جو مشترک خرید و فروخت کا انتظام کرتی ہیں حاصل ہو جاتا ہے۔ ان کے علاوہ یہ اشتراکِ عمل ایک اور طریق پر بھی میسّر آ سکتا ہے۔ یہ طریق باہمی انجمنوں سے بھی بہتر ہے۔ اِس طریق سے ہماری مراد قدیم مجلسی تنظیم کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ جو پچھلے پچاس یا سَو سال کے عرصہ میں قطعاً متروک ہو چکی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

متمتع - مستفید - بہرہ اندوز +

مزاحم - حائل - روکنے والی +

قدامت پسند - قدیم زمانے کی باتوں کو پسند کرنے والے +

بد عہد - بد معاملہ - نا دہند +

مزارع - زراعت کرنے والا - کاشتکار +

گندم نما جو فروش - دھوکہ باز +

غاصب - غصب کرنے یا چھیننے والا +

تعجیل - جلدی +

جزو لاینفک - ضروری جزو - نہ علٰحدہ ہونے والا جزو یا حصّہ +

سوالات

۱ - ہندوستان کی دیہاتی آبادی کی اہمیّت ثابت کرو +

۲ - حکومتِ وقت ہندوستان کی مادّی ترقی کے لئے کیا کوشش کرتی ہے - اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہوا ہے ؟

۳ - انجمن ہائے امداد باہمی اور مشترک سرمایہ کی انجمنوں کے فائدوں پر دو پیراگراف لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۴۔ زمینداروں کے بڑے بڑے دشمن کون ہیں؟
۵۔ زمینداروں کی کافی امداد کرنے کے لئے ہمیں کن
کن امتیاز کو مدنظر رکھنا ضروری ہے؟

شاعر

ساری دنیا سو رہی ہے اور تو بیدار ہے
دور ہے راحت سے اور لذت کش آزار ہے
لے رہا ہے ذرہ ذرہ سے تو عبرت کا سبق
یعنی ہر ہر گام پر ہوتا ہے تیرا سینہ شق
تیری نظریں دیکھتی ہیں انتہا آغاز میں
محو ہو جاتا ہے جب تو انکشافِ راز میں
ظاہری رنج و الم سے دل ترا بیگانہ ہے
انکشافِ رازِ یردانی میں تو دیوانہ ہے
مضطرب ہوتی ہے تیری رُوح لہریں دیکھ کر
تو سمجھتا ہے انہیں سے کیا ہے انجامِ بشر
تو کبھی کرتا ہے تاروں سے خطابِ پُرملال
کس قدر وسعت نما ہے تیری دنیائے خیال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھ کر پھولوں کو روتا ہے کبھی تو زار زار
وجد میں کرتا ہے اپنا ہی گریباں تار تار
قطرۂ شبنم ہے گویا اک کتاب زندگی
دیکھتا ہے جس کو تو پڑھ پڑھ کے خواب زندگی
تو ہے عکاس ازل فطرت میں تیری درد ہے
تو بظاہر خوش ہے لیکن لب پہ آہ سرد ہے
تو خزاں میں دیکھتا ہے موسم گل کی بہار
ثبت کرتا ہے در و دیوار پر نقش و نگار
تو نے فطرت کے سبق کو پھر سے دہرایا یہاں
آشکارا کر دئیے جو راز تھے اب تک نہاں
تیرا دل گنجینۂ انوار سے معمور ہے
تیری نظروں میں ہر اک ذرہ سراپا طور ہے
تو بناتا ہے کبھی اس طرح کے نقش و نگار
جس سے ہو جاتی ہے فطرت کی تجلی آشکار
اے کہ تیری ذات سے ہے رونق بزم جہاں
اے کہ ہستی ہے تری سرمایہ دار کن فکاں
اے کہ تو ہی بخشتا ہے قوم مردہ کو حیات
اے کہ تیری ذات سے قائم ہے نظم کائنات
تو نہ ہوتا۔ تو نہ ہوتا یہ جہان رنگ و بو
تو نہ ہوتا تو نہ ہوتی حسن کی کچھ آبرو
تو نہ ہوتا تو نہ ہوتے منکشف رازِ حیات تو نہ ہوتا تو نہ ہوتا نقش ثانی کو ثبات

ابو محمد ثاقب

CC-0. Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

لذّت کش آزار - دکھ سے لذّت یا لطف حاصل کرنے والا +

انکشافِ راز - اسرار کا کھل جانا - یا ظاہر ہونا +

عکّاس - عکس ڈالنے والا - ازل کے حالات کا فوٹو کھینچنے والا +

فطرت - قدرت - سرشت +

ثبت کرنا - قائم کرنا - لکھنا +

معمور - بھرا ہوا +

طور - وہ پہاڑ جس پر حضرت موسےٰ کلیم اللہ چڑھ کر جناب باری سے تجلّی اور احکام پاتے تھے - کوہِ سینا

کن فکاں - لفظی ہو جا پس وہ ہو گئی - مجازاً مخلوق کائنات +

نظمِ کائنات - دنیا کا نظام +

منکشف - ظاہر - عیاں +

ثبات - قیام +

سوالات

۱ - انکشاف - معمور - عکّاس - کن فکاں کے معنے بتاؤ +

۲ - آخری شعر کے دُوسرے مصرعہ کی ترکیب کرو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۳- رونق بزم جہاں - گنجینۂ انوار - رازِ حیات - نقشِ فانی - کیسے مرکب ہیں ؟

۴- شاعر کے خیال میں شاعر کا وجود دنیا کے لئے کس طرح ضروری ہے ؟

۵- شاعر کو دُوسرے انسان پر کیا امتیاز حاصل ہے ؟

بے سروسامانی

جدھر نظر اُٹھا کر دیکھو ایک دنیا سروسامان کی فکر میں سرگردان نظر آتی ہے - کوئی کامیاب ہو کوئی ناکام - مگر یہ دُھن اور یہ سودا ہر سر میں موجود ہے - کہ مکان ہو آراستہ اور لباس ہو پیراستہ - گاڑی گھوڑا سواری کے لئے مل جائے دو چار نوکر چاکر خدمت میں حاضر رہیں - اور کچھ نہیں تو کچھ زر و جواہر بھی مضبوط صندوقِ آہنی میں بند ہوں - بازار میں ہو کر نکلیں - تو دس بیس سلامی ہوں - اور گھر میں بیٹھیں تو کوئی آکر پرسانِ حال ہو - کسی مجلس میں جائیں - تو لوگ تعظیم کو اُٹھیں - اور خلوت میں ہوں - تو احباب دیکھنے کے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لئے اجازت کے طلبگار ہوں - یہ باتیں لوازم
شائستگی و تہذیب سمجھی جاتی ہیں - اور ہر شخص
دل و جان سے انہی باتوں کا فدائی ہے - کون
سی مصیبت ہے - جسے انسان اس مقصدِ عالی
کے حاصل کرنے کے لئے نہیں اُٹھاتا - بچہ مدرسہ
اور مکتب میں جا کر جورِ اُستاد سہتا ہے - تو اُس
کے ننھے سے دماغ میں بھی یہی خیال ہوتا ہے
جو والدین کی باتوں سے اُس کے ذہن میں جاگزیں
ہوگیا ہے - ذرا اور بڑا ہوا اور مدرسہ سے نکل کر
بیت العلوم میں پہنچا - تو کیا پوچھنا - ہوا کے
گھوڑوں پر سوار ہے - امنگوں اور آرزوؤں کا
لشکر دل میں ہے - امید کا لہلہاتا ہوا باغ آنکھوں
کے سامنے ہے - یاس کا کانٹا نظر سے اوجھل ہے
کوئی محتاط و تجربہ کار جتا بھی دے کہ ذرا ہوشیار
رہنا - تو اُس کی یہ تنبیہ بری معلوم ہوتی ہے -
یاس کا خیال دل میں لانا تک روا نہیں - عہد
شباب کی مستی اور اس پر نشۂ علوم کتاب ہاتھ
میں ہے - کبھی کمرے میں ٹہل رہے ہیں - کبھی
باغوں کی روشیں ہیں - اور اُن پر ٹہلتے ہوئے
کتاب کا رٹنا - کبھی آدھی رات ہے - اور چراغ
اور طالب علم - آخر فارغ التحصیل ہو کر نکلتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو لے مضمحل - دماغ پریشان - اور وہی تلاش سر و سامان
پیش نظر - اس جستجو میں وقتوں کا سامنا ہوتا ہے -
روزی کے سب دروازے بند نظر آتے ہیں - کوئی
کھلے بھی تو کلیدِ زر سے کھلتا ہے - اور اس کی
کی ہے - اپنی محنت پر پچتاوا شروع ہوتا ہے -
لوگ کہتے ہیں - پڑھ پڑھ کے دیوانہ ہو گیا ہے - اور
یہ فرماتے ہیں - کہ جناب من سالہا سال "دودِ چراغ
خوردہ سحر کردہ ام بروز" پھر اگر دماغ میں خشکی کا
اثر ہو تو آپ تعجب کیوں کرتے ہیں - اتنے میں
امید و بیم کے بھنور میں غوطے کھاتے کھاتے آخر
اس کی امیدوں کی کشتی ساحلِ مراد پر جا لگتی ہے
اور کامیابی کی ہوا سر میں سماتی ہے - وہ ساز و
سامان جس کی جستجو تھی - سارا نہیں تو آدھا میسّر
آنے لگتا ہے - پیٹ میں روٹیاں آتے ہی چودہ
طبق منوّر نظر آتے ہیں - اور خوشی کی سوجھتی ہے
میٹے گلرنگ کے دَور چلتے ہیں - اور عیش و نشاط
کے طور ہوتے ہیں - اس وقت کوئی بے سر و سامان
اپنا دکھڑا روئے - یا کوئی اور مدد مانگے - تو ایسے
کاموں کی ہوش کسے - اپنی کامیابی میں مست ہیں
ابھی یہ نشہ اترا نہیں ہوتا - کہ حرص اور ناصبوری
آکر اپنا سکہ جماتی ہے - جو سامان عیش میسّر ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ نظر میں ہیچ نظر آنے لگتا ہے۔ اور اس سے
بڑھ کر ساز و سامان کی تلاش ہوتی ہے۔ اور کچھ
اور ملنے پر دہانِ طمع سے ہل من مزید کی صدا
نکلتی ہے۔ یہ وہ مرض ہے۔ جسے امراضِ اخلاقی
کے اطبّا نے لاعلاج قرار دیا ہے۔ اور اسی کی
بدولت یہ نوبت پہنچتی ہے۔ کہ آدمی کی آرزؤں
کا جہاز مایوسی کی چٹان سے ٹکرا ٹکرا کر ٹکڑے
ٹکڑے ہو جاتا ہے۔ اور ہمیشہ کے لئے کام
سے جاتا رہتا ہے۔ ایسی مایوسی میں ایک حالت
انسان پر آتی ہے۔ جس میں نہ صرف بے سرو
سامانی کی قدر آ جاتی ہے۔ بلکہ اس کے حصول کی
تمنّا پیدا ہوتی ہے۔ یہ فقط انتہائے یاس کا ایک
ظہور ہوتا ہے۔ ورنہ کسی کے دل کو ٹٹول کر دیکھا
جائے۔ تو اس میں پھر کوئی نہ کوئی حسرت بھری
ہوئی ہوتی ہے۔ اس کیفیتِ قلبی کا ایک عجیب
اور پر زور نقشہ مرزا اسد اللہ خاں غالب نے
کھینچا ہے۔ گویا بے سرو سامانی کی تصویر کھینچ دی
ہے :۔

رہیئے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم سخن کوئی نہ ہو اور ہم زباں کوئی نہ ہو
بے در و دیوار سا اک گھر بنانا چاہیئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی ہمسایہ نہ ہو اور پاسباں کوئی نہ ہو
پڑئیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو بیمار دار
اور اگر مر جائیے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

مگر یہ بے سرو سامانی اشعار میں ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ جب سب سامان موجود ہوں اور کسی ایک آدھ امید میں ناکامی کا سامنا ہو جائے تو ناز پروردہ انسان موجودہ بے اطمینانی کا اظہار اس طرح اپنے آپ کو کوس کوس کر کرتا ہے۔ لیکن اگر ایسا خوفناک سماں کبھی فی الحقیقت موجود ہو جائے۔ تو آدمی فوراً گھبرا جاتا ہے۔ بڑے بڑے فلسفی جو دنیا کو قناعت کا وعظ سناتے تھے۔ جو تنہائی کی خوبیاں گھنٹوں تک اس فصاحت سے بیان کرتے تھے۔ کہ سننے والے ان کی شیرینیٔ کلام پر عش عش کرتے تھے۔ جو ماں کو سمجھاتے تھے۔ کہ جدائی سے نہ گھبرانا۔ جو باپ کو تسلی دیتے تھے۔ کہ غم نہ کھانا۔ جو بیوی کو بہلاتے تھے۔ کہ خیریت ہے۔ چار دن مشکل کے ہیں۔ پھر اسی حلقہ پر خانہ داری میں آتے جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب کبھی عارضی طور پر بھی وہ امتحان میں ڈالے گئے ہیں۔ اور انہیں تنہائی کے صدمے۔ فرقت کے رنج اور بے سروسامانی کے غم اُٹھانے پڑے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں - تو آخر اُن کو ہمّت جواب دے گئی ہے - اور
وہ بے صبری سے چلّا اُٹھے ہیں - ہائے وہ پہلی
حالت ! اس وقت شاید اُنہیں خیال آتا ہے - کہ
اصل بے سروسامانی خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے -
مگر یہ بھی نہیں کہا جا سکتا - کہ اُن میں کس
کس نے عہد کر لیا ہے - کہ اگر اب کے بخیریت
اپنی پہلی حالت کو پہنچ جاؤں تو نہ صرف سجدۂ
شکر ادا کرونگا - بلکہ خدا کی شکر گذاری کا عملی ثبوت
اُس کے ایسے بندوں کے ساتھ جو سرد سامان
نہیں رکھتے - بھلائی کرنے سے دونگا - گرما میں اپنے
خنخانہ و برفاب سے آرام پاتے ہوئے غربا کو کم
از کم ٹھنڈا پانی تو پلاؤنگا - سرما میں اپنے حماموں
اور انگیٹھیوں سے آسائش حاصل کرتے ہوئے
یہ بھی ذہن میں رکھونگا - کہ کئی ایسے بھائی ہیں
کہ جن کے پاس آگ تاپنے کو - کمبل اوڑھنے
کو نہیں - گدڑی بچھانے کو نہیں - اور یہانتک
کہ کوئی چیتھڑا بدن ڈھکنے کو نہیں - اور اسے
اپنی زندگی کا مقصدِ اعلےٰ بناؤنگا - کہ جہاں اپنے
لئے لباسِ حریر و سمور یا کم از کم بانات کے
کوٹ سلاؤنگا - وہاں بے سروسامانوں کے لئے کچھ
موٹے جھوٹے پھٹے چھٹے چیتھ چھینٹ کے یا کسی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سستے گرم کپڑے کے بھی تیار کرا دُونگا - اور اُنہیں اس بے سرو سامانی سے بچاؤنگا - جس کے سامنے کھاتے پیتے چلتے پھرتے تندرست توانا اور کامیاب لوگوں کی نازک دماغی سے بھری ہوئی شکایتیں ہیچ ہیں - اُنہیں نہ صرف اپنے متعلق قناعت سے کام لینا چاہیئے - بلکہ دوسروں کی بے سرو سامانی سے اپنی ثروت کا مقابلہ کر کے جس حد تک ممکن ہو - دُوسروں کی بھلائی میں کوشش کرنی چاہیئے - کیونکہ اس سے انہیں وہ سرو سامان ملیگا - جسے نہ گھُن کا ڈر ہے - نہ زنگ کا - جو جتنا پرانا ہوگا - چمکیگا - اور جتنا بانٹا جائیگا بڑھیگا +

سر شیخ عبدالقادر "خان بہادر"

الفاظ و معنی

سرگرداں - پریشان +

دُھن - لگن - دھیان - شوق +

سودا - خبط - خیال +

پیراستہ - آراستہ - سجا ہُوا +

لوازم - واحد لازم - ضروری اسباب +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فدائی - فریفتہ +

جور - ظلم +

ذہن میں جاگزین - دلنشیں +

بیت العلوم - لفظی علموں کا گھر - یونیورسٹی +

ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہے - خیالی پلاؤ پکاتا ہے
بڑی بڑی امنگیں دل میں رکھتا ہے +

قوئے - واحد قوت +

مضمحل - کمزور +

دود چراغ ... الخ - چراغ کا دھواں رات بھر کھا کا
کر صبح کرتا ہوں +

بیم - خوف +

چودہ طبق منوّر نظر آتے ہیں - زمین و آسمان کے
چودہ طبقے روشن معلوم ہوتے ہیں +

مئے گلرنگ - سرخ رنگ کی شراب +

ہل من مزید - کیا کچھ اور بھی ہے ؟

کیفیتِ قلبی - دل کی حالت +

مرزا اسداللہ خاں غالب - دہلی کے ایک بڑے
پائے کے نامی شاعر گذرے ہیں +

خسخانہ و برفاب - خوشبودار گھانس پر پانی چھڑک کر
ہوا دار بنایا ہوا مکان اور برف سے ٹھنڈا کیا ہوا پانی

حریر - ریشمی کپڑا - دریائی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱- ان الفاظ کے معانی لکھو :-

دُھن - کیفیتِ قلبی - بیت العلوم - ہل من مزید - مضمحل

۲- مندرجۂ ذیل الفاظ میں سے جو واحد ہیں اُن کی جمع اور جو جمع ہیں ان کے واحد بناؤ :-

جواہر - مجلس - اجباب - لوازم - مصیبت - شخص مقصد - مدرسہ - مکتب - استاد - بیت - علوم - تجربہ - کتاب - قوٰے - امراض - اطبا - کیفیت +

۳- ان محاورات کو فقروں میں استعمال کرو :-

ہوا سر میں سمانا - چودہ طبق منوّر نظر آنا - کام سے جاتا رہنا - ہوا کے گھوڑوں پر سوار ہونا +

۴- قرار دیا ہے - مرجائے - ادا کرونگا - کون کون سے فعل ہیں - ان میں سے ہر ایک کا صیغہ واحد متکلم مجہول مؤنّث بناؤ +

۵- اس تمام سبق کا لب لباب اپنے الفاظ میں لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محنت

کبھی کوئی چیز ضائع نہ کرو۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ وقت ضائع نہ کرو۔ آج کا دن صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔ پھر واپس ہونے والا نہیں۔ خدا کی دی ہوئی چیزوں میں وقت سب سے زیادہ بیش قیمت چیز ہے۔ اگر یہ دولت ایک دفعہ کھو گئی۔ تو پھر اس کا ملنا محال ہے۔ کیونکہ جو کچھ ہونا تھا۔ ہو چکا۔ اور جو وقت ملنا تھا مل چکا۔ جس طرح منہ سے جو بات نکلی پھر واپس نہیں ہوتی۔ اور کمان سے چھوٹا ہوا تیر لوٹتا نہیں۔ یا گرا ہوا پانی اُٹھایا نہیں جا سکتا۔ اسی طرح گیا ہوا وقت پھر نہیں مل سکتا ÷

یہ بھی اگر ممکن ہو۔ کہ تم کیمیاوی ترکیب سے ڈھلکا ہوا پانی پھر جمع کر لو۔ اور یہ تو بہت آسان ہے۔ کہ چلایا ہوا تیر ڈھونڈنے سے پھر کہیں نہ کہیں مل جائیگا۔ اور یہ مجبوری و لاچاری عقلمند لوگوں نے ایک قاعدہ کہی ہوئی بات واپس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کر لینے کا نکال لیا ہے۔ جیسا کہ تم نے کونسل اور بڑے مجمع میں دیکھا ہوگا۔ کہ ریزولیوشن یا تحریک کی نسبت کہتے ہیں۔ کہ میں اپنے الفاظ یا تجویز واپس لیتا ہوں۔ مگر یاد رکھو۔ کہ وقت نہ پھرتا ہے نہ لوٹتا ہے۔ نہ کھو کر مل سکتا ہے۔ اور نہ اُسے کوئی بلا سکتا ہے ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
بقول حسن کوئی پاتا نہیں

ایک دفعہ نیلسن یہ کہتا تھا۔ کہ میری زندگی کی تمام کامیابیاں صرف ایک بات میں ہیں۔ کہ میں ہر کام کے لئے وقت مقررہ سے پندرہ منٹ پہلے تیار رہا کرتا تھا۔ اور لارڈ ملبورن کا قول ہے۔ کہ نوجوان کو سوا اس کے اور کچھ نہ بتانا چاہیئے۔ کہ تم کو خود ہی اپنے لئے راہ تیار کرنا ہے۔ اب یہ بات کہ آیندہ تم فاقہ کشی کروگے یا نہیں؟ تمہاری محنت و کوشش پر منحصر ہے۔ صرف یہی نہیں کہ کامیابی کے لئے محنت ایک ضروری چیز ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان کی عادت و خصلت پر اس کا بڑا گہرا اثر پڑتا ہے۔ جرمی ٹیلر کہتا ہے۔ کبھی کاہل نہ ہو بلکہ اپنے وقت کو مفید اور کار آمد باتوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لگاؤ - کیونکہ جن لوگوں کے دماغ کاموں میں مصروف
نہیں ہوتے - بیکار رہتے ہیں - اور شب و روز
عیش و آرام میں گذارتے ہیں - خالی وقت میں
بُرے خیالات اُن کے دماغ میں آنے لگتے ہیں
چنانچہ اس کیفیت کا اچھا خاصہ تجربہ مترجم کو
خود بھی ہوا ہے - کہ بعض اوقات اگر کوئی کام
نہیں کیا جاتا - تو بیکاری میں ناقص خیالات دل
میں گذرنے لگتے ہیں - اور ہر وقت طبیعت اداس
رہتی ہے - لیکن جن دنوں آدمی خوب کام کاج
میں لگا رہتا ہے - وہ خوش اور مسرور معلوم ہوتا
ہے - ہر وقت تازگی اور فرحت معلوم ہوتی ہے
روحانی خوشی بھی ملتی ہے - اور کچھ کام بھی ہو
جاتا ہے ٭

مسز اینی بیسنٹ تو کہتی ہیں - کہ انسان جس
قدر مصروف و مشغول رہتا ہے - اتنا ہی اس
کے اعضا قوی ہوتے جاتے ہیں - اور صحت
اچھی رہتی ہے - روما کا بڑا فلسفی حکیم سینیکا
کہتا ہے - کہ ہم لوگ ہمیشہ وقت کی شکایت
کیا کرتے ہیں - اس پر بھی ہماری زندگیاں
یا تو کچھ نہ کرنے میں صرف ہوا کرتی ہیں - یا
مہمل کاموں کی نذر ہو جایا کرتی ہیں - یا اپنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندگی میں ہم وہ کام کرتے ہیں جو کرنے کے نہیں ہم ہمیشہ شاکی رہتے ہیں کہ زندگی تھوڑی ہے۔ مگر کام اس طرح کرتے ہیں۔ کہ گویا ہماری زندگی ختم ہونے والی ہی نہیں +

زندگی میں کامیابی اور شادمانی ایمانداری کے ساتھ ٹھوس کام کرنے کا نام ہے۔ مستقل مزاجی انسان کی زندگی میں ہر وقت درکار ہے +

جو تمہارا جی چاہے کرو۔ مگر ہاں کرو ضرور۔ کیمیا جیسی شے کے بنانے کے لئے جو کوشش کی گئی ہے۔ اور ایک دائرہ کو مربع بنانے میں جو جو مہمل دماغ سوزیاں ہوئی ہیں۔ وہ بھی مفید نتیجہ سے خالی نہیں۔ جو کچھ تم کرتے ہو۔ اُسے پوری طرح کرو۔ اور جی لگا کر کرو۔ اپنے قوے کو کام میں لاؤ۔ یا اُن سے ہاتھ دھو بیٹھو +

کابٹ اپنی مشہور انگریزی گریمر کے بارہ میں کہتا ہے کہ میں نے گریمر اس وقت پڑھی جب میں صرف چھ پنس روزانہ پر ایک معمولی سپاہی تھا۔ میرا سو رہنے کا تختہ ہی میرے مطالعہ کا کمرہ تھا۔ میرا تھیلا میری کتابوں کی الماری اور لکڑی کا تختہ میری میز تھا۔ میرے پاس اتنا پیسہ نہیں تھا۔ کہ میں تیل یا موم بتی خرید سکتا۔ جاڑے کے دنوں میں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاذ و نادر ہی کبھی ایسا ہؤا - کہ آگ کے سوا
مجھے اور کوئی چیز نصیب ہوئی ہو - وہ آگ بھی
کب ملتی جب میری باری آتی - تم میرے اس
فاروغ کی تحقیر نہ کرنا جو مجھے کبھی کبھی روشنائی
قلم کاغذ کے لئے دینا پڑتا تھا - اُف ! وہ فاروغ
تو میرے لئے ایک کثیر رقم تھی - مجھے خوب یاد
ہے - کہ ایک مرتبہ نامعلوم کن کن تدبیروں سے
تمام ضروری اخراجات کے بعد میں نے ایک جمعہ
کو نصف پینی بچائی تھی - کہ صبح کے وقت مچھلی
لونگا - لیکن رات کو جب میں نے کپڑے اُتارے
اور اس وقت مارے بھوک کے میرا برا حال تھا
تو مجھے معلوم ہؤا - کہ وہ نصف پینی بھی کہیں
گر گئی ہے - میں نے اپنے منہ کو چادر سے
ڈھانپ لیا - اور بچوں کی طرح رونے لگا - اس
مشکل کا میں نے مقابلہ کیا - اور اس پر فتح
پائی - تو پھر دنیا میں کوئی نوجوان آدمی کسی کام
کے نہ کرنے پر کوئی عذر پیش کر سکتا ہے ؟
نیچر انسان سے کہا کرتی ہے - کہ کام کر - ہر
گھڑی کام کر - اجرت ملے یا نہ ملے - لیکن دیکھ
کہ تو کام کر رہا ہے - یقین رکھ کہ تو انعام سے
محروم نہ رہیگا - تیرا کام نازک ہو یا بھدا - تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کھیت لگائے یا رزمیہ شاعری کرے۔ مگر ہاں کام اگر ایمانداری اور اطمینانِ قلب کے ساتھ کیا گیا ہے۔ تو انعام کا مستحق ہو سکتا ہے ٭

اس کی مطلق پروا نہ کرو کہ تم کتنی مرتبہ شکست کھاتے ہو۔ تم آخر میں فتحمند ہونے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ کبھی عجلت نہ کرو۔ نیچر عجلت و جلد بازی نہیں کیا کرتی۔ جو کام جلدی کر لیا جاتا ہے۔ وہ جلد مٹ بھی جاتا ہے۔ سوئٹزرلینڈ میں لوگ پہاڑوں کی سیر کو جاتے ہیں۔ تو وہاں راہنما و راہبر سب سے پہلے یہی نصیحت کرتے ہیں اور اسی کو دہراتے رہتے ہیں۔ کہ "آہستہ آہستہ اور اطمینان سے" نہ تو بہت تیز چلو اور نہ بہت سستی سے کام لو زندگی میں بھی ترقی کا یہی راز ہے۔ کہ نہ تو کبھی جلدی کرو اور نہ ہی کاہلی سے کام لو۔ عجلت نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ رُوح کو کسی ایسے کام کی وجہ سے جو تم نے سوچ اور سمجھ کے نہیں کیا ہے۔ ہمیشہ کے لئے صدمہ پہنچ جائے۔ خوب غور کر لو سمجھ بوجھ کے قدم اُٹھاؤ۔ اپنی قوت کا اندازہ کر لو ٭

ملکہ وکٹوریہ صفحاتِ تاریخ میں اتنی مشہور کیوں ہے؟ اس میں شک نہیں۔ کہ اس میں بہت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوصاف تھے۔ لیکن سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ کبھی محنت سے منہ نہیں موڑتی تھی۔ ایک مرتبہ کسی نے اُس کو لکھ بھیجا۔ "معاف کیجیئگا۔ میں آپ کو ایک تکلیف دے رہا ہوں"۔ ملکہ نے جواب میں یہ لکھا۔ کہ میرے لئے تکلیف کا لفظ نہ لکھا کرو۔ مجھے صرف اتنا بتا دو۔ کہ فلاں کام کرنا ہے۔ اور اس کے کرنے کا یہ طریقہ ہے۔ میں حتی المقدور اُسے ضرور کرونگی ٭

محنت اپنا انعام خود ہی لاتی ہے۔ کولمبس ہندوستان کا مغربی راستہ دریافت کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے۔ مگر امریکہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ گیٹے کہتا ہے۔ سال اپنے باپ کے گدہے ڈھونڈنے جاتا ہے۔ مگر اُس کو سلطنت مل جاتی ہے ۱۲

خدا کی دین کا موسےٰ سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

فرینکلن کہتا ہے۔ کہ کسی کام کے کرنے کا ارادہ کر لیا کرو۔ اور پھر جس بات کا ارادہ کرو وہ کر کے رہا کرو ٭

کبھی کبھی یہ بھی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بجائے محنت کرنے کے خداداد ذہانت کام دے جایا کرتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ مگر ہم نے اُن لوگوں کی زندگی کا مطالعہ
کیا ہے۔ جنہوں نے اپنے کالج کا ابتدائی زمانہ
تو سستی و کاہلی میں گذارا۔ اور آخر وقت میں
تھوڑے ہی دنوں محنت کر کے اپنے سروں
پر ٹھنڈے کپڑے باندھ کر پڑھا اور بڑی بڑی
سندیں حاصل کر لیں۔ لیکن تم یقین کرو کہ
آگے چل کر اُن کو بڑی گراں قیمت دینی
پڑتی ہے۔ یعنی ان کی صحت پر اس ناگہانی
جفاکشی کا بُرا اثر پڑا ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر
کے لئے اُن کی کامیابی تسلیم بھی کر لی جائے۔
تو بھی آخرکار اُن کو محنت کرنا ہی پڑی ٭

بہت سے بڑے بڑے لوگوں کا طالب علمی کا
زمانہ اگر دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ اُن کی
کامیابی کا راز جفاکشی ہے۔ نہ کہ چالاکی و
ہوشیاری۔ ولنگٹن۔ نیپولین۔ لارڈ کلائیو۔ شیریڈن
اور سر والٹر سکاٹ وغیرہ سنا ہے۔ کہ سب کے
سب غبی لڑکوں میں سے تھے۔ اس میں شک
نہیں کہ بعض لوگوں کو عطیاتِ قدرت سے زیادہ
حصّہ ملا کرتا ہے۔ مگر ذرا تھوڑی دیر کے لئے
فرض کرو۔ کہ دو آدمی اپنی زندگی میں گام زن
ہوئے۔ جن میں سے ایک نہایت شاندار قابلیتیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رکھتا ہے - مگر ہے لاپروا - کاہل اور سُست - اور
دُوسرا آہستہ رَو - لیکن خبردار اور با اُصول - تم
تھوڑی دیر میں دیکھ لوگے کہ آہستہ رو اس شاندار
قابلیتوں والے کو بہت پیچھے چھوڑ دیگا - اور اس طرح
ان دونوں میں بڑا فاصلہ ہو جائیگا - جفاکشی بلا کسی
ذہنی قابلیت کے اس ذہنی قابلیت سے جس کے
ساتھ جفاکشی نہ ہو - زیادہ سود مند و مفید ہے -
ثابت قدمی اور کیرکٹر کی کمی سے جو نقص واقع ہو
جاتا ہے - اس کا رفع کرنا نہ چالاکی سے نہ دولتمند
دوستوں سے نہ رشتہ داروں سے ممکن ہے ٭

ہاں ایک بات اَور بھی ہے - جہاں تک ہوسکے
نیچر کے ساتھ ساتھ کام کرو - نہ کہ اُس کے خلاف
اگر ممکن ہو تو دریا کے بہاؤ کے خلاف کشتی نہ چلاؤ
اگر ہم خدا کی قدرت میں مداخلت نہ کریں - تو عموماً
یہی ہوتا ہے - کہ وہ جو کچھ بھی کریگی - ہمارے
موافق ہی ہوگا ٭

نیچر کا یہ حال ہے کہ جہاں کسی نے ایک
قانونِ قدرت توڑا - وہ تمام قوانینِ قدرت کے توڑنے
کا مجرم قرار دیا جاتا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ
دنیا کی ہر چیز اس شخص کی مخالفت پر تیار ہوگئی
ہے - قدرت اپنی تمام بے انتہا قوتوں کے ساتھ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس سے اور اُس کی آنے والی نسل سے انتقام لینے پر آمادہ ہے۔ اور اس غریب کو یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ یہ انتقام کب اور کہاں لیا جائیگا ٭

بخلاف اس کے جو شخص دل و جان سے قوانینِ قدرت کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ تمام چیزیں اس کی فلاح و بہبود کے لئے سرگرم کار ہو جاتی ہیں۔ سر پر سورج اس کی مدد کرتا ہے۔ پاؤں کے نیچے زمین اس کا ساتھ دیتی ہے۔ کیونکہ وہ اسی ذات کا فرمانبردار ہے۔ جس نے سورج اور خاک دونوں کو پیدا کیا ہے۔ اور جس نے اُن کو ایسا قانون عطا فرمایا ہے۔ جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا ٭

الفاظ و معنی

عجلت - تیزی - جلد بازی ٭

انکشاف - ظاہر ہونا ٭

گیٹی - جرمنی کا فلاسفر اور شاعر ٭

سال - انجیل میں اس واقعہ کا ذکر ہے ٭

"**کہ آگ لینے کو . . . الخ**" - حضرت موسےٰ آگ کی تلاش میں گئے۔ مگر اُنہیں خدائے لایزال سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بجائے آگ کے پیغمبری کی بشارت ملی ۔

سوالات

۱۔ نیچر کے ساتھ کام کرنے سے کیا مراد ہے۔ اور ایسا کرنا کس لئے ضروری ہے ؟

۲۔ مشاہیر کی زندگی سے ثابت کرو۔ کہ جفاکشی بلا کسی ذہنی قابلیت کے اس ذہنی قابلیت سے جس کے ساتھ جفاکشی نہ ہو زیادہ سودمند اور مفید ہے ؟

۳۔ جلد بازی کی خرابیوں پر ایک پیرا گراف لکھو ۔

۴۔ اپنے چھوٹے بھائی کو خط لکھو اور اسے محنت کے فوائد بتاؤ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سائنس اور اُس کے کرشمے

وہ شے جو فوق العادت ہو۔ اور جو انسان کو متحیّر کر دے عموماً عملِ سحر یعنی جادو کا کام تصوّر کی جاتی ہے۔ لیکن سچ پوچھو تو سحرِ حلال در اصل سائنس ہے۔ جس کی بدولت نہ صرف ہماری عقل منوّر ہوتی ہے۔ بلکہ ہم اشرف المخلوقات کہلانے کے مستحق بنتے ہیں۔ اور ہماری زندگی راحت آمیز اور مسرّت خیز ہوتی ہے۔ واقعی یہ سائنس ہے۔ جس کی مدد سے ہم نے قدرت کی طاقتوں کو کنیز اور غلام بنا لیا ہے۔ ہم انسان ضعیف البنیان ہیں۔ لیکن سائنس کے زور اور بل پر ہم سمندروں کو چیرتے پہاڑوں کو توڑتے مروڑتے ہیں۔ ہوا میں پروں کے بغیر اڑتے ہیں۔ اور بجلی کو تو کھلونا سمجھتے ہیں۔ قدرت نے درندوں کو ناخن اور دانت۔ عقاب اور اژدہے کو پنجے اور نیش سامان حفاظت دیا ہے۔ اور ہمیں سائنس کا عطیّہ جو ہمارے لئے بہترین آلہ ہے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ حصارِ عافیت ہے۔ جس کی چار دیواری میں ہم بلاؤں۔ آندھیوں۔ وباؤں اور ارضی و سماوی آفتوں سے مصئون اور مامون ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اُن لوگوں کا جو سائنس کے بانی ہیں آپ سے تعارف کرایا جائے ٭

ارشمیدس سسلی کے ایک مشہور شہر میں پیدا ہوُا۔ ابتدا سے اُسے ایجاد اور اختراع کا شوق تھا اُٹھتے بیٹھتے۔ سوتے جاگتے اسی خیال میں غرق رہتا تھا۔ ایک دن جب نہا رہا تھا۔ تو اُس نے سائنس کا یہ اہم مسئلہ حل کیا۔ کہ اگر کوئی چیز جس میں آمیزش یا کھوٹ ہو پانی میں لٹکا کر وزن کی جائے تو اُس کا وزن کھوٹ یا آمیزش کی مقدار میں کم ہو جاتا ہے۔ اِس اُصول کی بنا پر اُس نے ثابت کر دیا کہ سونے کا تاج جو زرگر بادشاہ کے لئے بنا کر لایا ہے۔ خالص نہیں ہے۔ اس میں چاندی ملی ہوئی ہے۔ ایک دن ارشمیدس ایک سوال حل کر رہا تھا۔ کہ ایک اکھڑ سپاہی آیا۔ اور کہنے لگا تمہارا نام کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا۔ کہ صبر کرو۔ مجھے سوال حل کر لینے دو۔ پھر بتاؤنگا۔ سپاہی یہ سُن کر آگ بھبوکا ہو گیا۔ اور ظالم نے اس یکتائے زمانہ کی زندگی کا خاتمہ کر دیا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ارسٹارش پہلا شخص تھا۔جس نے زمین اور چاند کے فاصلے کا مقابلہ کرتے ہوئے زمین اور سورج کا فاصلہ معلوم کیا۔ اور بتایا کہ چاند دراصل مدوّر ہے۔ اور اس کی طرح طرح کی ہیئتیں سورج کی شعاعوں کے اثر سے پیدا ہوتی ہیں ٭

اراٹاسمبتین سکندریہ کا رہنے والا تھا۔اُس نے زمین کی وسعت دریافت کی۔ اس کی عادت تھی کہ دریائے نیل کے کنارے کے ساتھ ساتھ سفر کرتا تھا۔ اور آسمان کی طرف دیکھتا جاتا تھا۔اُس نے مشاہدہ کیا کہ جتنا وہ اُوپر جاتا ہے۔ستارے جنوب کی طرف زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔اور شمال کی طرف کم۔ رفتہ رفتہ اُس نے ثابت کر دیا کہ زمین چاند کی طرح گول ہے۔ مگر اس شغل میں اُس نے اپنی آنکھیں گنوا لیں۔ اور جب دیکھا کہ افلاس کے باعث تعلیم حاصل نہیں کر سکتا۔تو جینے سے مر جانا بہتر سمجھا۔ اور آخر جان جہاں آفریں کو سپرد کی ٭

ہیرن بھی سکندریہ کا باشندہ تھا۔ جس نے پہلے پانی کی گھڑی ایجاد کی۔ پھر اُس نے بھاپ کے انجن ایجاد کئے۔ لوگ جب لالٹین جلاتے تھے۔ تو تیل ختم ہونے پر بتی بھی جل جاتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھی - اُس نے وہ طریقہ دریافت کیا جس سے بتّی محفوظ رہتی تھی - وہ آلہ جسے سرویرز لیول کہتے ہیں - اسی کی ایجاد ہے - جو اراضی کے نشیب و فراز دریافت کرنے کے لئے نہایت مفید ہے +

الحزن نے جو عربی نژاد تھا - روشنی کے اُصول دریافت کئے - اور بتایا - کہ سورج کی کرنیں اگر ایک اندھیرے کمرے کے اندر داخل کی جائیں تو خط مستقیم میں دکھائی دینگی - اور سورج کے سامنے دیوار پر جاکر اکٹھی ہو جائینگی +

الحزن نے یہ بھی ثابت کیا کہ ہوا وزن رکھتی ہے - اس لئے اگر انسان کا اصلی وزن ہوا میں تولا جائے - تو معلوم نہیں ہو سکتا - اس ایجاد کی بدولت مقیاس الہوا اور مخراج الہوا آلات ایجاد ہوئے +

لوگوں کا خیال تھا - کہ مقناطیسی سوئی شمال کی طرف اس لئے پھرتی ہے - کہ اُدھر کچھ مقناطیسی پہاڑ ہیں - ڈاکٹر گلبرٹ نے ثابت کر دیا کہ زمین کی کشش کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے - اُس نے یہ بھی ثابت کر کے دکھا دیا کہ جب ایک ہی قسم کے پول یا قطب نزدیک لائے جاتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو دھکیلتے ہیں - اور مختلف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قسم کے قطب نزدیک آنے پر ایک دُوسرے کو کھینچتے ہیں ٭

جب تک چاند اور ستارے لوگوں کو دکھائی دیتے رہینگے - گلیلیو کا نام زندہ رہیگا - یہ نامور انسان دوربین کا موجد ہے - اس نے دو شیشے لئے - ایک وہ جس میں چیزیں بڑی اور دوسرا وہ جس میں چھوٹی دکھائی دیتی ہیں - اُس نے پہلے شیشے کو ایک شیشے کی نالی کے اگلے سرے پر رکھا - اور دوسرے کو پچھلے سرے پر - اور پھر اُن کو آنکھوں سے لگا کر دیکھنا شروع کیا - پہلے تو اُسے کچھ نظر نہ آیا - لیکن جب اُس نے اگلے شیشے کو آگے پیچھے کیا - تو معلوم ہوا - کہ ہر ایک شے ضخامت میں سہ چند بڑی معلوم ہوتی ہے - گلیلیو کے وقت میں یہ خیال تھا - کہ زمین ساکن ہے - اور اجرامِ فلکی اس کے گرد گھومتے ہیں - گلیلیو نے سب سے پہلے معلوم کیا - کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے - اس پر اہلِ روما بگڑ گئے - اور غریب کو باوجودیکہ اُسے اپنی دریافت کی صحت کا یقین تھا - ہار ماننی پڑی اُس کی وفات کے بعد دنیا نے تسلیم کیا - کہ وہ سچّا تھا - اور زمین واقعی گردش کرتی ہے ٭

ایک دن گلیلیو گرجا گھر میں عبادت الٰہی کر رہا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا۔ چھت سے ایک لالٹین لٹک رہی تھی۔ جو گھوم رہی تھی۔ اُس نے دیکھا کہ گھومنا تو کم ہو جاتا ہے لیکن جو وقت ایک گردش میں لگتا ہے۔ اُس میں فرق نہیں آتا۔ اس پر اُس نے پنڈولم یعنی گھڑی کا لنگر ایجاد کیا ٭

رابرٹ بوئل نے آلۂ مخراج الہوا ایجاد کر کے ثابت کیا کہ ہوا ہر ایک چیز سے خارج ہو سکتی ہے۔ اسی اُصول کی بنا پر معلوم ہؤا کہ خلا میں آواز سنائی نہیں دیتی ٭

عام خیال یہ ہے کہ بھاپ کے انجن کا موجد جارج سٹیفنسن ہے۔ لیکن در اصل اس کا ایجاد کرنے والا ڈاکٹر پیپین ہے۔ جس نے ایک ایسی دیگچی ایجاد کی۔ جس میں ہوا کے دباؤ کے ذریعے ہر ایک چیز پک سکتی ہے ٭

بجلی کی کلیں اس لئے بنائی گئی ہیں کہ بجلی زیادہ مقدار میں پیدا کی جائے۔ فرینکلن نے ثابت کیا کہ بجلی میں کھینچنے اور دھکیلنے کی طاقت ہے ٭

ماہران سائنس کی مکمل فہرست پیش کرنی مشکل ہے۔ لیکن اس قدر جتا دینا ضروری ہے کہ سائنس نیک کاموں کے لئے خدا کی رحمت ہے۔ جس سے دنیا فردوسِ بریں بن سکتی ہے۔ لیکن برے کاموں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میں استعمال ہو کر قہرِ خدا سے کم نہیں - اور دُنیا دوزخ سے بدتر ہو جاتی ہے - زہر میں بجھے ہوئے تیر - زہریلی گیسیں - قلعہ شکن توپیں - آبدوز کشتیاں بارود - پوٹاش جو حیات انسان کے لئے محشر برپا کرتے ہیں - اِسی سائینس کے ہولناک کارنامے ہیں ÷

الفاظ و معنی

فوق العادت - عادت یا معمول کے خلاف ÷

سحرِ حلال - حلال جادو - جائز جادو +

حصار - قلعہ ÷

ضعیف البنیان - کمزور بنیاد یا بناوٹ والا ÷

مصئون - محفوظ +

نژاد - اصل +

شہسوارانِ عرصۂ سائنس - سائینس کے میدان کے شہسوار یعنی نامور سائنس دان ÷

سرویرز لیول - زمین کی پیمائش کرنے والوں کا آلہ جس سے زمین کے نشیب و فراز کا اندازہ لگایا جاتا ہے ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ فوق العادت ۔ سحرِ حلال ۔ مصئون ۔ ضعیف البنیان ۔ آگ بھبھوکا ہو جانا ۔ کے معنے بتاؤ ۔ اور فقروں میں استعمال کرو ؛

۲۔ نظرِ عمیق ۔ عملِ سحر ۔ مستحق ۔ منوّر ۔ راحت آمیز ۔ اختراع ۔ مدوّر ۔ نامور ۔ موجد ۔ عبادتِ الٰہی ۔ شہسوارانِ عرصۂ سائینس ۔ قواعد میں کیا ہیں ؟

۳۔ سائینس یا علمِ طبعی کو سحرِ حلال کیوں کہا گیا ہے اس قول کی صحت ثابت کرو ؛

۴۔ ارشمیدس کے مختصر حالات بتاؤ ۔ اُس نے سائینس کا کونسا مسئلہ حل کیا ؟

۵۔ ارسٹارش ۔ اراٹاستھن ۔ ہپرن ۔ الحزن ۔ گلبرٹ ۔ گلیلیو ۔ رابرٹ بوئل ۔ ڈاکٹر پیپن ۔ فرینکلن نے کیا حقائق دریافت کئے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیلف گورنمنٹ

میلارام کرکٹ ٹورنامنٹ کی تقریب پر قلعہ لاہور کے قریب میدان پریڈ میں ۳۱ - دسمبر ۱۹۲۴ء کو بدھ کے روز ۱۰ بجے صبح کے قبل ہی تماشائی ہر سمت سے جوق در جوق جمع ہونے لگے - کیونکہ ٹورنامنٹ کا آخری نہایت زبردست اور دلچسپ میچ ٹھیک گیارہ بجے ممدوٹ کلب اور راولپنڈی کلب کے مابین قرار پا چکا تھا - ماقبل الذکر کلب سیالکوٹ ٹیم کو اور موخرالذکر ہندو سپورٹس امرتسر کو ایک دن پہلے سیمی فائینلز میں شکست دے چکی تھی - ان ٹیموں میں جو ایک دوسرے کے مدِ مقابل تھیں کہنہ مشق اور مشہور کھلاڑی شامل تھے - ممدوٹ کلب کے ممبر جب اپنی باری لے چکے - تو راولپنڈی ٹیم کھیلنے لگی - دو تین کھلاڑی آوٹ ہو چکے تو فیروز دین اور فیروزخاں جو نہ صرف اپنی ٹیم بلکہ دوسری ٹیموں کے کھلاڑیوں سے بھی بہتر سمجھے جاتے تھے - ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھیلنے لگے - ابھی کھیل گرم ہوئے دس بارہ منٹ ہی مشکل سے گذرے ہونگے - کہ فیروزخاں

CC-0. Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نے زور سے ہٹ لگائی - اور رنز کرنے کے لئے دوڑا - سنٹر میں پہنچنے ہی کو تھا - کہ اظہر نے جو بلا کا تیز فیلڈر تھا - جھٹ گیند پکڑ کر وکٹ کا نشانہ کر دیا - ادھر وکٹ کیپر دلاور نامی نے باوازِ بلند "ہوز اٹ امپائر" ؟ کا نعرہ بلند کیا۔ اُدھر بعض لوگوں کی زبان سے بیساختہ 'آؤٹ' اور بعض کی زبان سے 'ناٹ آؤٹ' نکل گیا - کھیل دو منٹ کے لئے بند ہو گیا - ناظرین سکتہ کے عالم میں فیصلہ کے منتظر چپ چاپ کھڑے تھے کہ امپائر نے آؤٹ کہ کر محمدوٹ ٹیم کے حق میں فیصلہ دے دیا +

کرکٹ وغیرہ کھیلوں میں حریف پارٹیاں کسی واقف کار شخص کو امپائر کا کام سر انجام دینے کے لئے انتخاب کر لیتی ہیں - امپائر کو اس غرض سے منتخب کیا جاتا ہے - کہ جب تک کھیل جاری رہے - وہ کھیل کے میدان کا گویا حاکم بنا رہے۔ دونوں پارٹیاں اس کے فیصلے کی صحت اور درستی کو تسلیم کرتی اور اس پر عمل کرتی ہیں - کہ نہ صرف کرکٹ بلکہ دنیا کے ہر کاروبار میں کوئی دو فریق یا جماعتیں بہت مدت تک بغیر اختلاف کے نہ تو کھیل ہی سکتی ہیں - اور نہ کسی معاملہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا کاروبار کو تباہ ہی سکتی ہیں۔ اُنہیں بھی اِس امر کا احساس ہے کہ جب کبھی اس قسم کا اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ تو صرف ایک فریق یا تو غلطی پر ہوتا ہے۔ یا شاید فریقین سے غلطی کا ارتکاب ہوتا ہے۔ مگر کوئی فریق بھی اپنی غلطی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ پس جب تک کوئی امپائر یا منصف مقرر نہ کیا جائے۔ احتمال رہتا ہے۔ کہ پارٹیاں کھیلنے کے بجائے آپس میں لڑ پڑیں دونوں تھک کر چور ہو جائیں۔ حتیٰ کہ کمزور پارٹی یا تو ہار مان جائے۔ یا پولیس کی دست اندازی تک کی نوبت پہنچے۔ اور فریقین کھیل کے میدان سے نکال دئے جائیں +

یہی کیفیت تمام دنیاوی معاملات کی ہے۔ اور تاریخ اقوام کی حالت بھی کم و بیش یہی ہے۔ بعض مقامات پر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ دو قومیں آپس میں لڑتی ہیں۔ ایک فتحیاب ہوتی ہے۔ اور دوسری اطاعت قبول کرتی ہے۔ بعض مقامات میں اچھی حکومت یا خاطر خواہ انتظام کے نہ ہونے سے یا آئے دن کی لڑائی جھگڑوں سے قوم کی قوم ہی معدوم ہو جاتی ہے۔ بعض اور مقامات میں ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جب دو مخالف فریق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا قومیں برسرِ پیکار ہوتی ہیں - تو جس طرح فساد کے موقعہ پر کھیل کے میدان میں پولیس مداخلت کرتی ہے اسی طرح ایک تیسرا فریق ان کے درمیان آ کودتا ہے اور دونوں لڑنے والے فریقوں کو اپنے فیصلہ کے ماننے یا حکومت کے تابع ہو جانے پر مجبور کر دیتا ہے ؛

جس قوم یا ملک کے لوگ دانا اور دوربین ہوتے ہیں - وہ اپنا امپائر یا منصف یا حاکم آپ انتخاب کر لیتے ہیں - اور دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ اچھا اور حسبِ دلخواہ کام کر سکتے ہیں - کیونکہ اُنہیں علم ہوتا ہے - کہ جس شخص کو منتخب کیا ہے - وہ امپائر کی طرح حکومت کے گروں سے خوب واقف ہے - اور قوم کے باقی افراد اس حیثیت میں اس سے زیادہ سمجھدار نہیں ہیں - اُنہیں اس بات کا بھی علم ہوتا ہے - کہ امپائر یا منصف جسے سب نے اتفاق رائے سے منتخب کیا ہے انصاف اور عدل کو ہاتھ سے نہ دیگا - اور لوگوں کی غلطیوں کا صحیح اندازہ کرنے میں عقل و دانش کو کام میں لائیگا ؛

اس سے ظاہر ہے - کہ ہر شخص کو یا تو حکومت کی خواہش ہوتی ہے - یا اُسے کسی حکومت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا تابع بن کر رہنا ہوتا ہے۔ جب کسی قوم پر اس کی رضامندی کے بغیر جبراً حکومت کی جائے۔ تو اُس حکومت کو ظلم و تعدی کی حکومت یا مطلق العنان حکومت کہا جاتا ہے۔ جب کوئی قوم اپنا حاکم خود تجویز کرتی ہے۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ اس قوم کو سیلف گورنمنٹ اور آزادی حاصل ہے۔

اُن اقوام کے درمیان جنہیں سیلف گورنمنٹ کی دولت حاصل ہوتی ہے۔ آزادی کی کیفیت اور کمیت کا انحصار ان دو باتوں پر ہوتا ہے:۔

(۱) کہ یہ اقوام اپنے حقوق کس طرح استعمال کرتی ہیں؟

(۲) یہ کہ حاکم جنہیں یہ تجویز کرتے ہیں۔ کس قماش اور چلن کے لوگ ہیں؟

برطانوی لوگ صدیوں سے خود حکومت کر رہے ہیں۔ لیکن یہ لوگ پہلے زمانہ میں نہ تو اپنے حقوق سے کما حقہٗ فائدہ اُٹھاتے اور نہ ہی ہمیشہ بہترین نمایندوں کا انتخاب ہی کرتے رہے۔ اِس لئے اُنہیں ہمیشہ وہ آزادی نصیب نہ ہوئی۔ جو آج حاصل ہے۔ آج کل برطانوی حکومت دنیا بھر میں مشہور ہے۔ لوگ اس کے ثنا خواں ہیں۔ اور اِسے قابلِ تقلید نمونہ تصور کرتے ہیں۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بحیثیت برطانوی شہری ہونے کے ہر برطانوی شخص اپنا فرض سمجھتا ہے۔ کہ وہ اس حکومت کو موجودہ صورت میں برقرار رکھنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھے وہ اپنے حقوق اور فرائض اور نظام حکومت پر نازاں ہے۔ اور یہ ناز بجا بھی ہے۔ جب کبھی اُسے ووٹ یا رائے دینے کا حق حاصل ہوتا ہے تو یہ اپنا حاکم بنانے کے لئے اُسی شخص کے حق میں ووٹ دیتا ہے۔ جو اُس کی نظروں میں سب سے زیادہ قابل اور نیک اور صائب الرائے ہوتا ہے۔ اور جسے اپنی بات کا پاس بھی ہوتا ہے۔

شاید کسی موقع پر ہمارا فرض یہ بھی ہو۔ کہ ہم اپنے آپ کو انتخاب کے لئے پیش کریں۔ لیکن اپنے ملک کی حکومت میں حصّہ لینے کی غرض سے یہ ضروری نہیں۔ کہ ہم اسمبلی یا لیجسلیٹو کونسل ہی کے ممبر بنیں۔ بلکہ مقامی بورڈوں یا کمیٹیوں کے ممبر بننے۔ کتب کی تالیف و تصنیف کرنے۔ اخبارات میں مضمون دینے۔ لیکچر اور تقریریں کرنے مدرسوں میں استاد بن کر پڑھانے یا فقط انتخاب کے موقع پر رائے دینے سے بھی ہم حکومت کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں۔ کیونکہ حکومت ایک فرد واحد یا چند افراد کے بس کی چیز نہیں۔ بلکہ بہت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شخاص کے باہم مل کر کام کرنے سے سرانجام
پاتی ہے ٭

مدرسہ بھی جو ہمارے مُلک کے مقابلہ میں ایک
نہایت چھوٹی سی چیز ہے۔ کئی جماعتوں میں منقسم
ہوتا ہے۔ ہر جماعت ایک اُستاد کی تحویل میں ہوتی
ہے۔ اور سب استاد اوّل مدرس کے سامنے جوابدہ
ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں کئی مدرسہ کی جماعتوں
سے کہیں زیادہ گاؤں۔ قصبے۔ شہر۔ تحصیلیں۔ ضلعے
اور صوبے ہیں۔ جن مُلکوں کو سیلف گورنمنٹ کا
فخر حاصل ہے۔ وہاں ہر گاؤں میں اُس کی اپنی
حکومت ہوتی ہے۔ ہر شہری یا رعیّت کا ہر فرد
کسی گاؤں۔ قصبہ یا شہر میں رہتا ہے۔ ہر گاؤں
ہر قصبہ یا شہر کی تحصیل اور ضلعے میں واقع ہوتا
ہے۔ اور ہر ضلع کسی صوبہ میں۔ ہر صوبہ مُلک
کا حصّہ ہوتا ہے۔ ہر شہری کو اپنے علاقہ کی
حکومت میں نہ صرف رائے دینے کا حق حاصل
ہوتا ہے۔ بلکہ مقامی حکومت کا اعلےٰ عہدہ دار
بھی بن سکتا ہے۔ یہی لوگ جو مقامی حکومتوں
کے کام میں حصّہ لیتے رہتے ہیں۔ اُن میں سے
بعض بعد میں بڑی حکومتوں پر کام کرنے کے
اہل سمجھے جاتے ہیں۔ انگلستان کی پارلیمنٹ کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ممبر عموماً اسی قسم کے لوگ ہوا کرتے ہیں - اس بات
کی پروا نہیں کی جاتی - کہ وہ پہلے معمولی منشی - مزدور
ریل کے گارڈ تھے - یا بڑے جلیل القدر عہدوں پر
ممتاز تھے +

الفاظ و معنی

ماقبل الذکر - جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہو +
سکنہ کا عالم - حیرانگی کی حالت +
حریف - دشمن - مخالف +
اقوام جمع قوم کی - قومیں +
برسر پیکار - لڑائی کی حالت میں +
حسب دلخواہ - دل کی پسند کے موافق +
افراد - جمع فرد کی - آدمی +
مطلق العنان - خود مختار +
کیفیت - حالت +
کما حقہٗ - جیسا حق ہے - پورے طور پر +
ثنا خواں - تعریف کرنے والا +
تحویل میں ہونا - اختیار میں ہونا + قبضہ میں ہونا +
جلیل القدر - بہت بڑے مرتبے والے +
ممتاز - مقرر +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ کرکٹ ۔ فٹ بال ۔ ہاکی وغیرہ کھیلوں میں امپائر ۔ ریفری ۔ منصف وغیرہ مقرر کرنے کی ضرورت کس لئے محسوس ہوتی ہے ؟ ان کے مقرر نہ کرنے کی صورت میں کن قباحتوں کا احتمال ہوتا ہے ؟

۲۔ عام دنیاوی کاروبار اور مختلف اقوام کے آپس میں تعلقات کی انجام دہی کے لئے اسی قسم کے منصف یا حاکم کا تقرر کیوں ضروری ہے ؟

۳۔ مطلق العنان حکومت اور سیلف گورنمنٹ میں کیا فرق ہے ؟

۴۔ برطانوی حکومتِ انگلستان کی خوبیاں بیان کرو +

۵۔ انگلستان کی پارلیمنٹ کے ممبروں کا انتخاب کس طرح کیا جاتا ہے ۔ کیا جلیل القدر عہدوں کے لوگ ہی پارلیمنٹ کے ممبر بن سکتے ہیں ؟

۶۔ تمہارے شہر یا بڑے قصبوں کے میونسپل انتخابات کے وقت کیسے لوگ انتخاب میں کامیاب ہوتے ہیں +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کامیابی اور اُس کے ذرائع

دنیا میں ہر شخص کامیابی کا خواہاں ہے۔ ہر کام ہر کوشش اور ہر محنت کی غرض اور مدّعا کامیابی ہے ایک چھوٹے درجے کے طالب علم سے لے کر قوم اور ملک کے مدبّر تک۔ ایک غریب خوردہ فروش سے لے کر ملک التجار تک۔ معمولی کسان سے راجہ مہاراجہ تک چپراسی سے لے کر اعلےٰ ترین حاکم تک جس کو دیکھئے اُسے اپنے پیشہ میں کامیابی مدّنظر ہے۔ لیکن ہر شخص کو ہر کام میں کامیابی نہیں ہوتی۔ بہت آدمی بظاہر محنت کرتے ہیں۔ مگر اپنی مراد میں ناکام رہتے ہیں بعض اپنی بے طریقہ محنت سے خاطر خواہ نتیجہ نہ ملنے پر بیدل ہو کر سارا کام کاج چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ یا تقدیر کا نام لے کر تدبیر سے دست بردار ہو جاتے ہیں ؛

ایک آدمی کی ناکامیابی صرف اسی کو نہیں۔ بلکہ بہت سے بندگانِ خدا کو بیدل اور پست ہمّت اور کاہل کر دیتی ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ جو کام شروع کیا جائے وہ بہت سوچ بچار کے بعد شروع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو - اور آغاز کے بعد اس میں کامیابی حاصل کرنے
کی ہمیشہ فکر رہے - ارادہ میں مضبوطی اور مستقل مزاجی
ہو - یکدلی سے لگاتار کوشش کی جائے - ان ضروری
باتوں پر عمل کرنے سے معمولی محنتی اور اوسط درجہ
کی سمجھ کا آدمی خاطر خواہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے
اکثر ہماری کوشش محض اس وجہ سے رائگاں
جاتی ہے - کہ شروع سے آخر تک کام بیقاعدگی
سے کیا جاتا ہے - بہت لوگ اپنے منشائے دلی
یا مدّعا کو خود بھی نہیں سمجھتے - نہ وہ صحیح طور پر
اپنی زندگی کی کوششوں اور محنتوں کے ماحصل پر
غور کرتے ہیں - مثال کے طور پر بچّوں کی تعلیم ہی
کو لیجئے - ایسے والدین کی تعداد بہت کم ہوگی جنھوں
نے اپنی اولاد کی تعلیم شروع کرتے وقت یا اُس
کے قبل کبھی یہ سوچا ہو - کہ ہمارا بچّہ کیا کام کریگا
یا کس کام کے لائق ہے - یا کس غرض کے لئے
ہم اسے تعلیم دلا رہے ہیں - عموماً یہ ہوتا ہے - کہ
بغیر سوچے سمجھے پڑھانا شروع کر دیا اور جب
تک اپنے ذرائع اور شوق نے ساتھ دیا پڑھاتے
گئے - مگر یہ کہ اس کو کسی خاص کام یا پیشہ کے
واسطے مخصوص کر دیں نہیں کرتے - فارغ التحصیل ہونے
کے بعد جب فکرِ معاش ہوئی - تو صاحبزادہ سرکاری ملازمت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی جانب رجوع ہو - دفتروں میں عرضیاں دینے لگے
اُس میں کامیابی نہ ہوئی - تو وکالت کی طرف جھکے
مگر ساتھ ہی ساتھ تجارت کا بھی کچھ خیال ہے۔
غرضیکہ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے - ایسے
طریقوں سے تضیع اوقات اور نقصان کے سوا اور
کیا حاصل ہو سکتا ہے - چاہیئے کہ ضروری اور
معمولی تعلیم کے بعد لڑکے کی طبیعت کی رغبت
اور لگاؤ کا اندازہ اور مزاج کا رُخ دیکھ بھال کر
جس کام کے لائق ہو - اُس کی آیندہ تعلیم کا
انتظام کیا جائے - پھر دیکھئے - کہ اِس دور اندیشی
کے نتائج اطمینان بخش ہوتے ہیں - یا نہیں - غرض
ہر کام ہر ارادہ کے قبل اس کے سب پہلوؤں
پر غور کرنا اور دلی رغبت معلوم کر لینا ضروری ہے۔
ارادہ کی مضبوطی کامیابی کی دُوسری شرط ہے - یہ
نہیں - گھڑی میں کچھ اور گھڑی میں کچھ - یکدلی ہر کام
کے لئے لازمی ہے - جو کام کرنا ہے - اور جو
غرض حاصل کرنی ہے - اُس کا ہر وقت دھیان
چاہیئے - یہ نہیں - کہ مرغ بادنما کی طرح رُخ بدلتے
رہے ؛

اس کے بعد مستقل مزاجی کے ساتھ با قاعدہ کوشش
اور لگاتار محنت کی ضرورت ہے - محنت وہ چیز ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ خراب سے خراب اور اجاڑ سے اجاڑ زمین کو چمن و لالہ زار بنا دیتی ہے۔ جو نوجوان محنت کا عادی ہوگیا ہے۔ اُس نے کامیابی کے بہت بڑے ذریعہ کو اپنے بس میں کر لیا ہے۔ محنت کسی کام کی نصف کامیابی ہے۔ محنتی آدمی بعض اوقات کسی نہ کسی وجہ سے ناکامیاب ہوتے ہیں۔ مگر ان کو کیا ڈر ہے اگر مستقل مزاجی سے کوشش جاری ہے۔ تو کسی نہ کسی روز ضرور کامیابی حاصل ہو جاتی ہے۔ سمجھ دار آدمی ناکامیابی کے سایہ میں نئے نئے تجربے حاصل کرتے ہیں۔ اور پختہ و تجربہ کار ہوجاتے ہیں۔ درحقیقت مستقل مزاجوں کی شکستیں منزل مقصود تک کامیابی سے پہنچنے کی راہ میں مختلف قیام گاہوں اور منزلوں کا حکم رکھتی ہیں۔ بعض آدمیوں میں بلند حوصلگی اور فراخ ہمتی بہت کم ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بعض پیشوں کی طرف بیشمار آدمیوں کا جمگھٹا نظر آتا ہے۔ ایک دوسرے کی روزی چھیننے کی کوشش میں بہت سے بھوکے رہتے ہیں۔ اور ہزاروں پیشے جو عام پیشوں سے بدرجہا زیادہ فائدہ مند اور نفع بخش ہیں۔ اُن کی طرف راغب نہیں ہوتے۔ حالانکہ چاہیئے یہ کہ معاش کے نئے وسیلے پیدا کئے جائیں۔ اور جس طرف لوگ بہت کم راغب ہوں خود کوشش و محنت کر کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُن کو متوجہ کریں - دلیر آدمی اس سے کبھی نہیں
ڈرتے - کہ وہ کسی کام کو تنہا یا پہلی دفعہ کر رہے ہیں
بلکہ اس خیال سے اُن کی ہمت اور بلند ہوتی ہے ؛
عام قاعدہ ہو رہا ہے - کہ جہاں کسی کام میں ایک
آدھ مرتبہ ناکامیابی ہوئی - یا خاطر خواہ نتیجہ نہ نکلا - اُسے
چھوڑ بیٹھے - مستقل مزاجی سے مشکل کام آسان ہوتے
ہیں - تھوڑی بہت یا خفیف زک سے ہمیں اپنی ہمت
نہ ہار بیٹھنا چاہیئے - کبھی کبھی بلکہ بیشتر ایسا ہوتا ہے
کہ قبل از وقت نتیجہ کی فکر ہوتی ہے - اور پوری
کامیابی کی تلاش رہتی ہے - جہاں کہیں کوئی دیرطلب
کام ہوا - تو اس قدر بے صبر ہو جاتے ہیں - کہ
خدا کی پناہ - برسوں کے کاموں کو دنوں میں کرنے
چاہتے ہیں - نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ بے موقع عجلت اور
بے وقت جلد بازی سے سارا کام خراب ہو جاتا ہے
اور اس قابلِ افسوس بے صبری سے بہت سے کام
انجام تک نہیں پہنچتے - مجھ کو اس وقت ایک
بڑے انگریز شاعر کاؤپر کی تصانیف کے متعلق ایک
سرگذشت یاد آئی - جس کا ذکر اس موقع پر شاید
بیجا نہ ہوگا - کاؤپر کی پہلی تصنیف اُس کے ایک
دوست نے اپنے خرچ سے صرف اس شرط پر چھپوا
دی تھی - کہ بجز چند جلدوں کے مصنف کو کچھ نہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملیگا - جب کتاب چھپ کر تیار ہوئی - تو اخباروں کی تنقید اور سخن فہموں کی رائے اُس کے حق میں اچھی نہ تھی - نتیجہ یہ ہوُا کہ مشکل سے دس بیس جلدیں فروخت ہوئیں - اور باقی سب کتب فروش کی دوکان پر پڑی رہیں - کئی مہینے بعد کاوپر کی تازہ تصانیف کا دوسرا مسودہ اُسی شرط پر چھپنے کے لئے آیا - اُسی دوست نے سب کو پڑھ کر اور پسند کر کے اپنی عقلِ سلیم اور صائب رائے پر دوبارہ عمل کرنے کی ہمّت کی - جلد ثانی کے چھپ کر تیار ہونے پر سب لوگوں کی رائے یکبارگی پلٹ گئی - سب نے کاوپر کی قابلیت تسلیم کی - پھر کیا تھا - ہزاروں کاپیاں بکنے لگیں - اور جلدِ اوّل کی تلاش ہونے لگی - یہاں تک کہ اس دوست نے اپنی ہمت اور مستقل مزاجی کی بدولت دو سال کے اندر کتابوں کے ذریعے ۶۷۶۴ پونڈ کما لئے +

اس سے میری یہ مراد ہرگز نہیں کہ ہر نقصان دہ کام کو اندھوں کی طرح کئے جائیں - بلکہ غرض یہ ہے - کہ بخوبی غور و فکر کے بعد اگر کوئی کام نفع بخش ثابت ہو - تو اس کے ایک آدھ بار کی ناکامیابی سے ہمّت نہ ہار بیٹھنا چاہئے - بلکہ اُس کا ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کے ساتھ مقابلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا جانا ضروری ہے +

ہمارا فرض ہے - کہ اگر کوئی کام شروع کریں تو اس میں مسلسل کوشش کرتے رہیں - پھر ممکن نہیں کہ ہمیں کامیابی نہ ہو - ہر کام کے لئے نفیس ہو یا بھدّا - محنت اور استقلال لازمی ہیں - اگر اپنے ہی دل کے اطمینان کے مطابق کریں تو بھی ممکن نہیں کہ اس کا پھل نہ ملے +

بعض کا خیال ہے - کہ ہر کام کے لئے معمولی سے زیادہ عقل اور محنت کی ضرورت ہے - اکثر دیکھا گیا ہے - کہ جہاں کسی غبی یا سست لڑکے کو دیکھا - بس اس کی ناکامی کا فتوےٰ دے دیا +

بعض دماغ ایسے ہوتے ہیں - کہ اُن کی ترقّی کی رفتار نہایت ہی سست مگر پختہ ہوتی ہے - مثلاً بعض درخت ایسے ہوتے ہیں - جن کا نشو و نما بہت عرصہ میں ہوتا ہے - مگر نہایت مضبوط اور شاندار ہوتے ہیں - دُنیا کے بعض بہت بڑے بڑے آدمی لڑکپن میں نہایت غبی سمجھے جاتے تھے +

معمولی سمجھ اور اوسط درجہ کی مگر مسلسل اور با قاعدہ محنت ہر ایک انسان کو ہر ایک کام کے لائق بنا سکتی ہے - اکثر لوگ جو محنت کے عادی نہیں - یا جو محنت کے نام سے بھاگتے ہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ رعایت اور موقع کی تلاش میں سرگردان رہتے ہیں - اور ساری عمر یونہی ضائع کر دیتے ہیں +

رعایت اور ترقی میں طبعی عناد ہے - یہ دو باتیں متضاد ہیں - ان کا اجتماع کسی طور پر ممکن نہیں ہے - رعایت اور دوسروں کے پاس اور مدد سے اس وقت یا موجودہ زمانے میں ظاہری فائدہ ہو جائے مگر وہ فائدہ ہرگز دیرپا اور مستقل نہیں ہوتا - رعایت بغیر قابلیت کے دم بھر کا فائدہ اور چشم زدن کی چمک ہے - جہاں کہیں قابلیت ہے - وہاں رعایت سے نفرت ہے - کیونکہ یہ اصلی ترقی میں حارج ہے - بعض لوگوں کو کسی کام شروع کرنے کا کبھی معقول موقع ہی نہیں ملتا - یاد رکھنا چاہیئے - کہ اگر دنیا میں کوئی کام کرنا ہے - تو موقع ہمیں خود تلاش کرنا چاہیئے ہر ایک کام کے لئے درحقیقت ہر وقت موقع ہے - اور ہر مشکل کام محنت اور استقلال سے آسان ہو جاتا ہے +

الفاظ و معنی

یک دلی - یکسوئی +

بادنما - وہ چیز جس سے ہوا کا رُخ معلوم ہوتا ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عجلت - جلد بازی +

صرفہ - خرچ +

تنقید - مادہ نقد - پرکھنا - نکتہ چینی - ریویو +

غبی - کند ذہن +

مسلسل - سلسلہ وار - لگاتار +

عناد - لڑائی - خصومت - دشمنی +

متضاد - ضد - مخالف چیز +

سوالات

۱- کامیابی کا راز کیا ہے - اور اسے حاصل کرنے کے لئے کن تین چیزوں کا دھیان ضروری ہے ؟

۲- بہت سے آدمیوں کے ایک ہی پیشہ کی طرف رجوع کرنے کی وجہ کیا ہے ؟ اور اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟

۳- عجلت اور تلون مزاجی کے نقصانات پر ایک پیرا گراف لکھو +

۴- انگریزی شاعر کاؤپر کی تصانیف کے متعلق کسی سرگذشت کا ذکر اس سبق میں کیا گیا ہے - اور اس سے تم کیا سبق سیکھتے ہو ؟

۵- رعایت اور دوسروں کی امداد کی توقع رکھنا کہاں تک درست ہے ؟ چھوٹے بھائی کے نام ایک خط لکھو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اسے رعایت کی امید نہ رکھنے کی تاکید کرو +

امن و خوشی

آسودگی اور خوشی ہر صورت میں بالضرور توام نہیں ہوتے - کئی آدمیوں کو بظاہر تمام سامانِ راحت میسر ہوتا ہے - لیکن انہیں زندگی وبال معلوم ہوتی ہے - فطرت اپنے "چہیتے شہ زور" کو جس قدر چاہے دولت و ثروت اعزاز اور طولِ حیات بخش دے - لیکن اُسے خوشی عطا نہیں کر سکتی - خوشی حاصل کرنا اس کا اپنا کام ہے - جس شخص کو دُنیا میں کامیابی نصیب ہوتی ہے - اُسے کئی خطرے اور تردد بھی ہوتے ہیں - جو شخص خوشی کے اُصولوں سے بے بہرہ ہو - دُنیا بھر کی خوبصورتی - گوناگونی - تفریحات اور دلچسپیاں اُسے خوش نہیں کر سکتیں +

خوشی کا دار و مدار زیادہ تر اس بات پر ہے کہ خیالات پر قابو ہو - اور اُنہیں ٹھیک راہ پر لگایا جائے - تکلیف دہ امور سے اجتناب کیا جائے ایک مشہور فلسفی کا قول ہے - کہ کوئی یہ خیال کرنا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ کہ دنیا ایک ایسا بیابان ہے۔ جس میں غم کے سوا کچھ نہیں۔ ہر طرف ظاہر داری نظر آتی ہے۔ کسی کے خیال میں دنیا ایک دلفریب مقام ہے۔ جہاں دل لگی کا سامان موجود ہے۔ جس طرح رباب کا بجانا مشق سے آتا ہے۔ اسی طرح خوشی کے حاصل کرنے کے لئے بھی مشق درکار ہے۔ اگر درست وسائل استعمال کئے جائیں۔ تو خوشی حاصل ہو +

خود بینی سے پرہیز کرو۔ دنیا میں تم ہی تم نہیں ہو۔ رسکن نے کیا خوب کہا ہے "دل لگی کی تلاش مت کرو۔ لیکن کوئی دل بہلانے والی شے نظر آ جائے تو خوش ہونے کے لئے تیار رہو"۔ بڑی بات یہ ہے۔ کہ زندگی کو راحتوں کا ایک سلسلہ بنانا چاہیئے۔ خواہ وہ راحتیں کیسی ہی چھوٹی چھوٹی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً مزاح یا ظرافت بالخصوص انسان میں ودیعت کی گئی ہے + ایک محقق کا قول ہے۔ کہ وہ دن جو ہنسی کی بات سے خالی ہے وہ بالکل رائگاں سمجھنا چاہیئے۔ کسی کو خوش طبعی سے ہنستے ہوئے دیکھنا کیسا لطف دیتا ہے۔ اور خندہ کا اثر ہر شے پر کیسا فروغ بخش ہوتا ہے۔ شیکسپیئر کہتا ہے۔ کہ ہشاش بشاش آدمی دن بھر چلتا رہتا ہے۔ لیکن غم آلودہ کو ایک میل میں ہی تھکن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محسوس ہونے لگتی ہے ٭

اگر غصہ آجائے تو غروبِ آفتاب سے پیشتر اُسے دُور کر دو۔ قاعدے کی بات ہے۔ کہ جھگڑا کرنے کے واسطے دو آدمیوں کا ہونا ضروری ہے انسان کو چاہیئے۔ کہ اگر کوئی آمادۂ فساد ہو۔ تو خود کنارہ کش ہو جائے ٭

بعض آدمی ہمیشہ شاکی رہتے ہیں۔ اگر وہ باغ عدن میں بھی پیدا ہوتے۔ تو بھی اُن کا شکوہ نہ جاتا۔ بعض ایسے ہیں۔ کہ اُنہیں ہر جگہ مسرّت حاصل ہوتی ہے۔ اور اُنہیں ہر جگہ خوبیاں اور برکتیں نظر آتی ہیں ٭

اگر خوف زمین سے محو ہو جاتا۔ اور دل شکنی کا وجود نہ ہوتا۔ اور محبّت لا زوال ہوتی۔ تو زمین نمونۂ بہشت بن جاتی ٭

خوش طبعی سے اخلاق کو تقویت حاصل ہوتی ہے جس طرح سورج کی روشنی سے پھول نکل آتے ہیں اور پھل پک جاتے ہیں۔ اُسی طرح خوش مزاجی میں زندگی اور آزادی کا احساس مضمر ہے۔ ہمارے اطوارِ حسنہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور ہمارے تمام محامد ظہور پذیر ہوتے ہیں ٭

زندہ دلی ایک فرض ہے۔ جو ہمارے ذمّہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک پرانی کہاوت ہے - کہ جہاں قوس قزح سے زمین چھوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے - وہاں سونے کا پیالہ ہوتا ہے - ایسا ہی سمجھ لو - کہ بعض آدمی اس قسم کے ہوتے ہیں - کہ اُن کے تبسّم - آواز - گفتگو - بلکہ محض موجودگی کو سورج کی کرن سے تشبیہ دے سکتے ہیں - جس کمرے میں وہ آئے - اُجالا ہوگیا اور جس شے کو اُنہوں نے ہاتھ لگایا - وہ سونا بن گئی - جب تک خوش طبعی قائم رہتی ہے - دل شکنی نام کو نہیں ہوتی - زندہ دلی سے نہ صرف اپنی اپنی طبیعت ہی خوش رہتی ہے - بلکہ دوسروں کا دل بھی خوش رہتا ہے +

بعض شخصیتوں کا خیال ہے - کہ خوش طبعی میں بے پروائی پائی جاتی ہے - مگر در اصل ان دونوں میں کوئی لازمی تعلّق نہیں - آرنلڈ کہتا ہے - کہ دُنیا میں سب سے بڑی برکت خوش طبع لوگ ہیں بشرطیکہ ان کے دل میں متانت کے خیالات اور شفقت کے احساسات پائے جاتے ہوں +

کتنے ہی آدمی ایسے ہیں - جن کا روپیہ ہی اُن کو زیادہ مصیبت زدہ بناتا ہے - جن کی زندگی میں آرام - سکون اور امن نام کو نہیں - دنیا میں ہم مصیبت سے بچ نہیں سکتے - لیکن ہم چاہیں تو اتنا کرسکتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہیں۔ کہ مصیبت کو محسوس نہ کریں۔ اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہم اپنے حافظہ کے کمرے کی دیواروں پر خوش کن خیالات کی خوبصورت تصاویر آویزاں کریں۔ عالمِ خواب میں تو ہم مرضی کے موافق خواب دیکھنے پر مقدرت نہیں رکھتے۔ پر کم سے کم یہ تو ہو سکتا ہے۔ کہ عالمِ بیداری میں ہم رُوح افزا خیالات سے دل خوش کرتے رہیں ٭

سب کی خواہش ہے۔ کہ زندگی کا لطف اٹھائیں لیکن مناسب طرزِ عمل کی عام لوگوں کو خبر نہیں۔ ان کو زندگی کی مسرت اور عظمت سے کما حقہٗ آگاہی نہیں ہوتی۔ مصیبت اور رنج سے بچنے کے لئے توقع رکھنا ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ ہم غم کی صورت بنائے بیٹھے رہیں۔ ہم خوش طبعی سے رنج کو ٹال دیں۔ ایک مصنف کا قول ہے۔ "مجھے رنج کا احساس تو ہوتا ہے۔ لیکن بفضلِ خدا میں مضطرب اور بیقرار نہیں ہوتا۔" چھوٹی چھوٹی تکالیف کو بڑی مشکلات سمجھنا درست نہیں۔ سِسرو کا قول ہے۔ "جس کو ابد اور لامتناہی وسعتِ کائنات سے آگاہی ہو اُس کے آگے دنیا کی سب مصائب ہیچ ہیں"۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اہلِ بینش کے دل میں یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بات سمائی ہوئی ہے۔ کہ کوئی امر غیر متوقع ظہور میں نہیں آتا۔ ایسے آدمی کی نگاہ میں ہستی کے مختصر میدان میں ایسی کون سی بات ہے۔ جو عظیم یا خطیر ہو۔ "انسان خواہ مخواہ اپنے آپ کو بے چین بناتا ہے"۔

جس طرح وقت زخموں کو اچھا کر دیتا ہے اُسی طرح تکلیف کا بھی ازالہ کر دیتا ہے۔ ایک مصنف کا قول ہے۔ "کہ قدرتی اشیا میں۔ ہنر کے کمالات میں۔ نظم کی عالی خیالی میں۔ تاریخ کے حقائق میں۔ بنی نوع انسان کے گذشتہ اور موجودہ رواجوں اور اُن کی آئین فلاح میں۔ غرضیکہ تمام اشیا میں دل بہلانے کے لئے لا انتہا ذخیرہ مل سکتا ہے۔ یہ ضرور نہیں۔ کہ ایک فیلسوف کے نفس کو ہی ان اُمور سے بہرہ یابی ہو۔ کوئی شخص بھی ہو جس کے ذہن کے سامنے علوم کے چشمے کھول دئے جائیں۔ اور اُس کے ذہن کو اپنے قوے کا استعمال مناسب طور پر آتا ہو۔ اُن حقائق سے مستفید ہو سکتا ہے"۔

نذر محمد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

توام - جوڑواں - اکٹھے - ایک ساتھ کے پیدا شدہ بچے ÷
گوناگوں - رنگا رنگی ÷
اجتناب - پرہیز - گریز ÷
ہاتھ دھو کر پیچھے پڑنا - ضرورت سے زیادہ استقامت کے ساتھ کسی چیز کے حصول کی کوشش کرنا ÷
ودیعت - امانت ÷
ودیعت کی گئی ہے - سپرد کی گئی ہے ÷
مزاح - مذاق - خوش طبعی - ظرافت ÷
برافروختہ کرنے والا - غصّہ پیدا کرنے والا ÷
شاکی - شکایت کرنے والا ÷
مضمر - مخفی - پنہاں ÷
محامد - اوصاف حمیدہ ÷ نیک خصلیں - اچھائیاں ÷
مقدرت - قدرت - قابو ÷
مصائب - مصیبتیں ÷
ازالہ - زائل یا دور کرنا ÷
حقائق - حقیقت کی جمع - سچے واقعات ÷
فیلسوف - حکیم - دانشمند - عالم فاضل (فریبی) ÷

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱ - آسودگی اور خوشی کا آپس میں کیا تعلق ہے ؟

۲ - خوشی کا دارو مدار زیادہ تر کس بات پر ہے ؟

۳ - ثابت کرو - کہ خوشی حاصل کرنے کے لئے مشق درکار ہے ؟ مثالیں دو ؛

۴ - وسائل - مضامین - تصنیف - اصول - قول - اخلاق - خلائق - اطوار - محامد - تصاویر - مصائب - اشیاء - قوے میں جو واحد ہیں - ان کی جمع اور جو جمع ہیں - اُن کے واحد لکھو ؛

۵ - تکلیف دہ - دل خوش کن - زرخیز - خود بیں - فروغ بخش - شاکی گرامر میں کیا ہیں ؟

۶ - خوش طبعی کے فوائد کی نسبت اپنے چچا کو ایک مختصر خط لکھو ؛

۷ - زندگی کا لطف اُٹھانے کے لئے کن باتوں کی ضرورت ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امن و خوشی

نمبر ۲

خوبصورت اشیا کے پرکھنے کے لئے بھی خاص تمیز درکار ہے۔ کتے اور ہاتھی کی سمجھ کی بہت تعریف کی جاتی ہے۔ لیکن کوئی شخص بھی باور نہیں کریگا۔ کہ ان حیوانوں کو دنیا کے عمدہ ترین منظر سے ذرا بھی فرحت حاصل ہو سکتی ہے؟ بعض آدمی اس امر کے شاکی ہوتے ہیں۔ کہ ہم تو اداس ہیں۔ بیکار ہیں۔ حقیقت میں اپنی سستی کے ذمہ دار وہ آپ ہوتے ہیں۔ "کوئی ذی علم جس کو خدا نے صحت چشم بینا۔ دستِ کارکن اور فارغ البالی عطا کی ہو۔ اگر یہ کہے۔ کہ مجھے کسی شغل کی تلاش ہے۔ تو یہ سمجھ لو کہ قادرِ مطلق نے یہ تمام برکتیں ایک ایسے انسان پر نازل کی ہیں۔ جو ان کا مستحق نہیں +

خوشی، دولت اور منزلت پر منحصر نہیں۔ محبت فیاضی۔ اور تسکینِ قلب کے بغیر ممکن ہے۔ کہ کوئی امیر یا رئیس ہو جائے۔ لیکن خوش و خرّم نہیں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہوسکتا - ایرانیوں میں مشہور ہے - کہ ایک شہنشاہ نے تنگ آکر نجومیوں سے دریافت کیا - کہ مجھے خوشی کس طرح ملیگی - تو نجومیوں نے بتایا کہ ایسے آدمی کی قمیص پہننے سے جو کمال درجہ خوش ہو - خوشی حاصل ہوسکتی ہے - بہتیری کوشش کی گئی - لیکن اس وصف کا آدمی نہ تو کچہری میں ملا اور نہ دوسرے آسودہ حال طبقوں میں - آخرکار معلوم ہوا - کہ ایک مزدور جو اپنا کام کرکے آرہا تھا - اس شرط کو پورا کرتا ہے - یہ شخص بالکل خوش تھا - لیکن افسوس! کہ مریض کا علاج نہ ہو سکا - وجہ یہ کہ اس کے پاس کوئی قمیص ہی نہ تھی ٭

حکما اس بات پر متفق ہیں - کہ خوشی نہ تو دولت سے حاصل ہو سکتی ہے - اور نہ اقتدار سے بادشاہوں کے تاج میں بھی کانٹے ہوتے ہیں - (یعنی ان کو بھی فکر دامنگیر رہتی ہے) - اکثر آدمی شوکتِ شاہانہ کی بھڑک پر دھوکا کھا جاتے ہیں - وجہ یہ ہے - کہ عوام النّاس عموماً ظاہری حالت سے خوشی اور مصیبت کا اندازہ لگاتے ہیں - لیکن میں تجربہ سے بخوبی جانتا ہوں - کہ بادشاہوں کو بڑے سے بڑے عیش کا عشرِ عشیر بھی نصیب نہیں ہوتا - بلکہ بڑی سے بڑی تکالیف کا سب سے بڑا حصّہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُنہیں ملتا ہے "

بیکن کا قول ہے ۔" کہ نہ تو خوشی کے مختلف مدارج معلوم ہو سکتے ہیں ۔ اور نہ مہربانی کے دلاویز طریقے بیان میں آ سکتے ہیں ۔ غایت درجے کی مہربانی کی نسبت ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہ سکتے ہیں ۔ کہ یہ نا ممکن البیان فریفتگی ہوتی ہے ۔ سب سے بڑی برکت کی نسبت ہم یہی کہ سکتے ہیں ۔ کہ وہ بیان سے باہر ہے "

فطرت کی ہر شے ایک ایسے قانون کے تابع ہے ۔ جس سے زیرکی اور فیاضی مترشح ہوتی ہے ہر شے ایک سلسلے میں مربوط ہے ۔ اور اس کا فعل بہتری پر دال ہے ۔ اگر ہم رنج اُٹھاتے ہیں ۔ تو یا تو یہ ہمارا قصور ہوتا ہے ۔ یا بہبودِ عامہ کے لئے ہم ایسا کرنے پر مجبور ہوتے ہیں ۔ روما کے فلسفی سنیکا کا قول ہے ۔" کوئی مرض ایسا نہیں جس کا دفعیہ نہ ہو سکے "

زندگی کا پورا لطف اُٹھانے کے لئے ضرور ہے کہ ہم ایثار کے لئے تیار ہوں ۔ تحریص دہ راحتوں سے اجتناب کریں ۔ اور اپنی منفعت کا چنداں خیال نہ کریں ۔ ایک فرانسیسی مقولہ ہے ۔ کہ " قرار اصل اس وقت مل سکتا ہے ۔ جب خودی فراموش ہو جائے "

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نفس کشی سے بہ نسبت تن پروری کے زیادہ خوشی
حاصل ہو سکتی ہے۔ حواس کے ذریعہ سے دنیا کی
اشیا کا پورا پورا مزا حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر ہم
حواس کے تابع رہیں۔ تو اُن کا یہ حال ہے۔ کہ
قدیم زمانہ کی موہنی مورتوں کی طرح ہمارے جہاز کے
یا تو چٹانوں پر ٹکڑے کر ڈالینگے۔ یا اسے گرداب
زندگی میں فنا کر دینگے۔" اس شخص کی حالت
کیسی پر لطف ہے۔ جو کسی کی مرضی کے تابع
نہیں ہوتا۔ (یعنی آزاد ہوتا ہے) جس کو تدین کے
خیالات اسے زرہ بکتر کا کام دیتے ہیں۔ اور جس
کی انتہائے لیاقت اس کی راست گوئی ہوتی ہے
اس زمانے میں ایک آفت یہ ہے۔ کہ فرصت عنقا
ہے۔ ہماری زندگی مصروفیت کے چکر میں گذرتی ہے
ایک مشہور عورت کا قول ہے" میرا چھوٹا جسم اس عظیم دنیا
سے بیزار ہو گیا ہے"۔ یہ مقولہ کئی عورتوں پر
صادق آتا ہے۔ واضح ہو۔ کہ گھبراہٹ میں کام
اچھا نہیں ہو سکتا۔ غور و خوض کے لئے وقت اور
سکون کی ضرورت ہے ؛

ایک بزرگ کہتا ہے۔" مجھے معلوم ہے۔ کہ ہم
سب کو سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاکہ دل و
دماغ کو آرام ہو۔ اور طبیعت کو قرار۔ بری خواہشوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے اجتناب ہو - اور ایثار کے اوصاف پائے
جائیں - ایسے آدمی کو نہ افسردہ دلی کا غلبہ ہوتا
ہے - اور نہ اضطراب - نہ پریشانی - وہ اس درجہ کی
قوت رکھتا ہے - کہ خدا کے عطیّات کو جائز طور پر
استعمال کر سکے ٭ الغرض ایسا انسان پورے درجہ
کا اعتدال پسند ہوتا ہے - نہ صرف اکل و شرب
میں بلکہ تمام خواہشوں میں اور خیالات اور افعال
میں وہ اعتدال ملحوظ رکھتا ہے ٭"

"ہاں میں مکرر کہتا ہوں کہ مجھے معلوم ہے
کہ ہم کو آرام کی ضرورت ہے ۔ ۔ ۔ ۔"

رسکن کہتا ہے کہ "ہم کئی حوائج کی شکایت
کرتے رہتے ہیں - ووٹ دینے کا حق ہم کو
چاہیئے - آزادی ہم کو چاہیئے - دل لگی ہم کو چاہیئے
روپیہ ہم کو چاہیئے - لیکن کسی کو یہ بھی خبر ہے
کہ ہم کو امن بھی چاہیئے - اگر امن مطلوب ہو
تو یاد رہے یہ کسی حد تک تو مطلقاً تمہارے
اختیار میں ہے - یعنی اپنے آپ کو خوش کن
خیالات کا مخزن سمجھ لو - ابھی تک بہت سے آدمیوں
کو معلوم نہیں - کہ مرغوب خیالات کو دل میں رکھنے
سے کس قدر مسرّت حاصل ہوتی ہے - اور تنگ
دستی نام کو بھی نہیں ستاتی - ایسی مفید معلومات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کی کمی کی وجہ یہ ہے۔ کہ کسی کو بھی اوائل عمر میں اس قسم کی تربیت نہیں ہوئی۔ روشن خیالات۔ کامیابی کی نگہداشت۔ عالیشان سوانح۔ سچے مقولے۔ سب قیمتی اور راحت افزا خیالات کو نہ فکرمندی پراگندہ کر سکتی ہے۔ نہ دُکھ درد تاریک بنا سکتا ہے۔ اور نہ افلاس ہم سے چھین سکتا ہے۔ یہ خیالات کے خزانے ایسے محل ہیں۔ جن میں ہماری روحیں رہتی ہیں۔ ان کی تعمیر کے لئے ہاتھوں کی ضرورت نہیں ہوتی "۔

موت سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ ایک معلّم اخلاق کہتا ہے۔ کہ " موت ہی صرف اس قسم کا رنج ہے۔ جسے ہم کبھی محسوس نہیں کر سکتے۔ جب ہم زندہ ہیں۔ موت نہیں۔ جب موت آتی ہے۔ تو ہم نہیں ہوتے "۔

ایک اور بزرگ کا قول ہے۔ کہ " ترکِ ہوس سے امن نصیب ہوتا ہے۔ زندگی میں جس طرح بڑی بڑی باتوں سے تکلیف پہنچتی ہے۔ اُسی طرح چھوٹے چھوٹے امور بھی باعثِ رنج ہوتے ہیں۔ انجیل میں مذکور ہے۔ کہ صحتِ بدن سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔ اور انبساطِ قلب سے بڑھ کر کوئی خوشی نہیں۔ نیک دل بادشاہِ روما انٹونیس نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بسترِ مرگ پر اپنے پاسبان کو لفظ راہداری جو بتایا تھا - وہ "اطمینانِ قلب" (یا شانتی) ہے - حضرتِ مسیح کی حیات میں ہمیشہ یکساں بردباری پائی جاتی ہے - آپ فرماتے ہیں - "اپنی گردن پر وہی جوا اُٹھا لو - جو میں نے اُٹھایا تھا - تو تمہاری رُوح کو امن حاصل ہوگا"۔

خوشی کے حصول کے لئے کسی خارجی شے کی تلاش کی ضرورت نہیں - خوشی خود ہمارے اندر موجود ہے - آسمان کی بادشاہت تمہارے اندر موجود ہے - "اگر ہم اس جگہ خوش نہیں ہو سکتے - تو آیندہ کی خوشی کے کیونکر متوقع ہو سکتے ہیں - کیا کارسازِ عالم کو آیندہ دنیا میں بہ نسبت حال کے ہمارے معاملات میں زیادہ دلچسپی ہوگی؟ اگر دنیا میں ہم خوش نہیں رہ سکتے - تو عاقبت میں کیا توقع ہو سکتی ہے - وجہ کیا ہے کہ امن ہم سے دور رہتا ہے - یہی خود غرضی - لالچ - تکبّر - اور ہوس - ان چیزوں سے امن پرے بھاگتا ہے اگر یہ خواص نہ ہوں تو ہم کو خوشی اس دنیا میں نصیب ہو سکتی ہے - جہاں یہ ہوں - خوشی کا وجود ممکن نہیں - اگر اس دنیا میں ہمیں یہ فکر دامنگیر ہو کہ مبادا ہماری فلاں قیمتی شے ضائع ہو جائے - تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آیندہ دنیا میں یہ احساس کس قدر زیادہ تیز ہوگا۔ اگر دوسروں کے ساتھ سلامت روی سے ہم نہیں رہ سکتے۔ تو دوسری جگہ امن سے رہنے کی کیا امید ہو سکتی ہے؟ اگر ہم امن اور خوشی کا انحصار خارجی اشیا پر رکھینگے اور محض دوسری دنیا کی راہ دیکھینگے۔ تو دوسری دنیا میں کیا تیسری دنیا کی راہ نہ دیکھتے رہینگے اور کیا یہ سلسلہ اسی طرح نہ جاری رہیگا؟ ....."

پس اپنے جذبات پر اس قدر قابو حاصل کرو۔ کہ تم کہ سکو " اے مالک۔ اے میرے خدا! اپنی مشیت کے مطابق کر۔ میں مطمئن ہو کر بیٹھا رہونگا۔ اور جنبش نہیں کرونگا۔ مبادا تیرے بازو کی امداد کے جاتے رہنے سے وہ افسوں بے اثر ہو جائے۔ جس کے ذریعہ سے میں نہایت آرام سے اپنے (آسمانی باپ) کے سینہ سے لگ کر تسکین حاصل کرتا ہوں" ٭

ورڈس ورتھ اس امن کو اُس خموشی سے تعبیر کرتا ہے۔ جو تاروں بھرے آسمان میں پائی جاتی ہے۔ اور اس سناٹے سے مثال دیتا ہے۔ جو سنسان پہاڑیوں میں پایا جاتا ہے ٭

جو اس امن کو حاصل کرلے اُس کے گھر میں فرشتوں کی آمد اُسی طرح ہوگی جس طرح زمانۂ قدیم میں حضرت ابراہیم کے پاس فرشتے آتے تھے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نفس کو پُر امن اور خوش رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اُس میں دانشوری اور شرافت سے تقویت حاصل ہو۔ اگر رُوح کی غذا بری ہو۔ تو وہ مرجھا کر تلف ہو جاتی ہے +

پس طرزِ عمل کے انتخاب میں دانائی سے کام لینا چاہیئے۔ اپنے فراخ دل میں امن کو جگہ دینی چاہیئے۔ پھر یہ صورت ہوگی۔ کہ خواہ تم کھیت میں ہل چلاتے ہوگے۔ خواہ صبح کے مقدّس اوقات میں مزدوری کرتے ہوگے۔ خوشی آئیگی۔ اور تمہارے لئے گیت گائیگی۔ خوش رہنا ایک مستحسن وطیرہ ہے خوش رہنا خدا کا شکریہ ادا کرنا ہے" +

سقراط کا قول ہے۔ کہ "بہترین انسان وہ ہے جو اپنے تئیں کامل بنانے کی بہترین سعی کرتا ہے اور غایت درجہ کی راحت اُسی آدمی کو نصیب ہوتی ہے۔ جو بدرجۂ اولےٰ اس امر کا احساس رکھتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو درجۂ کمال تک پہنچا رہا ہے"

نذر محمّد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

عشر عشیر - دسویں حصہ کا دسواں حصّہ - $\frac{1}{100}$ حصّہ - بہت کم ÷

مترشح - ٹپکنے والا - ظاہر - آشکارا ÷

تدیّن - دینداری - پرہیزگاری - دیانتداری ÷

ایثار - خود انکاری - بے غرضی - غیر کے نفع کو اپنے مفاد یا مصلحت پر مقدم رکھنا ÷

تاوان - جرمانہ - ڈنڈ ÷

سوالات

۱ - چشمِ بینا - قادرِ مطلق - شوکت شاہانہ - چشمِ بصیرت - بہبود عامہ - گردابِ زندگی - کیسے مرکب ہیں ؟

۲ - ثابت کرو - کہ خوبصورت چیز کو پرکھنے کے لئے ایک خاص قوت درکار ہے - اس قوت کا نام کیا ہے ؟

۳ - خوشی کن چیزوں پر منحصر ہے ؟

۴ - عوام - حکما - مصیبت - تکالیف - مدارج - شاعر - قول - حوائج - کے واحد اور جمع بتاؤ ÷

۵ - دلدادہ - دلاویز - شاعر - منظور - تابع - مترشح - مربوط - دال - منقول - مبنی - مرغوب - مطلوب - مخزن - معلّم - محسوس قواعد میں کیا ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

۶۔ ثابت کرو کہ نفس کشی سے بہ نسبت تن پروری کے زیادہ خوشی حاصل ہو سکتی ہے ؟

۷۔ اپنے ہم جماعت کو خط لکھو۔ کہ بزرگان سلف نے حقیقی راحت حاصل کرنے کے لئے کون سے وسائل بتائے ہیں ؟

ریاضتِ جسمانی

مثل مشہور ہے۔ کہ "حرکت میں برکت ہے"۔ حرکت کا لفظ عام ہے۔ جسمانی حرکت ہو یا عقلی یا دماغی ہر ایک حرکت انسان کے لئے مفید ہے۔ سائنس کا یہ مسلّمہ اصول ہے کہ جو اعضا یا قوے سکون کی حالت میں رہتے ہیں۔ وہ مردہ اور معطّل ہو جاتے ہیں۔ اور اپنا کام نہیں دے سکتے۔ اگر ہم بعض سادھوؤں کی طرح ایک ہاتھ ہمیشہ اُونچا رکھیں۔ یا ایک پاوں پر مدّتوں کھڑے رہیں۔ تو وہ ہاتھ اور پاؤں بیحس و حرکت ہو جائینگے۔ اور اپنے کام سے رہ جائینگے۔ ایک آنکھ پر اگر عرصۂ دراز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تک پٹی بندھی رہے ۔ تو وہ بینائی سے محروم ہوجاتی ہے ۔ یہ تو جسمانی اعضا ہیں ۔ اگر دماغی قوئی میں سے کسی قوت سے کام نہ لیا جائے ۔ اور مدت تک اُس کو بیکار رکھا جائے ۔ تو وہ فی الحقیقت بیکار ہو جاتی ہے ۔ دماغ میں بہت سی قوتیں ہیں ۔ اور اپنی قوتوں کے لحاظ سے دماغ کے مختلف حصے ہیں ۔ جیسا کہ فزیالوجی میں ثابت کیا گیا ہے ۔ اس علم کے جاننے والوں نے مختلف جانوروں پر تجربے کئے ہیں ۔ اور بتایا ہے ۔ کہ دماغ کے کسی حصہ پر اگر تیز مخدّر دوا کا پلستر چڑھا دیا جائے ۔ تو وہ قوت جو اس حصہ میں ہے ۔ اپنا عمل نہیں کریگی ۔ اُنھوں نے یہ بھی دریافت کیا ہے ۔ کہ قدرتی طور پر ہر انسان میں بعض قوتیں طاقتور اور بعض کمزور ہوتی ہیں ۔ اگر اقتضائے حالات سے ان قوتوں کو کام میں لانے کی ضرورت پیش آتی ہے ۔ جو کمزور ہیں ۔ تو وہ بتدریج طاقتور ہوتی جاتی ہیں ۔ اور طاقتور قوتیں جن سے کام نہیں لیا گیا ۔ رفتہ رفتہ کمزور ہو جاتی ہیں ۔ مگر کمزور قوتوں کے زندہ اور طاقتور کرنے میں زمانۂ دراز صرف ہوتا ہے ۔ اور اُس کے لئے سخت استقلال اور محنت اور جفاکشی کی ضرورت ہے ۔ برخلاف ان کے اگر طاقتور قوتوں کو جنبش دی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جائے۔ تو وہ اپنا کام سرعت کے ساتھ کرنے لگتی ہیں۔ یہی باعث ہے۔ کہ جو لوگ اپنی طبیعت کے قدرتی میلان کا خیال نہیں رکھتے۔ اور طاقتور قوتوں کو چھوڑ کر کمزور قوتوں سے دنیا میں کام لینا چاہتے ہیں۔ وہ اگر استقلال اور اولوالعزمی سے کام کریں تو ایک مدّت کے بعد کامیاب ہو جاتے ہیں۔ ورنہ عموماً ناکام اور نامراد رہتے ہیں۔ اور برباد ہوجاتے ہیں ٭

عقل اور دماغی قوتوں سے صحیح طور پر کام لینا بھی اس بات پر موقوف ہے۔ کہ انسان کا جسم تندرست اور توانا ہو۔ جن لوگوں کے جسم توانا اور تندرست نہیں ہیں۔ ان کی تمام قوتیں آہستہ آہستہ دھیمی پڑجاتی ہیں۔ اور عقلی اور دماغی قوتوں کی چستی باقی نہیں رہتی۔ شگفتگی اور زندہ دلی اُسی جسم میں رہ سکتی ہے۔ جو تندرست ہو۔ اور چستی اور ہوشیاری اُسی جسم میں ہو سکتی ہے۔ جس میں خون اپنی قدرتی رفتار پر گردش کر رہا ہو۔ جسمانی تندرستی اور توانائی کا جسمانی ریاضت پر مدار ہے۔ اکثر امراض جو طب کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں اُن کی بنیاد اکثر جسمانی کمزوری ہوا کرتی ہے۔ جب ہم جسمانی ریاضت میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ تو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

امراض بھی آہستہ آہستہ کافور ہونے لگتے ہیں۔ ایک حکیم کا کیا سچّا قول ہے۔ کہ جو بدن بیماریوں سے خالی اور تندرست ہیں۔ ان ہی میں تندرست عقل رہ سکتی ہے۔ جس قوم کے لوگ عام طور پر دوڑ دھوپ میں رہتے ہیں۔ اور محنت اور جفاکشی کے عادی ہوں۔ وہی قوم دنیا میں زندہ رہ سکتی ہے۔ ہر قوم میں اسی غرض سے مختلف قسم کے کھیل۔ تماشے۔ میلے تجویز کئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو محنت اور ریاضت کی عادت ہو۔ یونان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے جانتے ہیں۔ کہ اُن میں کس قدر محنت اور جفاکشی کے کھیل ہُوا کرتے تھے۔ اور کس قدر علما اور حکما ان میں پیدا ہو چکے ہیں۔ آج کل یورپ کی اقوام میں بھی ایسے کھیلوں کا بہت رواج ہے جن سے ضبط۔ جفاکشی و محنت کی تعلیم حاصل ہوتی ہے۔ جو فوج آرام طلب ہے۔ وہ نہ اپنے ملک کی حفاظت کر سکتی ہے۔ نہ دشمنوں پر غالب آسکتی ہے جو قوم عیش پرستی اور تن آسانی میں محو رہتی ہے۔ وہ نہ علم میں ترقی کرسکتی ہے۔ نہ شائستگی میں۔

عام انسانوں میں کسان۔ مزدور اور محنت پیشہ لوگ بہ نسبت آسودہ اور متموّل لوگوں کے زیادہ تندرست اور لاقتور ہوتے ہیں۔ یہی حال پہاڑی باشندوں کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے - جن کو ہمیشہ نشیب و فراز میں اترنا اور چڑھنا پڑتا ہے - اور اسی باعث وہ طاقتور اور تندرست رہتے ہیں - میدانوں کے باشندوں میں جو لوگ پہلوانی کرتے ہیں - یا ہمیشہ سفر میں رہتے ہیں - یا ایسے پیشے کرتے ہیں - جن میں ہاتھ پاؤں کو حرکت دینی پڑتی ہے - وہ بھی نہایت تندرست رہتے ہیں +

ہم کو اپنے زمانے کے نوجوانوں پر افسوس آتا ہے - جو باقاعدہ ورزش سے کوسوں بھاگتے ہیں اور قوم کے واسطے مایہ ناز ہونے کی بجائے پیش از وقت موت کا شکار ہو جاتے ہیں +

غدر ۱۸۵۷ء سے پہلے دہلی اور بہت سے شہروں کے شریف لوگوں میں عام طور پر ورزشِ جسمانی کا شوق تھا - اور وہ عموماً تندرست اور توانا تھے - پرانے فیشن کے لوگ تو اب برگِ خزان دیدہ کی طرح برباد ہو گئے - اور جو باقی ہیں - وہ ہوتے جاتے ہیں - نئی نسلوں کے نوجوان کئی قسم کے ہیں - ایک تو وہ ہیں - جن کو علم سے سروکار نہیں ہے - ان میں سے اکثر ایسے ہیں - جو اکھاڑوں کی زینت ہیں - اور لنگر لنگوٹ کس کر دنگلوں میں اترتے ہیں - علم کے نہ ہونے سے ان کے اخلاق شرافت سے کوسوں دور رہ گئے ہیں - یہی گروہ ہے - جس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذلیل حالت دیکھ کر شریفوں نے ریاضت جسمانی کو ترک کر دیا۔ اب چند سالوں سے پھر لوگوں کا دھیان ادھر ہو رہا ہے ۔

دوسرا گروہ ہے۔ جو مدارس کی زینت ہے۔ اس گروہ کو انگریزی کھیلوں کی طرف رغبت ہے۔ مگر عموماً یہ رغبت مدارس کی چار دیواری میں رہ جاتی ہے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر وہ کبھی نہ کرکٹ کا نام لیتے ہیں نہ فٹ بال کا۔ وہ سخت ترین دماغی محنت اور جفاکشی جو سرکاری ملازمت میں درکار ہے۔ ان کو اس قابل نہیں رکھتی کہ وہ تندرستوں میں شمار ہو سکیں یا مدت تک زندہ رہ سکیں۔ اُن کے بدن کے عضلات ڈھیلے۔ جسم کمزور۔ آنکھیں زرد۔ دماغ ضعیف۔ قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ وہ اکثر دائمی قبض یا بدہضمی کے شاکی رہتے ہیں۔ ان کے مزاج کمزوری کے سبب سے چڑچڑے ہو جاتے ہیں۔ سوسائٹی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ نہ وہ دین کے کام کے رہتے ہیں۔ نہ دنیا کے ۔

کاش یہ گروہ اس قوم کی تقلید کرتا۔ جو دماغی محنت کے ساتھ ریاضت جسمانی کو بھی نہیں چھوڑتی اور جس کے ہر فرد کے چہرے سے تندرستی اور زندہ دلی اور قوت اور شگفتگی ٹپکی پڑتی ہے۔ یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ قوم ہے۔ جس کے علم ادب کی ستائش میں اُن کی زبان سرگرم رہتی ہے۔ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہے۔ جس میں کچھ نقائص اور کچھ خوبیاں نہ ہوں مگر ان لوگوں پر افسوس ہے جن میں صرف تقلید کی عادت ہو اور تقلید بھی خوبیوں کی نہیں بلکہ برائیوں کی۔ ہماری قوم کے نوجوان اگر شائستہ قوموں کی خوبیوں کی تقلید کریں۔ اور اُن کی برائیوں سے نفرت کریں۔ تو کیا اچھا ہو +

الفاظ و معنی

مسلّم۔ تسلیم شدہ +

معطّل۔ بیکار +

مخدّر۔ بیحس کر دینے والی دوا +

اقتضائے حالات۔ حالات کی خواہش یا ضروریات +

اقتضا۔ چاہنا +

مدار۔ انحصار +

موقوف۔ منحصر +

منفذ۔ راہ۔ سوراخ +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مخرج - نکلنے کی جگہ - راستہ +
عضلات - پٹھے +

سوالات

۱ - اعضا - قوے - امراض - علما - حکما - اقوام - اخلاط - افعال - اخلاق - اولاد - اور عضلات کے واحد بتاؤ +

۲ - مدّت دراز - اقتضاے حالات - زمانۂ دراز - علامۂ ممدوح طبِ قدیم - برگِ خزاں دیدہ - موجبِ ننگ و عار - کیسے مرکّب ہیں - اور کیوں ؟

۳ - 'حرکت میں برکت ہے' اس مثل کا ثبوت انسانی اعضا اور قوے سے دو +

۴ - تندرستی اور توانائی کی ضرورت پر اپنے چھوٹے بھائی کو ایک خط لکھو +

۵ - ریاضتِ جسمانی کے فوائد پر ایک پیرا گراف لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مقصدِ حیات

دنیا میں اپنی زندگی کا کوئی خاص مقصد قرار دے لینا کامیاب لوگوں کا ہمیشہ سے ایک پاکیزہ اُصول رہا ہے۔ علاوہ ازیں جاہل و وحشی اور مہذب و متمدن اقوام میں جو چیز ما بہ الامتیاز ہے۔ وہ یہی ہے کہ وحشی اقوام کی زندگی کا کوئی مقصد مقرر نہیں۔ اور مہذب اقوام خاص مقاصد کے تحت اپنی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ چنانچہ آجکل کے شائستہ ممالک پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں والدین اپنے بچوں کے رجحان اور دلچسپی کو کسی خاص علم وفن کی طرف دیکھ کر اُنہیں کی طرف متوجہ کر رہے ہیں یا خود بچے ہوش سنبھالتے ہی اپنی زندگی کا ایک نہ ایک نصب العین مقرر کر لیتے ہیں۔ اور اس کے حاصل کرنے کے لئے اس وقت تک سرگردان رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ کامیابی کا منہ نہ دیکھ لیں ؛

برخلاف اس کے ہندوستان میں جہاں تک دیکھا گیا ہے۔ نوجوان بغیر کسی مقصد مقرر کرنے کے اپنی زندگی بسر کر دیتے ہیں۔ ایک وہ طالب علم جس نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی ابتدائی اور درمیانی تعلیم کو ختم کر کے اعلےٰ تعلیم کے لئے کالج کی زندگی میں قدم رکھا ہے۔ اب تک بے خبر ہے۔ کہ مجھے آیندہ زندگی میں کیا کام کرنا ہوگا۔ چنانچہ اسی بے خبری کا سلسلہ اسی طرح رہتا ہے۔ حتےٰ کہ وہ گریجوایٹ بھی ہو جاتا ہے۔

جب کاروبار یا حصولِ معاش کی خاطر دنیا کے کارزار میں قدم رکھتا ہے۔ تو چونکہ اس نے اپنا کوئی نصب العین مقرر نہ کیا تھا۔ یا اُس کے لئے اپنے آپ کو تیار نہ کیا تھا۔ اس لئے مختلف کاموں کو یکے بعد دیگرے آزماتا ہے۔ اور بسبب نا اہلی کے جب ہر کام میں ناکامی ہوتی ہے۔ تو تھک کر اپنی بیچارگی پر کفِ افسوس ملتا ہے۔ اور خدا کی زمین باوجود وسعت کے اس پر تنگ ہوجاتی ہے۔ نہیں معلوم ایسی کتنی ہستیاں ہونگی۔ جو محض اپنی پریشان خیالی پراگندہ دلی اور متلون مزاجی کے ہاتھوں تباہی کی نذر ہو گئیں۔

دنیا میں اگر بامراد اور اعلےٰ زندگی بسر کرنا مطلوب ہو تو اپنی زندگی کا کوئی ایک نصب العین معیّن کر لینا ضروری ہے۔ صرف مقرر کر لینا ہی کافی نہیں۔ بلکہ اس کو اپنی تمام امیدوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا اور تمناؤں کا محور بنایا جائے - اور عزم راسخ کے ساتھ اس کے حصول کے لئے مسلسل اور باقاعدہ جدّ و جہد کی جائے - حتّٰے کہ وہ تمہاری مشقّت کا گوہرِ مقصود ہاتھ آ جائے ٭

اگر تم چاہتے ہو کہ انجنیر ہو - تو صرف انجنیر ہی بننے کی کوشش کرو - ایک مصنّف یا ایک مقرر یا ایک سوداگر بننے کی فضول کوشش نہ کرو - مختلف مقاصد کو پیشِ نظر رکھ کر حاصل کرنے کی کوشش کرنا مضر ہے - کیونکہ جس قدر جو چیز پھیلتی ہے - اسی قدر اس کی قوت میں کمی آتی جاتی ہے ٭

ایک مقصد اور صرف ایک مقصد کا معین کرنا اور غیر متزلل ارادے کے ساتھ کوشش کرنا کامیابی کا بڑا راز ہے - ممکن ہے کہ تمہیں اپنی کوششوں میں ناکامی ہو - مگر اس کی وجہ سے اپنے ارادے اور ہمّت کو توڑ دینا بڑی بزدلی ہے - کامیابی کا راز محض اسی میں ہے کہ ہزار ناکامیوں پر بھی مستقل اور مسلسل محنت برابر جاری ہے ٭

تمہیں اپنے مقصدِ زندگی کے مقرر کرنے سے پیشتر ان تین باتوں پر غور کر لینا ضروری ہے - سب سے پہلے یہ کہ جس علم یا فن یا پیشہ کو اپنی زندگی کا مقصد ٹھیرانا چاہتے ہو - وہ کس

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حد تک تمہاری طبیعت کے مناسب ہے۔ اور کس قدر تم اس سے دلچسپی رکھتے ہو۔ دوسرے یہ کہ تمہاری آیندہ زندگی میں وہ کہاں تک تمہارے لئے سود مند ثابت ہوگا۔ تیسرے یہ کہ وہ تمہاری مسلسل امکانی کوششوں سے حاصل بھی ہو سکتا ہے۔ یا نہیں؟ جب ان باتوں سے کافی اطمینان ہو جائے۔ تو مصمم ارادے کے ساتھ اس کے حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دینی چاہیئے ٭

عام طور پر طالب علموں کی ناکامی کے اسباب جہاں تک تلاش کئے گئے ہیں تو ان کی کامیابی میں سدِّ راہ ہونے والے یہی مندرجہ بالا امور تھے جن پر اُنھوں نے کافی غور و خوض نہ کیا تھا۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے۔ کہ جب کوئی کام کسی شخص کی قوت اور لیاقت سے باہر ہے۔ اور وہ اُس کو سرانجام کرنا چاہے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ ناکامی ہے ٭

اکثر طلبا تو اس ضروری بات کو نظر انداز ہی کر جاتے ہیں۔ کہ ان کو کسی خاص فن سے دلچسپی اور لگاؤ ہے۔ اور ایسی صورت میں ناکامی لازمی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ نے ہر انسان کی فطرت میں ایک خاص کام کرنے کی قوت عطا کی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اس قوت سے کوئی دوسرا کام لینا جس کے لئے وہ مخصوص نہیں - قانونِ قدرت کی خلاف ورزی کرنا ہے فرض کیجئے ایک طالب علم جس کی طبیعت فنِ مصوّری کے لئے نہایت موزون ہے - خواہ مخواہ بھی علمِ ریاضی حاصل کرنا چاہتا ہے - تو کس طرح وہ اِس میں کامیاب ہو سکتا ہے - جبکہ وہ قدرتاً اس کے لئے ناموزون ہے - یہ اور بات ہے - کہ بڑی محنت و کوشش کے بعد اس کو کچھ سیکھ سکے - مگر وہ شاید اس سے نسبتاً کم محنت میں ایک باکمال مصوّر بن سکتا تھا غرض اپنی فطرت کے خلاف اور اپنی قوت سے اونچا کام انجام دینے میں نہ صرف ناکامی ہے - بلکہ اپنی عمر کا قیمتی وقت ضائع کرنا بھی ہے ؛

اس میں شک نہیں - کہ انسان میں ہمہ دانی کی ایک ہوس ہوا کرتی ہے - اور اکثر لوگ اس بیجا خواہش کی تکمیل کی کوشش بھی کرتے ہیں - لیکن " طلبُ الکُلِّ فوتُ الکُلِّ " کے مصداق کسی ایک چیز میں بھی پکے نہیں ہوتے - اور ایسے تمام افراد بالکل سطحی لیاقت کے ہوا کرتے ہیں - دانائی کا اقتضا تو یہ ہے - کہ ہر چیز میں ادھورے رہنے کی بجائے کسی ایک چیز میں کمال پیدا کیا جائے - دنیا کے بڑے بڑے لوگوں کے حالاتِ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندگی سے پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ مختلف علوم سے آگاہی رکھتے تھے۔ مگر کمال کسی ایک چیز میں حاصل کیا۔ اور یہی ان کی شہرت اور نیک نامی کا ذریعہ رہا۔ دیکھو۔ غالب۔ سرسیّد۔ حالی۔ شبلی۔ گوکھلے۔ تلک اور رانا ڈے ہمارے ملک کے وہ مشہور لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایک ہی مقصد کے پیچھے عمریں صرف کر کے کمال پیدا کیا۔ اور بقائے دوام کے دربار میں جگہ پائی ÷

احمد عارف حیدرآبادی

الفاظ و معنی

ما بہ الامتیاز ۔ وہ چیز جس سے کسی شے کی دوسری شے سے تمیز ہو سکے ÷

نصب العین ۔ مقصد ۔ جس پر نظر ٹھیرے ÷

نصب ۔ لگانا ۔ **عین** ۔ آنکھ ÷ مراد دلی منشا ۔ منظور خاطر

متلوّن مزاجی ۔ غیر مستقل مزاجی ۔ گھڑی میں ماشہ گھڑی میں تولہ ÷

عزم راسخ ۔ پکا ارادہ ÷

طلب الکل فوت الکل ۔ ہر چیز کو طلب کرنا سب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چیزوں کو کھونا ہے ۔

سوالات

۱ - اقوام - مقاصد - ممالک - امور - اسباب - طلبا - نتائج قوائے - طبائع - افراد - ذرائع - علوم - فنون کے واحد بناؤ ۔

۲ - متمدن - مایہ الامتیاز - نصب العین - کفِ افسوس ملنا متلوّن مزاجی - تباہی کی نذر ہوجانا - غیر متزلزل - ان کے معنے بتاؤ - اور اپنے فقروں میں استعمال کرو ۔

۳ - ہوش - فکر - غور - مذکر ہیں یا مؤنث ؟

۴ - مصنّف - سوداگر - مقرّر - مطلوب - متلوّن - مختلف - مسلسل مصمّم - سودمند - آیندہ قواعد میں کیا ہیں ؟

۵ - مقصدِ زندگی مقرر کرنے سے پہلے کن تین باتوں پر غور کرنا ضروری ہے ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ڈاک اور تار

ہم جو آجکل دو پیسہ کا کارڈ جہاں چاہیں۔ہندوستان کے ہر حصّہ میں بھیج کر اپنی خیر و عافیت لکھ سکتے ہیں۔اور خویش و اقارب۔عزیزوں اور دوستوں کا حال احوال معلوم کر لیتے ہیں۔۔اور ایک دو آنے کے خط پر دنیا کے جس حصّہ میں چاہیں۔خط و کتابت کر سکتے ہیں۔اُس زمانہ کی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔جب ڈاک کا کوئی انتظام نہ تھا۔ صرف سرکاری ڈاک سانڈنی سوار لے جایا کرتے تھے۔یا کبوتروں کے پروں سے خط باندھے جاتے تھے۔کبوتر مکتوب لے کر جاتے اور مہینوں بعد واپس آتے تھے۔مہاراجوں اور بڑے بڑے اُمرا نے تو اپنے لئے خاص بندوبست کر رکھا تھا۔ لیکن غریبوں کا خدا ہی حافظ تھا +

معمولی آدمی جو پردیس میں ملازم ہوتے۔وہ گھر والوں کے حال سے بے خبر اور گھر والے اُن کے حالات سے لاعلم رہا کرتے تھے۔روپیہ پیسہ یا کوئی قیمتی سامان یا اسباب ڈاکوؤں اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قزاقوں کے خوف سے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا قریب قریب ناممکن تھا +

ہندوستان سے باہر تو صرف والیانِ ملک ہی سفیروں کے ذریعہ خط و کتابت کرتے تھے - اور سفیر کی حفاظت کے لئے لشکر ساتھ بھیجنا پڑتا تھا - اب وہ بات جو برسوں اور مہینوں میں بہ ہزار خرابی بصرہ نصیب ہوتی تھی - نہایت آسانی سے گھنٹوں اور دنوں میں حاصل ہو جاتی ہے +

ڈاک کے ذریعہ اب نہ صرف خط بلکہ منی آرڈر اور خاص وزن تک پارسل بھی ایک مقام سے دوسرے مقام پر جا سکتے ہیں - جو روپیہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کیا جاتا ہے - اس کی فیس دس روپیہ کے لئے دو آنے اور سو روپے کے لئے ایک روپیہ ہے - اگر روپیہ نہ پہنچے تو ڈاک خانہ ذمہ دار ہے - اسی طرح ڈاک کے ذریعہ مختلف ممالک کی اشیا گھر بیٹھے منگا سکتے ہیں - پارسل کا اگر بیمہ کرا لیا جائے - تو کھو جانے کی صورت میں اُس کی مالیت ادا کرنے کی ذمہ داری سرکار پر عاید ہو جاتی ہے - یعنی اگر کسی طرح بیمہ شدہ پارسل ضائع یا گم ہو جائے - تو ڈاک خانہ کو پوری قیمت ادا کرنی پڑتی ہے +

ڈاک خانہ میں سیونگ بنک کا بھی کام ہوتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غریب آدمی تھوڑا تھوڑا روپیہ پس انداز کر کے جمع کر سکتے ہیں۔ اور کچھ دنوں میں ایک معقول رقم جمع کر کے ضرورت کے وقت اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں چار آنے کی رقم تک جمع ہو سکتی ہے۔ جس پر سرکار سود بھی دیتی ہے۔ موجودہ ڈاک کے انتظام سے ہندوستان کا خط پندرہ دن میں انگلستان اور بیس دن میں امریکہ اور جاپان پہنچ سکتا ہے ٭

محکمۂ ڈاک کے علاوہ موجودہ حیرت انگیز ترقی کے زمانہ میں تار برقی کا محکمہ بھی قائم ہے۔ اس کے ذریعہ ضروری خبر ایک جگہ سے دوسری جگہ بجلی کے ذریعہ سے جاتی ہے۔ اور ہزاروں میل کا فاصلہ ایک یا دو منٹ میں طے ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کے پیغام اور خبریں اور دنیا کی منڈیوں کے نرخناموں کی اطلاع چشم زدن میں ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچ جاتی ہے۔ تار کے سلسلہ میں روز بروز توسیع ہو رہی ہے۔ اس وقت یہ سلسلہ ۴۴۱۷۷۸ میلوں سے بھی زیادہ رقبہ میں پھیلا ہوا ہے۔ اور تار کی فیس اس قدر کم ہے۔ کہ غریب بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ معمولی تار کی فیس بارہ آنے ہے۔ اور ضروری پیغام تار ڈیڑھ روپیہ میں جا سکتا ہے ٭

ریل گاڑیوں کی آمد و رفت میں بھی تار برقی نہایت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کار آمد ہے - اگر یہ نہ ہو - تو روزمرّہ ریلوں کے تصادم سے سینکڑوں جانیں ضائع ہؤا کریں +

تار برقی انسانی عقل کو متحیّر کرتے ہیں کچھ کم نہ تھی - لیکن لاسلکی یعنی بے تار خبر رسانی نے تو حد ہی کر دی ہے - اس میں نہ تار کی ضرورت ہے - اور نہ کھمبوں کے طویل سلسلہ کی - صرف چند نہایت بلند کھمبے ایک مقام پر نصب کر دئے جاتے ہیں - اور بجلی کی بدولت ہزاروں میل کے فاصلے پر ہوا کی وساطت سے باتیں ہو سکتی ہیں - یہ طریقہ زیادہ تر سمندروں میں استعمال ہوتا ہے - لیکن کلکتہ - بمبئی دہلی - کراچی - الہ آباد - پشاور - لاہور اور دیگر مقامات میں بھی اس کے سٹیشن قائم ہو چکے ہیں +

خبر رسانی کے وسائل پہلے ڈاک تک ہی محدود تھے - پھر تار برقی اور ٹیلیفون نے اپنا سکہ جمایا پھر لاسلکی کا دور آیا - آخرکار ہوائی جہازوں نے ڈاک کا انتظام سنبھالنا شروع کیا - اب بڑے بڑے دفتروں - تجارتی کوٹھیوں اور پولیس کے محکموں - شہروں اور امرا کے گھروں میں ٹیلیفون موجود ہے جس کے ذریعے میلوں کے فاصلہ پر بسہولت بات چیت ہو سکتی ہے - ٹیلیفون کی بدولت جاہل آدمی بھی فاصلۂ دراز سے گفتگو کر سکتا ہے - اور یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درمیانی فاصلہ معدوم ہو جاتا ہے ۔

ہوائی جہاز اب معمولی بات ہیں - ہر روز ہم انہیں فضائے آسمان پر چکر لگاتے دیکھتے ہیں - ان کے ذریعہ بمبئی سے کراچی تک - اور کلکتہ سے بمبئی تک ڈاک کا سلسلہ قریب قریب جاری ہو چکا ہے - اور ہندوستان کے دوسرے بڑے بڑے شہروں کو اس سلسلہ میں ملحق کرنے کا انتظام ہو رہا ہے - ممکن ہے - کہ ایک دن ہوائی جہاز ریل اور موٹروں کا بازار سرد کر دیں ۔

تار برقی کے متعلق یاد رکھنا چاہئے - کہ یہ تمام بجلی کا کرشمہ ہے - زمانۂ جاہلیت میں اس بجلی کو قہر خدا - آفتِ سماوی - آسمان کا توپ خانہ کہا کرتے تھے - اب اس کے ذریعہ خبریں آتی ہیں - تصادم رکتے ہیں - ہمارے گھروں میں رات کے وقت سورج کی سی روشنی ہوتی ہے - پنکھے اس کی بدولت چل کر گرمی کی تکلیف محسوس نہیں ہونے دیتے - ٹرامویے جاری ہیں - پہاڑ کاٹے جاتے ہیں - کارخانے چلتے ہیں کتابیں اور اخبار چھپتے ہیں - آٹا پستا ہے - وغیرہ - وغیرہ ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

مکتوب - نامہ - خط +

بہزار خرابی بصرہ - نہایت خرابی اور تباہی کے ساتھ +

بازار سرد کرنا - بیقدری کر دینا - اہمیت گھٹا دینا +

سوالات

۱ - پہلے زمانے میں ڈاک کا کیا انتظام تھا - اور لوگوں کو کن مصیبتوں سے دو چار ہونا پڑتا تھا ؟

۲ - سیونگ بنک کسے کہتے ہیں - اس کے فوائد کیا ہیں؟

۳ - تار برقی پر ایک مختصر جواب مضمون لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُمّید

امّید کیا پیارا لفظ ہے۔ کیسا پُر تاثیر نسخہ ہے رنج ہو یا حرمان۔ مصیبت ہو یا ناکامیابی۔ درد ہو یا الم۔ اندوہ ہو یا غم۔ سب پر غالب ہے۔ روزِ بد میں اس کی رفاقت موسمِ سرما میں آفتاب کی تمازت کے مانند ہے۔ شبِ غم میں اس کی غمگساری ریگستان میں دریا کی روانی ہے۔ اس نے کہیں جادو کے کرشمے دکھلائے۔ کہیں دعا کے معجزے نمایاں کئے۔ کبھی مشکل سے مشکل مہم سر کی۔ کہیں اہم سے اہم معمّہ حل کیا۔ یہی ہے۔ جس نے باوجود متواتر ناکامیابیوں کے پلینی کو جادۂ استقلال پر ثابت قدم رکھا۔ اور آخر گوہرِ مطلوب سے مالا مال کیا۔ یہی وہ جھلک ہے۔ جس نے کلیم کو طور کی طرف ہدایت کی۔ اور آتش کے عوض جلوۂ خدا اور نورِ پیغمبری سے بہرہ ور کیا۔ یہی وہ ستارہ ہے۔ جو سمندروں میں کولمبس کا راہنما رہا۔

یہ تو زمانۂ سلف کی سنی سنائی باتیں ہیں۔ ہر صبح و مسا امید کی بڑی بڑی خوبیاں آپ بچشم خود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دیکھتے ہونگے - بیمار صاحبِ فراش ہے - دم لبوں پر ہے - ہچکیاں بندھی ہوئی ہیں - ملک الموت کی آمد صاف نظر آ رہی ہے - مگر امیدِ زندگی ہنوز منقطع نہیں - دواؤں دی جاتی ہیں - تدبیروں پر تدبیریں کی جاتی ہیں - کہ شاید سنبھل جائے - چارہ کارگر ہو +

بھٹکا ہؤا مسافر جنگل اور کوہستان میں ادھر اُدھر ٹھوکریں کھاتا پھرتا ہے - تلوے زخموں سے چھلنی بن گئے ہیں - چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہیں - حواس باختہ ہے - پاؤں چلنے سے عاری ہو چکے ہیں - مگر ہمت نہیں ہارتا - افتاں و خیزاں چلا ہی جاتا ہے - نہ راہ ملتی ہے - نہ منزلِ مقصود کا پتہ چلتا ہے - نہ کوئی راہنما ہے - مگر اس کے پاؤں آگے ہی پڑتے ہیں - لوٹنے کا نام تک نہیں لیتے - کیونکہ امید ہے کہ خدا مدد کرے اور محنت سپھل ہو +

غرضیکہ ہمارا کوئی کام ایسا نہیں - جس میں امید کا سہارا نہ ہو - سچ تو یہ ہے - کہ دنیا امید پر قائم ہے - یہ نہ ہو تو انسان کے کُل کار و بار رُک جائیں - زندگی محال ہو جائے - ایسے ایسے جانگداز سانح پیش آتے ہیں - اور ایسی ایسی رُوح فرسا تکالیف و مصائب کا سامنا ہؤا کرتا ہے - کہ انسان ضعیف البنیان کے تاب و تواں سے اُن کی برداشت دشوار ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر بُرے وقتوں میں امید کی دلاویز صورت اس کی تشفی و تسلّی کو سامنے آ کر نہ کھڑی ہو یا اُسے یہ بھروسہ نہ ہو - کہ آج نوحۂ ماتم ہے - تو کل نغمہ شادی بھی ضرور ہے - تو مایوسی سے دم نکل جائے - بیشک قسامِ ازل نے انسان کے حصّہ میں جہاں طرح طرح کے صدمے لکھے وہاں ایک امید بھی لطفِ خسروانہ سے عطا فرمائی - تاکہ یہ ہر حال میں اپنی قسمت پر قانع رہے - اور زندگی کا لطف اُٹھا سکے +

غور سے دیکھا جائے - تو ہماری کُل ترقیاں اور کامیابیاں امید ہی پر مبنی ہیں - امید ایسی ضرورت ہے - جس کے بغیر ہم کسی کام کے بھی انجام دینے کی کوشش نہیں کر سکتے - طلبا مدرسوں میں جانا چھوڑ دیں - کسان جوتنے بونے سے سروکار نہ رکھے - تجّار خرید و فروخت سے منہ موڑ لیں - کیونکہ ہر شخص جو کچھ کرتا ہے - اپنے آیندہ فائدہ کے خیال سے کرتا ہے - اگر یہ معلوم ہو جائے کہ مقصد کسی طرح حاصل نہ ہوگا - تو یقین ہے کہ وہ اُسی دم کل سعی و کوشش یک قلم ترک کر دے - اس لئے - کہ حالتِ نا امیدی میں جدّ و جہد کرنا ہی محال ہے - ممکن نہیں - کہ امید نہ ہو اور کوشش کی جائے - اکبر - نپولین - اور کرامول

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن کی شہرت اب تک دُنیا میں موجود ہے - جن کے ڈنکے چار دانگِ عالم میں بج چکے ہیں - ہرگز اپنے آپ کو بلند ترین مراتب پر پہنچانے کی کوشش نہ کرتے - اگر اُنہیں امید نہ ہوتی - کہ اُن کی جانفشانی رائگاں نہیں جائیگی - یہ لوگ اگرچہ ابتدا میں عام آدمیوں سے بڑھ کر نہ تھے - مگر حوصلہ بلند رکھتے تھے - جس کا یہ نتیجہ ہُوا - کہ آج تک ان کا نام روشن ہے +

امید جس قدر بالا ہوگی - انسان اسی قدر حصولِ مطلب کے لئے جدّ و جہد کریگا - اور اتنا ہی عالی مرتبہ و بلند پایہ ہوگا - مگر بلند حوصلگی کے بھی دو درجے ہیں - اوّل وہ جس کا پورا ہونا ممکنات سے ہے - دوم وہ جس کو خیال فاسد کہتے ہیں - قسمِ اوّل میں بہت کچھ ہو سکتا ہے - قسم ثانی سے جز رنج و افسوس کچھ نہیں ملیگا - افضل تر وہ فرقہ ہے جس کی امیدیں اُس کی حیثیت اور امکان کے دائرہ سے باہر نہیں - ایسے لوگوں کی زندگی خوشی اور کامیابی کے ساتھ گذرتی ہے - اور اُنہیں کے سر بڑائی اور عظمت کا سہرا چڑھتا ہے - اور بدتر وہ گروہ ہے - جو جھونپڑوں میں رہ کر محل کا خواب دیکھتا ہے - یا اُن تخیلات و خواہشات کا عادی ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جن کا پورا کرنا اُس کی لیاقت سے ایسا ہی بعید ہے جیسا کسی ادنےٰ طائر کا سیمرغ سے نبرد آزمائی کا دعوےٰ کرنا داخلِ حماقت ہے۔ پہلے تو منزلِ مقصود کا راستہ ملنا ہی مشکل ہے۔ اور راستہ مل جانے پر وہاں تک پہنچ جانا دشوار ہے۔ کیونکہ اس قدر دشوار گذار اور پُر پیچ ہے۔ کہ تھوڑی دور چل کر ہی کم حوصلہ آدمی کا جی چھوٹ جائیگا ٭

جس طرح بیجا امیدوں کے نتائج خراب ہوتے ہیں ویسے ہی مایوسی کا انجام بھی بُرا ہوتا ہے۔ مرد کو نامرد۔ محنتی کو اپاہج بنا دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ جس نے نا امیدی کو راہ دیا۔ یقیناً ادنےٰ سے ادنےٰ کام کرنا اس کے لئے پہاڑ ہو گیا۔ سب سے بہتر اعتدال ہے۔ نہ امید کی افراط اچھی ہے نہ تفریط۔ ان دونوں کے بین بین ایک راستہ نکلتا ہے۔ اور وہی صراطِ مستقیم ہے ٭

محمد شہاب الدین خان (بھاگلپور)

الفاظ و معنی

صبح و مسا۔ صبح و شام ٭

انسان ضعیف البنیان۔ کمزور وجود یا بنیاد کا انسان ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صاحبِ فرّاش - وہ بیمار جو بستر سے اُٹھ نہ سکے +

قسّامِ ازل - روز اوّل میں قسمت یا تقسیم کرنے والا۔ مراد خدائے لایزال +

افراط و تفریط - کمی بیشی غیر معتدل حالت +

سوالات

۱ - پلینی - حضرت موسےٰ - کولمبس اور بیمار اور مسافر کی مثالیں لے کر اُمید کی خوبیاں بیان کرو +

۲ - جادۂ استقلال - صاحبِ فراش - بسترِ غم - نظرِ غور - حصولِ مطلب - داخلِ حماقت - منزلِ مقصود - یہ کیسے مرکب ہیں ؟

۳ - مدارس - مکاتب - طلبا - اموال - تجار - مراتب - تخیلات ممکنات - نتائج کے واحد لکھو +

۴ - "امید جس قدر بالا ہوگی - انسان اسی قدر حصولِ مطلب کے لئے جد و جہد کریگا" پر ایک پیراگراف لکھو +

۵ - امید پر ایک مختصر جواب مضمون اپنی زبان میں لکھو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عادات

عادات خصوصاً بری قسم کی آسانی سے پیدا ہوجاتی ہیں۔ جو چیز آج معمولی نظر آتی ہے۔ رفتہ رفتہ قوت پکڑ جاتی ہے۔ اور پھر تم پر آہنی زنجیر کی طاقت سے قابو پاتی ہے۔ یہ زنجیر تمہیں یاد ہوگا۔ ایک وقت ایک ایک تار لپیٹنے اور ملانے سے بنتی ہے۔ مگر بڑے سے بڑا جہاز اس کی طاقت کا لوہا مانتا ہے۔ اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے +

ہر ایک طالبعلم میں کسی نہ کسی قسم کی عادات تو ضرور پیدا ہونگی۔ اس کا ایک خاص میلانِ طبع ہوگا۔ جس میں وہ اپنے اوقات بسر کرتا ہے جس میں اس کے اشغال۔ خیالات اور جذبات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ نیک ہوں یا بد یہ جذبات بہت جلد انسان کا ایک جزو بلکہ طبیعتِ ثانی ہو جاتے ہیں کون نہیں جانتا۔ کہ وہ بوڑھا جو اپنے پرانے گھر میں چولھے کے ایک خاص کونہ میں ساٹھ سال تک برابر چلا آیا ہے۔ اگر اس کو وہاں سے ہٹایا جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اس کی زندگی تلخ ہو جائیگی +

کس نے بسٹیل کے بوڑھے قیدی کی رہائی کا حال نہیں پڑھا - جو منت و زاری کرنے لگا - کہ برائے خدا مجھ کو میری اندھیری کوٹھری میں پہنچایا جائے - کیونکہ میری جو عادات قید خانے میں بن چکی ہیں - وہ اب اس درجہ راسخ ہوگئی ہیں - کہ اُن پر غالب آنے کی کوشش تو اپنی رہی سہی زندگی بھی کھو بیٹھونگا - چالیس سال کی عمر کا شاید ہی کوئی ایسا آدمی ملیگا - جس میں چند ایک ایسی عادات نہ پائی جاتی ہوں - جن پر وہ اظہارِ افسوس نہ کرتا ہو - اور جو اس کی زندگی کے زیادہ کارآمد ہونے میں بہت کچھ سدِّ راہ نہ ہو رہی ہوں - مگر یہ عادات اُس کے رگ و ریشہ میں ایسی سرایت کر گئی ہیں - کہ وہ اُن کے بدلنے سے عاجز ہے - آپ بھی عادات کے لباس سے جلدی ملبس ہونگے - مگر میری یہ آرزو ہے - کہ آپ نیک عادات کے زیور سے آراستہ ہوں - جو ہر گھڑی اور ہر روز آپ کی خوشی کو دوبالا کرے - اور آپ کو زیادہ مفید اور کار آمد بنائے - اگر آدمی سے کہا جائے - کہ کلہاڑی جو اب وہ پسند کرتا ہے - اسے عمر بھر استعمال کرنی ہوگی - تو وہ مناسب قد و قامت اور عمدہ قسم کی کلہاڑی پسند کرنے میں اپنی طرف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھیگا۔ یا اگر کسی آدمی کو بتلایا جائے کہ تمام عمر اُسے کپڑوں کے ایک ہی جوڑے پر گذارہ کرنا ہوگا۔ تو پسند کرتے وقت وہ کپڑے کی پائیداری اور صنعت کا خاص لحاظ رکھیگا۔ مگر اُن سب کے مقابلے میں ایسی عادات کی پسندیدگی کا سوال جس میں رُوح کو رہنا اور کام کرنا ہے۔ کہیں بڑھ کر اہم اور ضروری مسئلہ ہے۔ جیسا کہ جسم کو تنگ جامہ پہنا کر یہ توقع رکھنا بےسود ہے۔ کہ وہ اپنے مختلف فرائض چستی و چالاکی اور آرام سے بجا لائیگا۔ ویسے ہی رُوح کو دُوسرے اشخاص کا جامہ پہنا کر یہ امید رکھنا کہ وہ بڑا کام کر دکھائے۔ محال اور بعید از قیاس ہے +

(مترجمہ) فتح الدین

الفاظ و معنی

طاقت کا لوہا ماننا ۔ طاقت کا قائل ہونا یا اُسے تسلیم کر لینا +

سرِ تسلیم خم کرنا ۔ مان جانا۔ قایل ہو جانا +

راسخ ۔ پختہ۔ پکی +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سدّ راہ ۔ مانع ۔ مزاحم ۔

دقیقہ اُٹھا نہ رکھنا ۔ کوئی کسر نہ چھوڑنا ۔ دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا ۔

عادات کے لباس میں ملبّس ہونگے ۔ عادات کا جامہ پہنینگے ۔ عادات پیدا کرینگے ۔

سوالات

۱ ۔ سر تسلیم خم کرنا ۔ طاقت کا لوہا ماننا ۔ دقیقہ اٹھا رکھنا کے معنے بتاؤ اور فقروں میں استعمال کرو ۔

۲ ۔ عادات کس طرح بنتی ہیں ؟

۳ ۔ تمہیں کس قسم کی عادات بنانی چاہئیں ؟

۴ ۔ بیٹائل کے قیدی کی مثال سے کیا ظاہر ہوتا ہے ؟

۵ ۔ عادات پر ایک مختصر مضمون لکھو ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندہ دِلی

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

دل ایک بحرِ ناپیدا کنار اور جذباتِ انسانی اس کی موجیں ہیں۔ اگر کبھی سکون ہوتا ہے تو اس بلا کا۔ کہ قبر کی خاموشی کو مات کرتا ہے۔ اور اگر ہیجان ہوتا ہے۔ تو اس غضب کا کہ کان پڑی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اور موجیں پہاڑوں کی طرح اُٹھتی اور بادلوں کی طرح گرجتی ہیں۔ اگرچہ دل کی دنیا الگ ہے۔ لیکن حادثاتِ بیرونی اس کے حق میں وہ ہی کام کرتے ہیں۔ جو ہوائیں سمندر کے متعلق۔ اگر ہوا موافق ہے۔ تو لطف آتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ ناموافق ہوئی۔ تو کہیں سر چکراتا ہے کہیں غش پر غش آتا ہے۔ اور کہیں بالکل ہی جان سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ مگر اسی کے ساتھ دل میں اور ایک کمال بھی ہے۔ جو سمندر میں نہیں ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ فطرت نے اس میں ایک ایسی قوتِ جاذبہ بھی ودیعت کی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ وہ چاہے سکون کو تلاطم سے بدل دے اور چاہے سکون کی بجائے حشر برپا کر دے۔ ملٹن نے کیا خوب کہا ہے۔ کہ "انسان کا دل وہ بلا ہے۔ کہ چاہے جہنم کو بہشت بنا دے اور چاہے بہشت کو جہنم"۔ لیکن یہ قوت اُنہیں لوگوں کو حاصل ہوتی ہے۔ جو حادثاتِ زمانہ سے پس پا نہ ہو کر اپنی ہمتوں کو بلند رکھتے ہیں۔ زندہ دل ہوتے ہیں۔ بہ خلاف اس کے جو قومیں حوادثِ زمانہ سے مغلوب ہو کر پستی میں جا پڑتی ہیں۔ اُن کے تمام قوئے مضمحل ہو جاتے ہیں۔ اور دل میں کسی قسم کی اُمنگ باقی نہیں رہتی اور اسی کو زندہ درگور کہتے ہیں۔ پس مندرجہ عنوان شعر میں شاعر نے جو زندگی کو زندہ دلی سے تعبیر کیا ہے۔ یہ نہایت ہی صحیح ہے۔ کیونکہ جو زندگی حوصلہ مندی اولوالعزمی کی امنگ سے خالی ہو۔ وہ در اصل زندگی نہیں ہے۔ دُور کاہے کو جائیں۔ اگر ہم خود اپنی موجودہ حالت کا مقابلہ دوسری قوموں اور نیز اپنی پچھلی حالت سے کرتے ہیں۔ تو زمین آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو وہ زمانہ تھا کہ ہر شخص کے دل میں عجیب طرح کی امنگیں موجزن تھیں۔ اگر سوداگر ہے۔ تو دور دراز ملکوں سے نئے نئے مال کے لانے کی فکر ہے۔ اگر صنّاع ہے۔ تو نئے نئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نمونے ایجاد کر کے کمال پیدا کرنے کا شوق ہے۔ اگر
ملازم ہے۔ تو چوبداری کے سوٹے میں عصائے شاہی
کی تصویر نظر آ رہی ہے۔ جدھر دیکھو عجب چہل پہل
ہے۔ کہیں ناچ رنگ ہے۔ اور کہیں غزلخوانی۔
کہیں کشتی گیری کی تعلیم ہو رہی ہے۔ تو کہیں
نیزہ بازی۔ ہر جگہ احباب کے جلسے ہیں۔ اور
بے تکلفانہ صحبت۔ غرض کہ ہر روز روز عید اور
شب شب برات تھی۔ یا اب یہ حال ہے کہ
پریشاں حالی سے نہ دنیا کا رکھا نہ دین کا۔ حواس
اس قدر منتشر ہیں۔ کہ کہیں جمائے سے نہیں جمتے
ہاتھ پاؤں گرے سے جاتے ہیں۔ دل میں کسی قسم
کا جوش باقی نہیں رہا۔ ہر طرف مایوسی ہی مایوسی
نظر آتی ہے۔ اور اعلےٰ جذبات کی جگہ جو اولوالعزمی
کے رفیق طریق ہیں۔ ادنےٰ جذبات جو مایوسی کے
قدم بقدم ہیں۔ ہمارے ہر فعل سے اعلےٰ اخلاق
کی بجائے ریاکاری۔ داد و دہش کی بجائے دنایت
محبت کی بجائے رشک و حسد۔ تحسین و آفرین کی
بجائے مذمت ٹپکتی ہے۔ زمانۂ سابق میں جو چیزیں
ہماری زندہ دلی کی دلیل تھیں وہی اب رسوم کی
زنجیریں بن کر ہمارے پائے عزیمت کو روک رہی
ہیں۔ جلسہ ہائے احباب اب بھی ہوتے ہیں۔ مگر نہ وہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے تکلفی ہے۔ اور نہ خلوص اور نہ علمی تذکرے۔ دل میں رشک و حسد کی آگ جو بھڑک رہی ہے۔ وہ غیبت اور بدگوئی کی شکل میں نمودار ہوتی ہے۔ بڑے بڑے کاموں کے منصوبے صبح سے شام تک باندھتے رہتے ہیں۔ مگر ارادے اور فعل کا فاصلہ اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ ہمارے طے کئے سے طے نہیں ہو سکتا۔ سوداگر ہیں۔ تو پست ہمت۔ صناع ہیں تو کاہل۔ اور ملازم ہیں تو حوصلہ مندی سے دور کہ ہماری بزم خوشی میں مجلس غم کا سماں نظر آتا ہے۔ کام تو اب بھی کرتے ہیں۔ مگر کس بیدلی سے! داغ نے سچ کہا ہے ؎

پریشانی میں کوئی کام جی سے ہو نہیں سکتا

غرضیکہ ہمارے قوائے جسمانی کی طرح قوائے دماغی پر بھی ایک مردنی چھا گئی ہے۔ اور گو رفتار زمانہ سے مجبور ہو کر اہلِ مغرب کی تقلید پر آمادہ ہو گئے ہیں۔ مگر پستی اور اضمحلال کسی کام کو انتہا تک پہنچانے نہیں دیتا۔ بنیاد سب کاموں کی تو ڈالتے ہیں۔ مگر پورا کوئی نہیں ہوتا۔ ہر جگہ انجمنیں اور کلب قائم ہوتے ہیں۔ مگر ان کی تعمیر ہی میں ایک خرابی کی صورت مضمر رہتی ہے۔ کہ کبھی اپنی غرض میں کامیاب نہیں ہوتے۔ مردہ دلی نے ہماری زندگی کو موت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا نمونہ بنا دیا ہے - اور سچ تو یہ ہے - کہ جب زندہ دلی ہی نہ رہی ہو تو زندگی سے کیا فائدہ ؛

الفاظ و معنی

ہیجان - جوش - اُبال ؛

تلاطم - موج - لہر - جوش - ولولہ ؛

روز روزِ عید اور شب شبِ برات ہونا - دن رات عیش و طرب میں گذر جانا ؛

قوتِ جاذبہ - جذب یا ضبط کرنے کی قوت ؛

دنایت - کمینہ پن - خست - بخیلی - کنجوسی ؛

پائے عزیمت - اولوالعزمی کا پاؤں - عزم ؛

سوالات

۱ - دل پر حادثاتِ زندگی کا کیا اثر ہوتا ہے ؟

۲ - دل اور سمندر میں کونسی باتیں مشترک ہیں ؟

۳ - قعرِ پستی - شجرِ حیات - رفیقِ طریق - زمانۂ سابق - پائے عزیمت بزمِ خوشی - استقلالِ عزم - دامنِ حکومت کس قسم کے مرکب ہیں ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زندہ دلی نمبر ۲

اب ذرا زندہ قوموں کو دیکھو۔ کہ ان کے ہر قول ہر فعل یہاں تک کہ کھیل کود میں بھی زندہ دلی جلوہ دکھا رہی ہے۔ جس کام کو ہاتھ میں لیتے ہیں اُس کو انتہا پر پہنچا کر چھوڑتے ہیں۔ دلی جوش اور استقلالِ عزم چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دنیا کی نسبت سمجھتے ہیں کہ کچھ کرنے اور دکھانے کی جگہ ہے۔ اُمنگیں ہیں کہ سمندر کی موجوں کی طرح دل میں اُٹھ رہی ہیں۔ اور لغو سے لغو کام کو بھی ایسی یکدلی سے کرتے ہیں۔ کہ دیکھنے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ اور اس ذریعہ سے دُنیا کی تمام ضرورتوں پر حاوی ہو گئے ہیں۔ تجارت کو دیکھو۔ سطح ارض کا چھوٹے سے چھوٹا کونہ بھی ایسا باقی نہیں۔ جہاں ان کی ہنرمندی کے آثار موجود نہ ہوں۔ دامنِ حکومت ہے کہ بلا کوشش بڑھتا ہوا چلا جاتا ہے۔ ہر شخص کے ارادے اس قدر اونچے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو خلیفۃ اللہ فی الارض سمجھتا ہے۔ اور اس کے ذہن میں جما ہوا ہے کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نظامِ عالم کی اصلاح اس کا اور اس کی قوم کا حصّہ
ہے۔ اب اگر ان کی معاشرت کو دیکھو تو عجیب
تماشا نظر آتا ہے۔ دن بھر تو ہر شخص اپنے اپنے
کام کی دھن میں رہتا ہے۔ مگر شام سے تمام شہر
ایک عظیم الشان تماشا گاہ بن جاتا ہے۔ جدھر نظر اٹھا
کر دیکھو۔ کلب اور تماشا گاہیں روشنی سے ایسی جگمگا
رہی ہیں کہ نظر کام نہیں کرتی۔ کہیں نغمہ و سرود ہے
کہیں سرکس کے ذریعے فنونِ سپہ گری کی ترقی ہے۔ کہیں
بازیگری کے طلسم ہیں۔ کہیں علمی تذکرے ہیں۔ اور
کہیں احباب کے جلسے اور مختلف قسم کے دلچسپ
مشغلے۔ غرضکہ دن میں جس طرح ہر شخص کی زندگی کا
مقصد دولت کمانا تھا۔ اسی طرح رات کے وقت عیش
اڑانا ہے۔ حقیقت میں انہیں کی زندگی زندگی ہے۔
اور اُنہیں کا عیش عیش ہے۔ اہل یورپ کو تو جانے
دو۔ جاپانیوں ہی کو دیکھو۔ جو باعتبارِ مرز و بوم ہم سے
قریب ہیں ؛

ہماری مردہ دلی دیکھو کہ تقریباً ڈیڑھ صدی سے
مغربی تہذیب سے ٹکر کھا رہے ہیں۔ مگر سوائے
ظاہری رنگ و روغن کے کسی قسم کی حقیقی ترقی نہیں
ہوئی۔ ادھر جاپانیوں کی زندہ دلی دیکھو۔ کہ چالیس سال
کے قلیل زمانے میں وہ ہر اعتبار سے اہل یورپ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے تد مقابل بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھ کر اور اقوام ایشیا
کے سرتاج بن گئے ہیں۔ ان کے مُدبّروں کو دیکھو کہ
پرنس بسمارک کو مات کرتے ہیں۔ اُن کے جنرلوں کو
دیکھو کہ اُن کے کارنامے نپولین کی یاد کو تازہ کرتے
ہیں۔ ان کے امیرالبحروں کی کارگذاریاں خیرالدّین پاشا
اور نیلسن کے کارناموں کو فراموشی کے حوالہ کر رہی
ہیں۔ تعلیم و تعلّم کی یہ کیفیت ہے کہ جہالت سے
بدتر کوئی عیب نہیں سمجھتے۔ اس ملک کے ۸۵ فی
صدی باشندے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ ان کے صنّاعوں
کی ہمتیں یہاں تک بڑھی ہوئی ہیں کہ اپنے ملک
کو چھوڑ کر تمام دنیا کی ضرورتوں پر حاوی ہونا چاہتے
ہیں۔ دنیا میں کوئی ایسی بندرگاہ نہیں ہے۔ جہاں
اُن کے جہازوں کا گذر نہ ہو۔ ذاتی نیک نامی کا
کسی کو خیال نہیں۔ مگر قومی عزت پر ہر شخص جان
دیتا ہے۔ یہ زندہ دلی ہی کا جادہ ہے۔ کہ گل داودی
کا ہر شخص دلدادہ ہے۔ اور پھول کھلنے کے موسم میں
کوئی کمبخت ایسا نہ ہوگا کہ اُس کے حسنِ دل افروز
سے نظارہ کو سیراب اور بُوئے خوش سے دماغ کو
معطّر نہ کرتا ہو۔ جاپان میں لوگ ننھے ننھے نازک
پھولوں کے اس قدر دلدادہ ہیں کہ موسم بہار میں
جنگلوں میں پھولوں سے زیادہ انسانوں کی کثرت ہوتی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہے۔ جو بادۂ عشرت کے بجائے اُن کی مست بو سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ نو روز کو ہر شخص اپنے گھر کو کاغذ کی لالٹینوں۔ مختلف الالوان جھنڈوں اور بو قلموں پتوں سے ایسی خوبصورتی سے سجاتا ہے کہ شہر اور قصبے دلہن معلوم ہونے لگتے ہیں۔ یہ زندہ دلی ہی کا کرشمہ ہے کہ دیکھتے دیکھتے جاپانیوں نے ان تمام علوم و فنون میں جن پر زمانۂ موجودہ کی ترقی کا دار و مدار ہے۔ وہ کمال حاصل کر لیا۔ جو یورپ کو صدیوں کی کوشش میں نصیب ہوا تھا۔ اور جنگِ روس۔ میں ثابت کر دیا ہے۔ کہ کوئی قوم فنونِ جنگ۔ شجاعت۔ دلاوری۔ حبّ وطن۔ ایثارِ نفس اور قومی خیر خواہی میں اُن پر سبقت نہیں لے جاسکتی۔ اگرچہ مغربی خیالات کی اشاعت کی بدولت مدّت سے اس امر کے آثار پائے جا رہے ہیں کہ ہمارا ملک بھی صدیوں کی نیند سے بیدار ہو کر کروٹ بدلنے کو ہے۔ مگر مایوسی اُٹھنے نہیں دیتی۔ لیکن اب خوش قسمتی سے دم عیسےٰ بھی مدد کے لئے موجود ہو گیا ہے۔ اور جاپان کی ترقی ایسی آواز ہے جس کا نہ سننا ممکن نہیں ہے۔ پس اے ہموطنو! اُٹھو اور ایک زندہ قوم بن کر دنیا کی نعمتوں میں اپنا حصہ لو ٭ (مولوی عبدالعزیز مرزا بی۔ اے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

خلیفۃ اللہ فی الارض - دنیا میں خدا کا نائب +
مرز و بوم - زمین - دھرتی +
مختلف الالوان - مختلف رنگوں کی +

سوالات

۱ - صنّاع - موجزن - تماشا گاہ - سرتاج قواعد میں کیا ہیں ؟
۲ - جاپانیوں کی ترقی کے وجوہ بیان کرو +
۳ - "اے ہموطنو ! اٹھو اور دنیا کی نعمتوں میں حصّہ لو" کی تحلیل صرفی کرو +

پیراک

مولانا آزاد صاحب مرزا کے ساتھ لبِ تالاب کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے - تالاب کا پانی وہ صاف سیڑھیاں وہ سڈول اور شفاف کہ بے اختیار نہانے کو جی چاہے طبیعت لہرائے - کہ دھم سے غوطہ لگائیے - درختوں

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کے سایہ میں کھڑے ہوئے میاں آزاد پیراکوں کے
کرتب دیکھ رہے تھے - ایک شخص لنگوٹا باندھ پل
پر سے کودا دھم - دوسرا درخت سے دھماک - تیسرا
چبوترے سے آیا تڑ - کہیں جل بانک ہو رہی ہے
کہیں داؤ پیچ - کوئی ملاحی چیرتا ہے - کوئی کھڑی لگا
رہا ہے - کوئی شیر کی پیرائی پیرتا ہے - کوئی مردے
کی - جن کو اُستادی کا دعوے ہے - وہ اُبھر اُبھر
کر کمر اور لنگوٹ دکھاتے ہیں - سمجھنے والے تعریف
کے پُل باندھتے جاتے ہیں - اے سبحان اللہ ! واہ
میر صاحب خدا گواہ ! کیا خوب ملکہ حاصل کیا ہے -
حضرت خواجہ صاحب واللہ ! اب شہر میں آئے ہو
اکے ! خانصاحب واللہ ! یہ آپ ہی کا حصہ ہے
یوں تو پیراک ایک سے ایک بڑھ کر ہے - مگر
آپ کے خم دم ہی اور ہیں - واللہ پرانے استادوں
کے یادگار بس ایک تم ہو ! وہ پھولے نہیں سماتے
ہیں کھلے جاتے ہیں - نو سیکھے اپنے کنارے پر ہی
ہاتھ پاؤں مارتے ہیں - اور جو پیرنا ویرنا خاک
نہیں جانتے وہ پہلی دوسری ہی سیڑھی پر بیٹھ
کر نہائے اور بلبلے ہوئے - ڈرپوک آدمی دور سے
سیر دیکھ رہے ہیں - مگر پانی کے قریب جاتے
ہوئے زہرہ آب ہوا جاتا ہے - بدن تھرتھراتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی احتیاط شرط ہے۔ پانی اور آگ سے زور نہیں چلتا۔ جس چیز کو انسان نہ جانے اس میں دخل در معقولات مقتضائے عقل و حکمت نہیں۔ یہاں آزاد اور میرزا صاحب دونوں اس وقت کی کیفیت پر لوٹ گئے۔ تالاب بھر میں سروں کے سوا کچھ نظر ہی نہ آتا تھا۔ جب کچھ عرصہ تک یہ لطف اُٹھا چکے۔ تو آزاد نے میرزا صاحب سے یوں کہا:۔

آزاد۔ کہئے آپ کو بھی پیرنے کا ذوق ہے یا نہیں؟

میرزا صاحب۔ جی میں کچھ دو ہی چار ہاتھ لگانے جانتا ہوں۔ لیکن آپ کا جی چاہتا ہو تو بسم اللہ!

آزاد۔ جل بانک ہوگی ہم سے آپ سے؟

میرزا صاحب۔ بھلا مجھے کیا سلیقہ ہے؟

آزاد۔ یہاں سب سے بڑھ کر کون استاد ہے اس فن کا؟

میرزا صاحب۔ وہ۔ وہ جو نیلا لنگوٹ باندھے پورب کے زینوں کی طرف کھڑا ہے۔

آزاد۔ وہ جن کا چھریرا بدن ہے؟

میرزا صاحب۔ جی ہاں۔ پھر اگر شوق چرایا ہو تو بسم اللہ۔ لنگی منگواؤں؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اتنے میں یہ واقعہ نا شنیدنی و سانحۂ نادیدنی ہؤا
کہ ایک لڑکا تالاب میں نہا رہا تھا۔ کمر کمر تک
پانی میں کھڑا غوطے لگا رہا تھا۔ سوچا کہ اچھی طرح
غوطے لگانا محال ہے۔ آؤ ذرا ایک زینہ اور
اتریں۔ اس شوق سے جیسے ہی اُس نے ایک
پاؤں زینے سے بڑھایا اور بس دوسرا پاؤں بھی
ساتھ ہی اُٹھ گیا۔ اور اٹھتے ہی چلا اور غڑاپ پانی
میں ایک غوطہ کھایا۔ پھر اُبھرا۔ وہ تو ڈوب رہا
ہے۔ اور ارد گرد حوالی موالی پیراک تماشائی ابھی
تک یہی سمجھتے ہیں۔ کہ وہ دل لگی کرتا ہے۔ آخر
کار جب تیسری مرتبہ اُس نے غوطہ کھایا۔ تو لوگوں
نے غل مچایا کہ ڈوبا! ارے دوڑو ڈوبا! ہائے
ڈوبا! اُس کا چھوٹا بھائی بھی ایک زینے پر قریب
کھڑا تھا۔ وہ بے اختیار ہو کر چلانے لگا۔ اور سارا
زمانہ غل مچانے لگا۔ کہ غوطہ خوروں کو بلاؤ۔ ملاحوں
کو پکڑواؤ۔ مگر مدد کو کوئی نہیں جاتا۔ جان بھی کیا
پیاری ہوتی ہے۔ بڑے بڑے استاد تالاب پر موجود
ہیں۔ مگر کندے تول تول کر رہ جاتے ہیں۔ قریب
نہیں آتے۔ آخر کار میاں آزاد جھپ سے پُل پر
آئے۔ اور دھم سے کود پڑے۔ اُبھرتے ہی غڑاپ
غوطہ لگایا۔ اور غوطہ لگاتے ہی اُس لڑکے کا شانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہاتھ میں آیا - اُنھوں نے اس کو نکالا اور کنارے پر
بدنی ہوُلائے - تو دیکھا کہ جان باقی ہے - مگر کوئی دم کا
مہمان ہے - پڑا سسک رہا ہے - لیکن آزاد کی
تعریفیں ہونے لگیں - غلغلۂ بارک اللہ ہر سمت سے
بلند ہوُا - ہر فرد و بشر خرّم و خورسند ہوُا - میاں
آزاد کی دھوم ہوگئی - اب کوئی ان کی پیٹھ ٹھونکتا
ہے - کوئی بلائیں لیتا ہے - کوئی کروڑوں دعائیں دیتا
ہے - لوگوں نے اُس کو لے کر الٹا لٹکایا - جب پانی
نکل گیا - تو لڑکے کو ذرا ہوش آیا - اور اُس
نے آنکھیں کھول دیں - مگر ہیبت چھائی - بوٹی بوٹی
تھرتھرائی - چہرہ زرد - ہاتھ پاؤں سرد - بھیانک اور
ڈراؤنی صورت تھی - دیکھتے ہوئے ڈر معلوم ہوتا تھا
جب لڑکے کو ہوش آیا - تو اُس نے بصد حسرت و
ارمان بیان کیا کہ :-

لڑکا - میں نے چاہا کہ غوطہ لگاؤں - کیونکہ جہاں میں
پہلے کھڑا تھا - وہاں پانی کمر کمر تک تھا - اچھی
طرح سے غوطہ لگانا مشکل تھا - جب میں نے
قدم بڑھایا - تو مجھے خود معلوم ہوگیا - کہ پانی
یہاں زیادہ ہے - لیکن میرا دوسرا پاؤں خودبخود
اٹھ گیا - اور میں نے لاکھ چاہا - کہ بچوں - مگر
بچنا سخت دشوار تھا - بلکہ محال محض - جب

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب دونوں پاؤں اکھڑ گئے۔ تو بس غوطے کھانے لگا۔ اور ڈوبا۔ اُس وقت میرے دل کی جو کیفیت تھی۔ اُس کے بیان کرنے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اور بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (بیان کرتے ہوئے چہرہ زرد ہو گیا) پس جب پہلی مرتبہ غوطہ کھایا تو پانی منہ میں جانے لگا۔ میں نے ہاتھ سے منہ کو بند کیا۔ تو ناک کی راہ سے پانی آنے لگا۔ جب ناک کو بچایا۔ تو پھر منہ میں پانی آنے لگا۔ اتنے میں لاش ابھرنے لگی مگر پھر غوطہ کھایا۔ تو تہ آب میں زرد زرد کوئی شے نظر آئی۔ لیکن ہوش اور حواس اب بالکل غائب ہوگئے تیسرے غوطہ کا حال اچھی طرح نہیں معلوم۔ اتنا جانتا ہوں۔ کہ میرے دل پر اس قدر دھچکا کبھی نہیں ہؤا تھا جس قدر اب کی ہؤا۔ اُف! اُف! اُف! (کانپتے ہوئے) اس وقت تالاب کی صورت مجھے کاٹے کھاتی ہے۔ اور بے موت میری جان جاتی ہے۔ افسوس صد افسوس! غضب ہوگیا تھا۔ مگر چاہتا ہوں۔ کہ وہ صاحب میرے پاس آئیں۔ جنہوں نے میری جان بچائی۔ اُن کا پر تا دمِ مرگ احسان رہیگا +

لوگوں نے میاں آزاد کو آواز دی۔ کہ چلئے آپ کو وہ لڑکا بلاتا ہے۔ جس کو ابھی ابھی آپ نے تالاب سے نکالا ہے۔ میاں آزاد گئے۔ تو اُس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ ٹپ ٹپ ٹپ ٹپ۔ روتے روتے وہ آزاد کے گلے لپٹا اور کہا کہ میں اس عنایت کا کیا معاوضہ کروں۔ اس احسان کا بار کیونکر میرے سر سے اتریگا۔ آپ نے مجھے رہینِ منتِ بیکران و مرہون عنایتِ بے پایاں کر دیا ÷

آزاد۔ (پیشانی چوم کر) احسان! احسان کیسا؟

لڑکا۔ اب میں آپ کے ہمراہ چلونگا اور ضرور چلونگا ÷

آزاد۔ بھائی میں سیاح جہاں گرد رہ نورد۔ بھلا میرے ساتھ تم کہاں جاؤگے؟

لڑکا۔ اگر ساتھ چھوڑوں تو جو جی چاہے وہ کہیگا۔ نام بدل ڈالوں ÷

مرزا۔ اچھا اب اس وقت تو یہ ہمارے مکان پر جاتے ہیں۔ وہاں ہی ان سے آن کر ملنا ÷

لڑکا۔ پتہ؟

مرزا۔ بھنڈی بازار ÷

لڑکا۔ نام؟

مرزا۔ اسد بیگ ÷

لڑکا۔ اچھا پھر آپ جائیے۔ میں حاضر ہونگا ÷

رتن ناتھ سرشار

(از فسانہ آزاد)

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

الفاظ و معنی

پیراک ۔ تیراک +

جل بانک ۔ اس انداز سے پانی میں تیرنا کہ گویا بیٹھ یا لیٹ کر کٹار یا چھری سے لڑائی کر رہے ہیں +

ملکہ ۔ مہارت +

واللہ ۔ اللہ کی قسم +

لمبے ہونا ۔ کھسکنا ۔ رخصت ہونا +

کھڑی لگانا ۔ کھڑے ہو کر تیرنا +

زہرہ آب ہونا ۔ پتّے کا پانی پانی ہو جانا ۔ مراد ڈرنا +

دخل در معقولات ۔ کسی بات میں خواہ مخواہ دخل دینا ۔ بیچ میں بولنا ۔ کسی کام کو روک کر خود کرنے لگنا +

مقتضائے عقل و حکمت نہیں ۔ عقل و دانش کے خلاف ہے ۔ مصلحت سے بعید ہے +

ملّاحی چیرنا ۔ ملّاحی ہاتھ ۔ لمبے لمبے ہاتھ مار کر تیرنا +

داؤ پیچ ۔ کشتی یا بازی کے ڈھنگ سے تیرنا +

سانحۂ نا دیدنی ۔ وہ واقعہ جو دیکھا نہ جا سکے +

حوالی موالی پیراک ۔ ارد گرد یا آس پاس کے پیراک

جھپ سے ۔ جھٹ +

غلغلہ بارک اللہ ۔ اللہ تجھے برکت دے کا شور +

دھچکا ۔ دھکا ۔ صدمہ ۔ جھٹکا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوالات

۱۔ تعریف کے پل باندھنا۔ پھولے نہ سمانا۔ لمبے ہونا زہر آب ہونا۔ دخل در معقولات۔ سانحہ نا دیدنی۔ کلیجہ منہ کو آنا۔ اِن کے معنے بتاؤ۔ اور فقروں میں استعمال کرو۔

۲۔ اس سبق میں تیرنے کے کتنے طریقوں کا نام آیا ہے؟ ان کے نام لو اور کیفیت بیان کرو۔

۳۔ میاں آزاد نے لڑکے کو کس طرح بچایا؟ اپنے لفظوں میں زبانی بتاؤ۔

۴۔ بدل ڈالو۔ جہاں گرد۔ رہینِ منت۔ یہ قواعد میں کیا ہیں۔

جمعیتہ الاقوام

یورپ کے جنگ عظیم کے خاتمہ کے بعد جو ۱۹۱۴ء سے اقوام ۱۹۱۸ء تک جاری رہی۔ ۲۸ جون ۱۹۱۹ء کو اب اتحادی طاقتوں نے معاہدہ کیا۔ کہ آئندہ لڑائیوں جو سدِّ باب کرنے کی غرض سے اقوام عالم کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک مشترکہ انجمن بنائی جائے۔ کیونکہ لڑائیوں سے
بڑی تباہی واقع ہوتی ہے۔ جس طرح دو شخصوں
درمیان کسی معاملہ میں تنازعہ ہونے کی وجہ سے
دفعہ سخت لڑائی تک نوبت پہنچتی ہے۔
دو قوموں کے درمیان کسی بات پر جھگڑا
ہے۔ ہزار ہا سال سے یہ طریقہ چلا آتا ہے
کے تصفیہ کے لئے دونوں قوموں کی فوجیں
مشغول ہوتی ہیں۔ اور جو فریق ہار جاتا ہے
وہ حق بجانب ہی ہو۔ اُسے ہار ماننی پڑتی ہے
فتحیاب فریق اپنی شرطیں منوا لیتا اور اکثر حالتو
اُس سے تاوانِ جنگ بھی وصول کرتا ہے
قوم کسی لڑائی میں شکست کھاتی ہے۔ وہ
حد تک تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اول تو
افراد کثرت سے مارے جاتے ہیں۔ دوم شد
نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ سوم بعض دفعہ کئی
اور تاوان دے کر دشمن سے صلح کرنا اور
چھڑانا پڑتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ با وجود
نقصان جان و مال کے انصاف کا بھی اکثر
خون ہو جاتا ہے۔ اور گو فتحیاب قوم حق
بھی ہو۔ تاہم فتح و نصرت اس کے پاؤں
ہے۔ اور لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تجربہ اور کار آزمودہ اور اعلےٰ درجہ کے
ہتھیاروں اور آلات حرب سے مسلح تھی۔ یا اس
کے منزل زیادہ قابل۔ سمجھ دار اور کار پرداز تھے۔
اس کے پاس سامان رسد کافی تھا۔ اور سامان باربرداری
بہت وافر تھا۔ جس کی لاٹھی اُس کی بھینس کے
اصول پر عموماً دو قوموں کے تنازعات کا فیصلہ
جنگ سے ہوتا آیا ہے۔ اس لئے امریکہ اور انگلینڈ
فرانسیسہ اور جاپان وغیرہ کے دور اندیش مدبروں نے
جنگ عظیم کے دنوں میں غور کرنے کے بعد محسوس
کیا کہ قوموں کے تنازعات کے تصفیہ کا بہترین طریق
جنگ نہیں ہے۔ اس لئے جس طرح اشخاص کے
تنازعے ثالث یا پنچایت کے ذریعے بعض دفعہ طے
ہو جایا کرتے ہیں۔ اسی طرح قوموں کے تنازعوں
کا تصفیہ بھی پنچایت کے ذریعہ ہؤا کرے۔ اس تجویز
پر عامل ہوا۔ اور ایک انجمن یا پنچایت قائم کی گئی۔
اور پنچایت میں دنیا بھر کی قومیں شامل ہوئیں۔ اور
سب نے میں ایک کاغذ پر سب اقوام کے نمائندوں
نے دستخط ہو گئے۔ اس پنچایت کا نام لیگ آف نیشنز
یعنی اقوام رکھا گیا۔

انجمن اقوام کا ایوان حکومت

جب لیگ کی تنظیم مرتب ہوئی۔ تو اس وقت یہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بھی قرار پایا کہ قوموں کی ایک پارلیمنٹ ہونی چا
جس میں مختلف اقوام کے نمائیدے ایک جگہ جمع
معاملات زیر بحث پر غور کیا کریں۔ اس کے د
قرار پائے۔ ایک اسمبلی یعنی مجلس دوسرا کونسل
مجلس کا بینہ کہ سکتے ہیں۔ یہ دونو جماعتیں لیگ
چلاتی ہیں۔ اسمبلی (مجلس) بڑی جماعت ہے۔ اور
مختصر سی کمیٹی ہے۔ اس کونسل کے دو قسم کے ہی
یا رکن ہوتے ہیں۔ ایک تو مستقل یعنی اُن
ارکان جنہیں کونسل میں ایک ایک مستقل نشست
ہے۔ دوسرے ان ملکوں کے نمائیدے جو باری
سے ممبر بنائے جاتے ہیں۔

اوائل میں کونسل کے دس ممبر تھے۔ یعنی
فرانس۔ اٹلی۔ جاپان کے چار مستقل ممبر اور ۶
ممالک کے غیر مستقل ممبر۔ لیکن ستمبر ۱۹۲۶ء سے
کو بھی لیگ میں بھی شامل کیا گیا۔ تو مستقل ممبران کی
پانچ اور غیر مستقل کی ۹ کر دی گئی۔ اور ج
کو مستقل ممبری دی گئی۔

امریکہ ابھی تک لیگ میں شامل نہیں ہوا۔
تک ۵۶ ممالک لیگ کے ممبر ہو چکے ہیں۔ جن
۱۶۸ نمائیدے ہیں۔ ہندوستان کی طرف سے مہاراجہ
مہاراجہ پٹیالہ رہا ہے۔ اور ہندوستان ۵۰ ہزار میدالقادر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فضل حسین وغیرہ وغیرہ اصحاب آج تک لیگ میں بطور نمائندہ شامل ہو چکے ہیں۔

انجمن اقوام کا دفتر

لیگ یعنی انجمن اقوام کا دفتر سوئٹزرلینڈ کے شہر جینوا میں ہے۔ اسمبلی کے اجلاس ہمیشہ جینوا میں ہی ہوتے ہیں۔ مگر کونسل کے اجلاس مختلف ممالک میں چنانچہ اس کے اجلاس پیرس۔ لندن۔ روم۔ اور چین کے شہر سان میلیسی شی میں ہو چکے ہیں۔

سال بھر میں اسمبلی کا ایک اجلاس ہوتا ہے۔ اور کونسل کے چار۔ اسمبلی اور کونسل میں فرانسیسی اور انگریزی زبانوں میں گفتگو کی جاتی ہے۔ اور ایک زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ کر کے سنایا جاتا ہے۔

انجمن اقوام کی کمیٹیاں

لیگ بہت سے فرائض انجام دیتی ہے۔ اور مختلف کاموں کے لئے کمیٹیاں مقرر ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ بین الاقوامی انصاف کے لئے مستقل عدالت جس کا صدر مقام ہیگ ہے۔

۲۔ مزدور [illegible] صدر مقام

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جینوا میں ہے۔

۳۔ مجلس حکمداری (منڈیٹ) جو مجلسی خدمات کے کاموں کے انتظام کی کمیٹی ہے۔

۴۔ عورتوں اور بچوں کی بہبودی کے وسائل پر غور کرنے والی کمیٹی۔

۵۔ افیون خوری کی بُری عادت کی اصلاح اور ناجائز تجارت افیون کی انسداد کی کمیٹی۔

۶۔ ذرائع آمد و رفت کے انتظام کی کمیٹی۔

۷۔ بین الاقوامی علمی تعاون کی کمیٹی۔

۸۔ علمی تعاون کے لئے پیرس کی انجمن۔

۹۔ حفظانِ صحت کی کمیٹی۔

۱۰۔ مالی اور اقتصادی معاملات کی کمیٹی۔

۱۱۔ اسلحہ جنگ کے متعلق مستقل مشاورتی کمیٹی۔

۱۲۔ حکمداری اور سیاسی معاملات کے تصفیہ کی مستقل کمیٹی۔

لیگ کے اخراجات

لیگ کے اخراجات دس لاکھ پونڈ سالانہ ہیں۔ یہ رقم حسبِ رسد اُن ممالک سے جن کے نمائندے اِس میں شامل ہیں۔ لی جاتی ہے۔ برطانیہ کلاں لکھ لاکھ پونڈ سالانہ ادا کرتا ہے۔ اور ہندوستان ۵۰ ہزار پونڈ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Entered in Database

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar